عمران سیریز

مارس ایکشن









ارشاد العصر جعفری



محترم قارئین

السلام علیکم!

عمران کا نیا کارنامہ ''مارس ایکشن'' آپ کے ہاتھوں میں ہے اور آپ یقیناً عمران کے اس نئے کارنامے سے محظوظ ہوں گے اور آپ کے لئے یہ بات حیرت اور خوشی کا باعث ہو گی کہ اب عمران کی شہرت زمین سے نکل کر دوسرے سیاروں تک پہنچ گئی ہے اور دوسرے سیاروں کی مخلوق بھی اپنے مسائل حل کرانے کے لئے عمران سے رجوع کرنے لگی ہے۔

''ڈیئر قارئین۔ آپ نے مریخ کے بارے میں بہت کچھ سنا اور پڑھا ہو گا۔ مریخ کی اڑن طشتریوں کی خبریں اب کوئی تصوراتی بات نہیں رہی۔ زمینی سائنس دان اس بات پر متفق ہو چکے ہیں کہ مریخ، زمین سے ملتا جلتا سیارہ ہے۔ فرق ہے تو صرف رنگت کا کہ مریخ کی سطح سرخ رنگ کی ہے اس لئے ہم اسے سرخ سیارہ بھی کہتے ہیں۔

مریخ پر بہت کچھ لکھا اور فلمایا جا چکا ہے اور مزید بھی بہت کچھ لکھا جائے گا کیونکہ انسان کی خواہش ہے کہ وہ مریخ کو بھی تسخیر کر

لے اور شاید یہی خواہش مریخی مخلوق کی بھی ہے کہ وہ زمین کو تسخیر کر لیں اور اچھائی، برائی تو ہر جگہ موجود ہے اگر مریخ کے اچھے لوگوں نے عمران، تنویر اور جولیا کے ساتھ اچھا سلوک کیا ہے تو وہیں موجود برے لوگوں نے انہیں اپنا دشمن بھی جانا ہے اور پھر ایسی کشمکش عمل میں آئی کہ ایک نئی اور منفرد کہانی نے جنم لیا۔

یہ ایک ایسی کہانی ہے جس کی سطر سطر تجسس سے بھرپور ہے اور یقیناً آپ ان لمحات میں تو اپنے سانس بھی روک لیں گے جب جولیا سے شادی کی خواہش میں سیارہ مریخ کے تین ملکوں کے کنگ جنگ و جدل پر آمادہ ہو گئے۔ اس کا نتیجہ کیا نکلا۔ یہ تو آپ کو ناول پڑھ کر ہی معلوم ہو گا۔ ہاں اتنا میں جانتا ہوں کہ میں نے آپ کے لئے ایک بالکل انوکھا ناول لکھا ہے اور میری شروع سے ہی کوشش بھی یہی رہی ہے کہ میں اپنے پڑھنے والوں کے لئے مختلف موضوعات پر مبنی ناول لکھوں اور مجھے خوشی ہے کہ میں اپنی اس کوشش میں کامیاب بھی رہا ہوں۔

آپ کے خطوط مجھے آپ کی پسندیدگی سے آگاہ کرتے ہیں اور یہ آپ کے خطوط ہی ہیں جو مجھے مزید لکھنے کا حوصلہ دیتے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ آپ یقیناً میری اسی طرح حوصلہ افزائی کرتے رہیں گے اور اپنے خطوط سے رہنمائی کے ذریعے میری تحریر میں نکھار پیدا کرتے رہیں گے۔ میں آپ کا ممنون رہوں گا۔ ناول شروع کرنے سے پہلے حسب وعدہ آپ کے خطوط اور ان کے

جواب حاضر ہیں۔

محمد رضوان پراچہ دریا خان سے لکھتے ہیں۔ ”آپ کا پہلا ناول ”زیرو زون“ جھجکتے ہوئے لیا کہ نئے مصنف کا پہلا ناول ہے بس ایسے ہی ہو گا۔ بے دلی سے پڑھنا شروع کیا لیکن جیسے جیسے پڑھتا گیا دلچسپی بڑھتی گئی۔ یہ کہانی بہت اچھے انداز میں لکھی گئی تھی۔ امید ہے کہ آپ آئندہ بھی اسی اچھے انداز میں لکھیں گے۔ اللہ آپ کو خیر و شر پر کہانی لکھنے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔“

محترم محمد رضوان پراچہ صاحب۔ ناول ”زیرو زون“ پسند کرنے اور خط لکھنے کا شکریہ۔ آپ نے میرے لئے خیر وشر پر کہانی لکھنے کی دعا کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا قبول کی اور اب تک آپ نے خیر و شر پر مبنی ناول ”ڈیول ولا“ پڑھ لیا ہو گا۔ امید ہے آپ آئندہ بھی دعاؤں میں یاد رکھیں گے اور خط لکھتے رہیں گے۔

یہ خط محمد سعید انور صاحب کا شجاع آباد سے ہے۔ لکھتے ہیں ”آپ کو عمران سیریز کی دنیا میں قدم رکھنے پر مبارک باد پیش کرتا ہوں اور میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ آپ کا پہلا قدم ہی بہت اچھا رہا ہے۔ میں پیشین گوئی کرتا ہوں کہ آپ بہت جلد عمران سیریز کے بڑے رائٹروں میں شمار ہوں گے۔ انشاء اللہ۔“

محترم سعید انور صاحب۔ اتنے اچھے الفاظ میں یاد کرنے، خط لکھنے اور دعائیں دینے کا شکریہ۔ بس دعاؤں میں یاد رکھیئے گا۔

خان پور سے تمیز الدین ہاشمی صاحب نے لکھا ہے۔ ”کتاب

پڑھنے کے بعد اس پر رائے دینا قاری کا حق ہوتا ہے اور میں اپنا یہ حق ضرور استعمال کروں گا۔ نئے مصنف ارشاد العصر جعفری کی کتاب ''زیرو زون'' پڑھنا شروع کی تو آخری صفحے تک پڑھ لی۔ کہانی اچھی تھی۔ واقعات کا تسلسل ٹھیک تھا۔ انداز بیان بہترین تھا۔ دلچسپی بھی آخر تک برقرار رہی۔ البتہ ایکشن کی کمی رہی۔ ارشاد صاحب آپ جاسوسی موضوع پر لکھ رہے ہیں تو آپ کو ایکشن پر توجہ دینی ہو گی۔ اس کے علاوہ آپ اپنے سینیئرز سے مشورے کرتے رہیں تاکہ آپ مزید اچھا لکھ سکیں۔''

محترم ہاشمی صاحب۔ آپ نے درست فرمایا تحریروں پر رائے دینا قاری کا حق ہوتا ہے اور ہر قاری کو یہ حق استعمال کرنا چاہئے۔ سچویشن کے مطابق انشاء اللہ آپ کو ایکشن بھی پڑھنے کو ملے گا۔ امید ہے آپ آئندہ بھی مشورے دیتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے۔

والسلام

ارشاد العصر جعفری

آج کل پاکیشیا سیکرٹ سروس کے پاس کوئی کام نہیں تھا اس لئے راوی نے عمران کی قسمت میں چین ہی چین لکھ دیا تھا۔ نہ صرف اس کی قسمت کا چین بلکہ سلیمان کے حصے کا چین بھی راوی نے عمران ہی کی قسمت میں لکھ دیا تھا۔ پہلے عمران فراغت کے دنوں میں صرف پڑھتا تھا اور اب تو اس نے لکھنا بھی شروع کر دیا تھا۔ آج دوسرا دن تھا کہ وہ سائنس کے ایک انٹرنیشنل میگزین کے لئے مضمون لکھ رہا تھا۔ پڑھتے ہوئے وہ جہاں ایک گھنٹے میں پانچ کپ چائے پیتا تھا اب لکھتے ہوئے ایک گھنٹے میں دس کپ ہو گئے تھے اور ساتھ ہی فرمائش یہ بھی تھی کہ چائے تازہ ہونی چاہئے۔

''صاحب۔ بس بہت ہو چکی چائے۔ اب مزید چائے نہیں مل سکتی۔ چائے بنا بنا کر میں تنگ آ گیا ہوں''...... سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

’’سلیمان۔ پیارے سلیمان۔ تم دیکھ نہیں رہے کہ میں تخلیقی کام کر رہا ہوں اور تخلیقی کام کے لئے ضروری ہے کہ دماغ فریش رہے اور چائے دماغ کو فریش رکھتی ہے‘‘...... عمران نے سمجھانے والے انداز میں سلیمان سے کہا۔

’’اتنی کثرت سے چائے نوشی دماغ کو فریش کرے نہ کرے معدے کو تباہ ضرور کرتی ہے۔ لہٰذا آپ چائے کم کر دیں‘‘۔ سلیمان نے بھی عمران کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

’’یہ افواہ ضرور چائے کمپنیوں کے کسی دشمن نے پھیلائی ہو گی‘‘...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

’’صاحب۔ میں انتہائی سنجیدگی کے ساتھ آپ کو وارننگ دے رہا ہوں۔ اگر آپ کی چائے پینے کی رفتار یہی رہی تو میں اماں بی سے آپ کی شکایت کر دوں گا۔ پھر گلہ مت کیجئے گا‘‘...... سلیمان نے اس مرتبہ انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو اس کی بات سن کر عمران حیرت سے اس کی طرف دیکھنے لگا۔ اس کے چہرے پر سنجیدگی چھائی ہوئی تھی۔

’’جناب سلیمان پاشا صاحب۔ کیا تمہیں پیسوں کی ضرورت ہے‘‘...... عمران نے غور سے اس کا چہرہ دیکھتے ہوئے پوچھا۔

’’صاحب۔ پیسہ تو سب کی ضرورت بن چکا ہے لیکن چائے سب کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ اب صرف آپ کی ضرورت ہے لہٰذا آپ اس فضول ضرورت کو ٹھوکر ماریں اور میری ضرورت پر توجہ

دیں‘‘...... سلیمان نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

’’تمہارا مطلب ہے کہ میں یہ تخلیقی کام چھوڑ دوں‘‘...... عمران نے سوالیہ لہجے میں کہا۔

’’صاحب۔ کام مت چھوڑیں صرف چائے چھوڑ دیں۔ یہ نہ صرف میری دشمن ہے بلکہ آپ کے معدے کی بھی دشمن ہے‘‘۔ سلیمان نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

’’تمہاری دشمن ہے۔ وہ کیسے‘‘...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

’’آپ کو ایک گھنٹے میں دس کپ چائے بنانے پڑ جائیں تو پھر میں آپ سے پوچھوں گا کہ یہ دوست ہے یا دشمن‘‘...... سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

’’ایک گھنٹے میں دس کپ چائے۔ نہیں بھئی۔ تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے‘‘...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

’’مجھے آپ سے جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت ہے صاحب‘‘۔ سلیمان نے اس مرتبہ میٹھے لہجے میں کہا۔

’’یہ تو واقعی بہت زیادہ کپ ہو جاتے ہیں۔ اچھا۔ اب تم ایسا کرو کہ ایک کپ اور بنا لاؤ بس یہ آج کا آخری کپ ہو گا‘‘۔ عمران کی پہلی بات سن کر سلیمان خوش ہو گیا جبکہ دوسری بات پر اس نے دوبارہ منہ بنا لیا۔

’’اب تو چائے کی پتی، چینی اور دودھ تینوں چیزیں ختم ہو گئی

ہیں لہٰذا اب ایک کپ بھی نہیں مل سکتا''...... سلیمان نے حتمی لہجے میں کہا۔

''جناب آغا سلیمان پاشا صاحب۔ آپ بازار جا کر یہ چیزیں لے آئیں''...... عمران نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں نے ان کا ادھار چکانا ہے۔ اب اگر میں مارکیٹ گیا تو مارکیٹ والے مجھے پکڑ کر باندھ کر بٹھا لیں گے''...... سلیمان نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''تم کسی اور مارکیٹ میں چلے جاؤ۔ اسی مارکیٹ میں جانا ضروری تو نہیں''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''دوسری مارکیٹ میں میرے جاننے والے نہیں ہیں اس لئے وہ ادھار نہیں دیں گے''...... سلیمان نے فوراً ہی جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اچھا۔ میرے کوٹ کی جیب میں پانچ ہزار روپے موجود ہیں۔ تم وہ نکال کر یہ تینوں چیزیں لے آؤ''...... عمران نے کہا۔

''آئندہ ہفتے آپ نے چائے کا صرف ایک کپ پینا ہے''۔ سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ہفتے میں صرف ایک کپ چائے۔ یہ کیسے ممکن ہے''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''جی ہاں۔ پانچ ہزار میں چائے کا صرف اتنا سامان ہی آ سکتا ہے جس سے ایک کپ چائے بن سکے''...... سلیمان نے ایک مرتبہ

پھر منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ارے۔ ارے۔ کچھ تو خدا کا خوف کھاؤ۔ کیا تم نے خدا کو جواب نہیں دینا''...... عمران نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

''اچھا۔ اگر آپ کو یقین نہیں آتا تو آپ ایسا کریں کہ کسی نوخیز دوشیزہ کو ساتھ لے جا کر کسی فائیو سٹار ہوٹل میں چائے پئیں اور پھر مجھے واپس آ کر بتائیں کہ چائے کا ایک کپ پانچ ہزار میں پڑتا ہے یا نہیں''...... سلیمان نے کہا تو عمران نے ایک طویل سانس لیا کیونکہ وہ سلیمان کی اس بات کو جھٹلا بھی نہیں سکتا تھا۔

''اس طرح چائے پینے پر پانچ ہزار کیا پانچ لاکھ بھی خرچ ہو سکتے ہیں''...... عمران نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''آپ نے خود پانچ لاکھ کا اعتراف کر لیا ہے۔ اب آپ پانچ لاکھ دیں تو میں چائے کا سامان لاؤں''...... سلیمان نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''تم تو ایسے کہہ رہے ہو جیسے میں نے کسی قتل کا اعتراف کر لیا ہے اور تم دیت مانگ رہے ہو''...... عمران نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

''اگر آپ کی چائے پینے کی رفتار یہی رہی تو میری دیت آپ کو ادا کرنی پڑے گی۔ خیر اب ایک کپ چائے میں آپ کو اور لا دیتا ہوں۔ اس کے بعد نو، نیور''...... سلیمان نے اترائے ہوئے لہجے میں کہا اور کچن کی طرف بڑھ گیا۔

نجانے اس کا موڈ یکدم کیسے تبدیل ہو گیا تھا۔ سلیمان کی بات سن کر عمران کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ وہ ایک بار پھر اپنے مضمون کی طرف متوجہ ہوا۔ یہ مضمون شہاب ثاقب سے متعلق تھا۔ مضمون لکھنے کے لئے اس نے کئی سائنسی کتابیں پڑھنے کے ساتھ ساتھ قرآن مجید کا بھی مطالعہ کیا تھا اور کئی علماء سے بھی معلومات حاصل کی تھیں۔ اب یہ مضمون مکمل ہونے والا تھا۔ اس دوران سلیمان اسے چائے دے گیا تھا۔ مضمون مکمل کرنے کے بعد عمران نے اسے کمپیوٹر پر کمپوز کیا اور ایکریمیا کے کثیر الاشاعت سائنسی میگزین کو ای میل کر دیا۔ اس میگزین کے ایڈیٹر کے کہنے پر ہی عمران نے یہ مضمون لکھا تھا۔

''سلیمان۔ آغا سلیمان پاشا صاحب''...... مضمون ای میل کرنے کے بعد عمران نے سلیمان کو آواز دیتے ہوئے کہا۔

''جی صاحب''...... چند لمحوں بعد ہی سلیمان نے ریڈنگ روم میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

''میں نے تقریباً دو ماہ تک ذہنی کام کیا ہے اور اب فارغ ہوا ہوں''...... عمران نے سلیمان سے مخاطب ہو کر کہا۔

''جی صاحب۔ مجھے احساس ہے۔ آپ واقعی دماغی طور پر تھک چکے ہوں گے لیکن چائے آپ کو نہیں مل سکتی''...... سلیمان نے کہا۔

''میں نے چائے کے لئے تمہیں نہیں بلایا۔ تم دماغی قوت کے لئے کون کون سے کشتے تیار کرتے ہو''...... عمران نے اس کی طرف

دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''دماغی طاقت کے کشتے۔ صاحب وہ تو بہت مہنگے تیار ہوتے ہیں۔ ان میں خالص سونا، چاندی، مرجان اور نجانے کون کون سے قیمتی اجزاء شامل ہوتے ہیں۔ مرجان تو نایاب پتھر ہے اور سونے کے بارے میں آپ جانتے ہی کہ مارکیٹ میں اس کا کیا ریٹ ہے''...... سلیمان نے مسکین سی صورت بنا کر مہنگائی کا رونا روتے ہوئے کہا۔

''دماغی صحت کے لئے تو بادام بہت اہمیت رکھتے ہیں۔ یہ سونا، چاندی اور مرجان کہاں سے آ گئے''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''صاحب۔ بادام سے کشتے تو نہیں بنتے۔ آپ نے کشتے کا کہا ہے اور کشتے کے لئے سونا، چاندی ضروری ہے''...... سلیمان نے کہا۔

''بس۔ کشتوں کو رہنے دو۔ تم رات کو ایک گلاس میں آٹھ دس بادام بھگو دیا کرو اور صبح مجھے دے دیا کرو۔ لگتا ہے کہ اب مجھے مضمون لکھنے کا پیشہ ہی اپنانا پڑے گا''...... عمران نے کہا۔

''صاحب۔ آپ کنجوس نہیں ہوئے''...... سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''میں کنجوس ہو گیا ہوں۔ وہ کیسے''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اب جیسے ہی کسی قسم کے خرچے کی بات ہوتی ہے آپ بات پلٹ جاتے ہیں"...... سلیمان نے کہا۔

"جب مہنگائی کا جن بوتل سے باہر نکلتا ہے تو اچھے خاصے آدمی کو بھی کنجوس ہونا پڑتا ہے۔ میں تو ویسے ہی بے روزگار ہوں"۔ عمران نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ اب اس کا ارادہ دانش منزل جانے کا تھا کیونکہ کئی دنوں سے اس نے دانش منزل کا چکر نہیں لگایا تھا۔

عمران اور سیکرٹ سروس کے تمام ممبران ڈریم لینڈ ہوٹل میں موجود تھے۔ انہوں نے عمران سے ڈنر کی فرمائش کی تھی کیونکہ عمران کا مضمون دنیا میں سب سے زیادہ فروخت ہونے والے سائنسی میگزین میں شائع ہوا تھا اور اسی خوشی میں انہوں نے عمران کو گھیر لیا تھا۔ عمران نے بچنے کی کوشش تو بہت کی تھی لیکن ممبران کا گھیرا بہت تنگ تھا اور عمران کو انہیں ڈنر کرانا ہی پڑا۔

"عمران صاحب۔ آپ کو رائٹر بننے کا خیال کیسے آیا"۔ باتوں کے دوران چوہان نے عمران سے پوچھا۔

"ارے۔ تم تو ہو سیکرٹ سروس کے باقاعدہ تنخواہ دار ممبر۔ کام ہو نہ ہو تمہیں تو بھاری تنخواہ ملتی رہتی ہے جبکہ تمہارا وہ نقاب پوش باس بغیر کیس کے مجھے تو ایک پیسہ دینے کا روادار نہیں ہے اس لئے روزی روٹی کا انتظام تو میں نے کرنا ہی ہے"...... عمران نے جواب

دیتے ہوئے کہا۔

''اچھا۔ اس مضمون کا آپ کو معاوضہ بھی ملا ہے''...... صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''ہاں۔ اور اتنا معاوضہ ملا ہے کہ اگر میں تمہیں بتا دوں تو تم سیکرٹ سروس چھوڑ کر مضمون نگاری کو پیشہ بنا لو''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''یہ تو ممکن نہیں ہے کہ ہم سیکرٹ سروس کو چھوڑ دیں''...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ارے۔ عمران صاحب نے محاورتاً کہا ہے۔ عمران صاحب آپ کو اس مضمون کا کتنا معاوضہ ملا ہے''...... صفدر نے پہلے تنویر اور پھر عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''بیس ہزار ڈالر''...... عمران نے کہا تو وہ سب حیرت سے عمران کا منہ دیکھنے لگے۔

''عمران صاحب۔ ہمارے ہاں کے ادیبوں کو تو کچھ نہیں ملتا''۔ نعمانی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہمارے ہاں بھی ادیبوں کو بہت معاوضہ مل سکتا ہے اگر شرح خواندگی سو فیصد ہو جائے۔ مہنگائی بالکل نہ ہو، روزگار عام ہو جائے تو پھر ہمارے لوگ بھی کتابیں خریدیں گے اور پڑھیں گے۔ اب جو بندہ دو وقت کی روٹی پوری نہیں کر سکتا وہ کتاب کیا خریدے گا۔ جب کتاب فروخت نہیں ہو گی تو بے چارے ادیب کو کیا معاوضہ

ملے گا''...... عمران نے کہا۔

''واقعی۔ تعلیم سے دوری، بے روزگاری اور مہنگائی نے ہمارے معاشرے کی کمر توڑ کر رکھ دی ہے''...... صفدر نے اداس سے لہجے میں کہا۔

''عمران۔ تم سیاسی باتیں کرنے لگ گئے ہو۔ تمہاری رپورٹ کرنا پڑے گی''...... تنویر نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''پہلی بات تو یہ کہ میری باتیں معاشرتی باتیں ہیں سیاسی نہیں، اور دوسری بات یہ کہ تم میری رپورٹ کسے کرو گے۔ میں سرکاری ملازم تو نہیں ہوں۔ میں تو فری لانسر ہوں اس لئے ہر طرح کی باتیں کر سکتا ہوں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''آج کھانے کو دیر نہیں ہو گئی۔ ویٹر ابھی تک کھانا نہیں لایا''۔ جولیا نے موضوع بدلنے کے لئے کہا۔

''شکر ہے کچھ موسیقیت تو پیدا ہوئی''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''موسیقیت۔ کیا مطلب''...... تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

''ہمارے ہاں عام خیال ہے کہ وجود زن سے کائنات میں رنگ ہیں۔ اسی طرح آواز زن سے ہماری فضا میں موسیقیت ہے''۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تم میں بہت سی خوبیاں ہیں۔ میں انہیں مانتا ہوں لیکن تم جو فضول بکواس کرتے ہو وہ تمہاری ساری خوبیوں پر پانی پھیر دیتے

ہے''...... تنویر نے کہا تو عمران کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

''دیکھا جولیا۔ تنویر تمہاری آواز کو فضول بکواس کہہ رہا ہے''۔ عمران نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا تو جولیا تنویر کو گھورنے لگی۔

''مم۔ میں نے کب جولیا کی آواز کو بکواس کہا ہے۔ میں نے تو تمہیں بکواس کہا ہے''...... تنویر نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''میں نے جولیا کی آواز کو موسیقی سے تشبیہہ دی اور تم نے میری اس تشبیہہ کو فضول بکواس قرار دے دیا۔ اب تم نے مجھے بکواس کہا ہے یا جولیا کی آواز کو''...... عمران نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

''تم سے خدا سمجھے۔ تم کہاں کی بات کہاں پہنچا دیتے ہو۔ جولیا میرا ہرگز یہ مطلب نہیں تھا''...... تنویر نے بھی عمران کو آنکھیں دکھاتے ہوئے کہا۔

''اگر تمہارا مطلب یہ نہیں تھا تو پھر اب وضاحت کیوں کر رہے ہو''...... عمران نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

''میرا مطلب۔ میرا مطلب یہ تھا کہ تم اکثر فضول باتیں کرنے لگ جاتے ہو''...... تنویر نے کہا کیونکہ اس سے کوئی بات نہ بن رہی تھی اور پھر اسی لمحے دو ویٹر کھانا لے کر آ گئے اور پھر وہ میز پر کھانا لگانے لگے۔ ان سب کی توجہ ویٹرز کی طرف ہو گئی اور تنویر کی جان بخشی ہو گئی۔ کھانا لگنے کے بعد وہ سب خاموشی سے کھانا کھانے لگے۔

''عمران۔ اب تمہارا کیا پروگرام ہے''...... کھانا کھانے کے بعد

جولیا نے عمران سے پوچھا۔

''میں تو سوچ رہا ہوں کہ سیکرٹ سروس چھوڑ کر یہی مضمون نگاری اور کہانیاں لکھنا شروع کر دوں۔ سیکرٹ سروس میں تو کام ملتا ہے کبھی کبھار اور پھر اس کام کے بعد بھی وہ تمہارا کنجوس پردہ نشین معمولی سی رقم کا چیک پکڑا دیتا ہے۔ انٹرنیشنل میگزین میں لکھنے سے لاکھوں روپے کی آمدنی ہوتی ہے تو پھر کیوں نہ آمدنی والا کام کیا جائے''...... عمران نے کہا۔

''تم تو ہو ہی پیسے کے پجاری۔ تمہیں ملک و قوم سے کیا غرض''۔ تنویر نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''اگر تم نے سیکرٹ سروس چھوڑنے کے بارے میں سوچا بھی تو میں تمہیں گولی مار دوں گی''...... جولیا نے عمران کو گھورتے ہوئے کہا۔

''وہ۔ وہ کیوں''...... عمران نے یکدم بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''عمران۔ یہ سیکرٹ سروس میں نے تمہاری وجہ سے جوائن کی تھی لیکن اب مجھے یہ سیکرٹ سروس سب سے زیادہ عزیز ہے اور دنیا بھر کی سیکرٹ سروس کے ممبرز کے لئے ایک اصول ہوتا ہے کہ اگر کوئی ممبر باغی ہو جائے تو اسے گولی مار دی جاتی ہے۔ ڈپٹی چیف ہونے کی حیثیت سے میں تمہیں اپنے ہاتھوں سے گولی مار دوں گی''...... جولیا نے انتہائی جذباتی لہجے میں کہا۔ عمران کے لئے اس

کے جذبات کسی سے ڈھکے چھپے تو نہیں تھے لیکن اسے اتنی زیادہ جذباتی ہوتی دیکھ کر وہ سب حیران رہ گئے جبکہ تنویر کے چہرے پر عجیب سے تاثرات پھیل گئے۔

''جولیا۔ ابھی تم نے کہا کہ سیکرٹ سروس کے باغی ممبرز کے لئے اصول ہے کہ اسے گولی مار دی جاتی ہے لیکن میں تو سیکرٹ سروس کا ممبر نہیں ہوں۔ میں تو فری لانسر ہوں''...... عمران نے جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''تم سیکرٹ سروس کے باقاعدہ ممبر نہیں ہو لیکن سیکرٹ سروس کا اہم حصہ ہو۔ اگر تم سیکرٹ سروس کا حصہ نہ ہوتے تو چیف ہر مشن میں تمہیں ہمارا لیڈر بنا کر کیوں بھیجتا''...... جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

''یہ تو تمہیں اپنے چیف سے ہی پوچھنا چاہئے۔ میں تو اس بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتا''...... عمران نے کہا۔

''تم بہت کچھ جانتے ہو عمران۔ اتنا ہم بھی نہیں جانتے جتنا تم جانتے ہو''...... جولیا نے کہا۔

''عمران صاحب۔ اس مرتبہ تو حد ہی ہو گئی ہے''...... اس سے پہلے کہ عمران، جولیا کی بات کا جواب دیتا نعمانی نے جلدی سے کہا۔

''کس بات کی حد ہو گئی ہے''...... عمران نے کہا جبکہ باقی ساتھی سوالیہ نظروں سے اس کی طرف دیکھنے لگے۔

''طویل عرصے سے کسی مجرم نے پاکیشیا کا رخ ہی نہیں کیا''۔

نعمانی نے کہا۔

''تم لوگوں کی دہشت کی وجہ سے مجرم پاکیشیا آنے سے توبہ تائب ہو چکے ہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''تو پھر ہم ہی کوئی مشن بنا کر کہیں چلے جاتے ہیں''...... تنویر نے کہا۔

''تمہاری ڈپٹی چیف تمہارے ساتھ بیٹھی ہوئی ہے۔ کوئی مشن بناؤ اور کام شروع کر دو''...... عمران نے کہا۔

''اگر ہم کوئی مشن بنا لیں تو کیا تم ہمارا ساتھ دو گے''...... جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''اگر تم لوگ بھی مجھے ایک عدد چیک دو گے تو میں تمہارا بھی ساتھ دوں گا''...... عمران نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

''تم۔ تم ہم سے بھی معاوضہ لو گے''...... جولیا نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

''مس جولیا۔ آپ اس شخص کو ابھی تک نہیں سمجھیں۔ یہ پتھر ہے پتھر۔ پیسہ ہی اس کے لئے سب کچھ ہے''...... تنویر نے فوری چوٹ لگاتے ہوئے کہا۔

''مس جولیا۔ عمران صاحب مذاق کر رہے ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ ہم بھلا کیا کیس بنا سکتے ہیں اس لئے یہ سب بیکار باتیں ہیں''۔ صفدر نے کہا۔

''ہاں۔ سیکرٹ سروس کے تمام ممبران کنوارے ہیں۔ اگر شادی

شدہ ہوتے تو پھر کیس بنا بنا کر ہسپتالوں میں پہنچ جاتے۔ اب تو یہی بے کار کی باتیں کر سکتے ہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''انہی بے کار باتوں کی وجہ سے میں تمہیں کسی دن گولی مار دوں گی''...... جولیا نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

''اگر اسی طرح مسکراتے ہوئے گولی مارو گی تو کون کافر ہے جو اپنا سینہ آگے نہیں کرے گا''...... عمران نے کہا تو جولیا کی مسکراہٹ گہری ہو گئی۔ اس کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا اور اس نے شرم سے اپنا سر جھکا لیا۔

''عمران صاحب۔ آپ کا بہت شکریہ۔ آپ نے آج ہمیں بہت اچھی دعوت کھلائی ہے''...... صفدر نے موضوع بدلنے کی خاطر کہا۔

''جی ہاں عمران صاحب۔ آج کا کھانا بہت پرتکلف رہا۔ آپ کا بہت بہت شکریہ''...... بہت دیر سے خاموش بیٹھے ہوئے صدیقی نے کہا۔

''اس کا مطلب ہے کہ اب اپنے اپنے فلیٹس کی طرف روانہ ہوا جائے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ میرے خیال میں اب ہمیں چلنا چاہئے۔ عمران۔ میں اور تنویر آئے تو صفدر کے ساتھ تھے۔ صفدر نے ہمیں پک کر لیا تھا۔ ہمارے فلیٹس چونکہ تمہارے راستے میں ہیں اس لئے تم ہمیں

ڈراپ کر دینا''...... جولیا نے کہا۔

''حکم ڈپٹی چیف مرگ مفاجات''...... عمران نے اپنے سر کو خم کرتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑے ہوئے۔ جب باقی ممبران کی کاریں روانہ ہو گئیں تو عمران نے بھی اپنی کار پارکنگ سے نکال لی۔ اس کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر تنویر جبکہ پچھلی سیٹ پر جولیا بیٹھی ہوئی تھی۔

رات گہری ہونے کے باوجود سڑکوں پر ٹریفک رواں دواں تھی۔ پاکیشیا کے دارالحکومت کی سڑکیں تیز سٹریٹ لائٹس کی روشنی میں نہائی ہوئی تھیں۔ عمران مناسب رفتار سے کار چلا رہا تھا۔

''عمران۔ تم مزے میں ہو۔ کم از کم مستقل ایک فلیٹ میں تو رہتے ہو۔ ایک ہم ہیں کہ سال میں دو تین فلیٹ تبدیل کرنے پڑتے ہیں''...... تنویر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا کیونکہ انہیں ایکسٹو کی ہدایت کے مطابق سال میں دو تین بار اپنے فلیٹ تبدیل کرنے پڑتے تھے اور کبھی اس سے بھی پہلے۔

''میرے خیال میں عمران کا تو ذاتی فلیٹ ہے نا اس لئے''۔ تنویر کی بات سن کر جولیا نے کہا۔

''اس کا ذاتی کہاں ہے۔ اس شیطان نے سوپر فیاض سے ہتھیایا ہوا ہے''...... تنویر نے ہنستے ہوئے کہا تو عمران بھی تنویر کی بات سن کر مسکرانے لگا۔ جولیا کے چہرے پر بھی مسکراہٹ پھیل گئی تھی۔

''ہاں۔ یہ بات تو مجھے بھی معلوم تھی۔ بس اس وقت ذہن سے نکل گئی تھی۔ سوپر فیاض پر اردو کا وہ محاورہ بالکل فٹ آتا ہے۔ چوروں کو پڑ گئے مور۔ بے چارہ فیاض۔ دنیا بھر کو لوٹتا ہے لیکن جب عمران کے سامنے آتا ہے تو عمران اس کی کھال اتار لیتا ہے''۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''یہ مجھ پر تنقید ہو رہی ہے یا میری تعریف ہو رہی ہے''۔عمران نے لہجے کو سنجیدہ بناتے ہوئے کہا۔

''تمہارے جیسے ذہن کے مالک کے لئے تو یہ تعریف ہی کہلائے گی''...... تنویر نے بدستور مسکراتے ہوئے کہا۔

''اچھا۔ پھر تو مجھے تمہارا شکریہ ادا کرنا چاہئے''...... عمران نے تنویر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''ارے''...... اچانک جولیا کی حیرت بھری آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی عمران کی نظر آسمان کی طرف اٹھ گئی۔ آسمان پر بہت بڑی طشتری نظر آ رہی تھی۔ اس کے ذہن میں فوراً ہی کبھی کبھار اخبارات میں شائع ہونے والی اڑن طشتریوں کی خبروں کا تصور ابھرا۔ ان خبروں کے مطابق اڑن طشتریوں کی جو شکل بتائی گئی تھی وہ اس طشتری سے کافی ملتی جلتی تھی۔

''تو کیا وہ خبریں سچ ہوتی ہیں''...... عمران کے ذہن میں فوراً سوال ابھرا لیکن اسے زیادہ سوچنے کا موقع نہ ملا۔ اس طشتری میں سے تیز نیلے رنگ کی روشنی نکلی جو سیدھی عمران کی کار پر پڑی۔ عمران

کی کار کو ایک زبردست جھٹکا لگا اور وہ فوراً اوپر اٹھ گئی۔ جولیا کے منہ سے ایک چیخ بلند ہوگئی اور اس کے ساتھ ہی ان تینوں کے ذہن تاریک ہوتے چلے گئے۔

عمران کی کار انتہائی تیز رفتاری سے اس طشتری میں داخل ہو گئی۔ زمین پر موجود چند لوگوں نے یہ حیرت انگیز منظر دیکھا اور دوسرے افراد کو اس طرف متوجہ کرنے لگے۔ کار کے اس طشتری میں داخل ہوتے ہی وہ آسمان کی بلندیوں کی طرف جانے لگی اور پھر چند لمحوں بعد دنیا والوں کی نظروں سے اوجھل ہو گئی۔

عمران کو دیکھتے ہوئے بلیک زیرو نے بھی مطالعے کو عادت بنا لیا تھا۔ اب وہ بھی فارغ اوقات میں کتابیں پڑھتا رہتا تھا۔ دانش منزل کی لائبریری میں بہت سی کتب موجود تھیں۔ اس کے باوجود وہ جب بھی بازار جاتا دو چار کتابیں خرید لاتا اور اب اسے محسوس ہوا تھا کہ مطالعہ دماغ کو کتنا وسیع کرتا ہے۔

آج کل سیکرٹ سروس کے پاس کوئی کیس نہیں تھا اس لئے بلیک زیرو روزانہ ایک دو کتابیں پڑھ لیتا تھا۔ اس وقت بھی وہ ایک کتاب پڑھ رہا تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے کتاب سے نظریں ہٹائیں اور فون کی طرف دیکھنے لگا۔ فون کی سکرین پر سرسلطان کے نمبر فلیش کر رہے تھے۔

''ایکسٹو سپیکنگ''...... بلیک زیرو نے رسیور اٹھا کر ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا۔

''طاہر بیٹے۔ کیا عمران تمہارے پاس ہے''...... سرسلطان نے عمران کے بارے میں پوچھا۔

''نہیں سر۔ عمران صاحب تو کئی دنوں سے دانش منزل نہیں آئے''...... بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تم اسے ٹریس کر کے میرے آفس بھیج دو۔ میں نے اس سے ایک مشورہ کرنا ہے''...... سرسلطان نے کہا۔

''جی بہتر۔ میں ابھی انہیں ٹریس کرتا ہوں''...... بلیک زیرو نے کہا تو سرسلطان نے اللہ حافظ کہہ کر سلسلہ منقطع کر دیا۔ بلیک زیرو نے کریڈل پر ہاتھ رکھا اور پھر ٹون آنے پر اس نے عمران کے موبائل فون کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے لیکن دوسری طرف خاموشی رہی۔ نہ تو بیل گئی اور نہ ہی کوئی کمپیوٹر میسج موصول ہوا۔

بلیک زیرو نے دو تین مرتبہ کوشش کی لیکن رابطہ نہ ہو سکا۔ پھر اس نے قریب رکھا ہوا ٹرانسمیٹر آن کیا اور اس پر عمران کی فریکونسی ایڈجسٹ کرنے لگا لیکن ٹرانسمیٹر پر بھی خاموشی رہی۔ کچھ دیر کی کوشش کے بعد بلیک زیرو نے اپنی کوشش ترک کر دی اور دوبارہ فون کا رسیور اٹھا لیا۔ اس مرتبہ اس نے عمران کے فلیٹ کے نمبر پریس کئے تھے۔

''ہیلو۔ کس کی انگلیوں میں خارش ہو رہی ہے''...... دوسری طرف سے رسیور اٹھائے جانے کے بعد سلیمان کی آواز سنائی دی۔

''سلیمان۔ میں طاہر بول رہا ہوں۔ عمران صاحب کہاں ہیں''۔

بلیک زیرو نے سلیمان سے پوچھا۔

''اوہ۔ طاہر صاحب آپ۔ صاحب تو کل شام سے گئے ہوئے ہیں''...... سلیمان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کچھ بتا کر نہیں گئے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''نہیں طاہر صاحب۔ صاحب تو عموماً بتائے بغیر چلے جاتے ہیں''...... سلیمان نے جواب دیا۔

''او کے۔ میں انہیں تلاش کر لوں گا''...... بلیک زیرو نے کہا اور پھر اس نے رسیور رکھ دیا۔ فون کا رسیور رکھنے کے بعد اس نے ٹرانسمیٹر پر جولیا کی فریکونسی ایڈجسٹ کی اور جولیا کو کال کرنے لگا مگر جولیا کا ٹرانسمیٹر بھی اسے آف ملا۔ بلیک زیرو کے ماتھے پر شکنیں نمودار ہو گئیں۔ اس نے ایک بار پھر فون کا رسیور اٹھایا اور جولیا کے فلیٹ کے نمبر پریس کر دیئے۔ دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی لیکن کافی دیر گزرنے کے بعد بھی کال رسیو نہ کی گئی۔ بلیک زیرو نے کریڈل دبایا اور دوبارہ ٹون آنے پر جولیا کے موبائل فون کے نمبر پریس کر دیئے۔ جولیا کے موبائل فون پر بھی خاموشی ہی طاری تھی۔

''اوہ۔ کہاں چلے گئے ہیں یہ لوگ''...... بلیک زیرو نے پریشان ہوتے ہوئے کہا اور پھر سوچنے لگا۔ چند لمحوں تک سوچنے کے بعد اس نے صفدر کے موبائل فون کے نمبر پریس کئے تو چند لمحوں بعد گھنٹی کی آواز سنائی دی۔

''یس چیف۔ صفدر سپیکنگ''...... کال رسیو ہوتے ہی صفدر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''صفدر۔ رات کو تم کہاں تھے''...... بلیک زیرو نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا۔

''چیف۔ عمران صاحب نے اپنا مضمون شائع ہونے کی خوشی میں ٹیم کو ڈریم لینڈ ہوٹل میں ڈنر دیا تھا''...... صفدر نے کہا۔

''ڈنر کے بعد کیا ہوا''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''چیف۔ ڈنر کے بعد جولیا اور تنویر، عمران کے ساتھ اپنے اپنے فلیٹس پر چلے گئے۔ میں نے ان دونوں کو پک کیا تھا اور عمران صاحب نے انہیں ڈراپ کرنا تھا۔ ہم بھی اپنے اپنے فلیٹس پر آ گئے تھے''...... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اس کا مطلب ہے کہ تنویر بھی اپنے فلیٹ سے غائب ہو گا''۔ بلیک زیرو نے کہا۔

''کیا مطلب۔ کیا عمران صاحب اور مس جولیا اپنے فلیٹ پر نہیں پہنچے''...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ وہ نہ صرف فلیٹس سے غائب ہیں بلکہ ان کے موبائل فون اور ٹرانسمیٹر بھی آف ہیں۔ میں چند لمحوں بعد تمہیں کال کرتا ہوں۔ پہلے میں تنویر کو چیک کر لوں''...... بلیک زیرو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی سلسلہ منقطع ہو گیا۔ دوبارہ ٹون آنے پر بلیک زیرو نے تنویر کے موبائل فون کے نمبر پریس لئے لیکن اس نمبر پر بھی خاموشی

طاری رہی۔ پھر اس نے تنویر کے فلیٹ کے نمبر ملائے تو دوسری طرف گھنٹی بجتی رہی لیکن کال رسیو نہ کی گئی۔ اس کے بعد بلیک زیرو نے ٹرانسمیٹر پر اس سے رابطہ کرنے کی کوشش کی لیکن یہ کوشش بھی بے کار ثابت ہوئی تو اس نے ایک بار پھر صفدر کے موبائل نمبر پریس کر دیئے۔ اگلے ہی لمحے صفدر کے موبائل فون پر بیل جانے لگی۔

''یس سر۔ صفدر سپیکنگ''...... کال رسیو ہونے پر صفدر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''تنویر بھی رابطے میں نہیں آ رہا۔ تم تمام ممبران کو ہدایت کر دو کہ وہ ان تینوں کو ٹریس کریں اور جلد مجھے رپورٹ دیں''...... بلیک زیرو نے صفدر کو ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

''یس سر۔ میں ابھی تمام ممبران کو کال کرتا ہوں''...... صفدر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو بلیک زیرو نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ ان تینوں کی گمشدگی نے اسے پریشان کر دیا تھا۔

بلیک زیرو کچھ دیر بیٹھا سوچتا رہا پھر اس نے دانش منزل کا خودکار سسٹم آن کیا اور خود ان کی تلاش میں نکلنے کا فیصلہ کیا۔ وہ اپنی کار میں بیٹھا اور کچھ دیر بعد ہوٹل ڈریم لینڈ پہنچ گیا۔ اس نے ہوٹل کے اردگرد نظر دوڑائی۔ کاروبار زندگی معمول کے مطابق جاری تھا۔ بلیک زیرو سوچنے لگا کہ ان تینوں کا پتہ کیسے لگائے۔ پھر اس نے ہوٹل سے عمران کے فلیٹ تک کا چکر لگانے کا فیصلہ کیا۔

ہوٹل ڈریم لینڈ سے عمران کے فلیٹ تک یہی ایک مین روڈ جاتا تھا۔ بلیک زیرو نے گاڑی آگے بڑھا دی۔ اس نے رفتار انتہائی دھیمی رکھی اور اس کی تیز نگاہیں اردگرد کا جائزہ لے رہی تھیں۔ کافی آگے جا کر اس نے ایک کولڈ ڈرنک شاپ پر کار روکی کیونکہ اسے پیاس محسوس ہو رہی تھی۔ وہ کار سے نیچے اترا اور اس نے دکاندار سے ایک بوتل طلب کی۔ دکاندار نے اسے بوتل دی اور دوبارہ پہلے سے موجود دو افراد سے باتیں کرنے لگا۔

''بس بھائی۔ لوگ تو یقین نہیں کرتے لیکن ہماری دنیا میں عجیب عجیب واقعات ہوتے رہتے ہیں''...... دکاندار نے کہا۔

''مگر مجھے تمہاری بات پر یقین نہیں آ رہا۔ بھلا یہ کیسے ممکن ہے کہ آسمان پر ایک اڑن طشتری نظر آئی ہو اور پھر اس سڑک پر جاتی ہوئی کار اڑ کر اس کے اندر جا کر غائب ہو گئی ہو''...... ایک آدمی نے دکاندار سے کہا۔

''یہ منظر صرف میں نے ہی نہیں دیکھا بلکہ یہاں موجود بہت سے لوگوں نے دیکھا ہے اور آج کے اخبارات میں بھی اس اڑن طشتری کی خبر لگی ہوئی ہے''...... دکاندار نے اپنی بات جھٹلائے جانے پر خفگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

''اڑن طشتری کے دیکھے جانے کی خبر بلیک زیرو نے بھی آج کے اخبارات میں پڑھی تھی لیکن اس نے اس خبر کو زیادہ اہمیت نہ دی تھی۔ سڑک پر چلتی ہوئی کار کے اڑ کر اڑن طشتری میں غائب

ہونے کی بات سن کر وہ چونک پڑا۔

''کیا آپ نے خود کار کو اڑ کر اڑن طشتری تک پہنچتے دیکھا تھا''۔ بلیک زیرو نے دکاندار سے پوچھا۔

''جی جناب۔ بالکل۔ صرف میں نے ہی نہیں اور بھی کئی لوگوں نے دیکھا ہے''...... دکاندار نے جوشیلے لہجے میں کہا۔

''کیسے۔ میرا مطلب ہے کہ ایک کار سڑک پر چلتے چلتے اڑنے کیسے لگ گئی''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''جناب۔ کار اس طرف سے آ رہی تھی جس طرف سے آپ آئے ہیں۔ اس سے چند سیکنڈ پہلے ہی ہم نے آسمان پر وہ اڑن طشتری دیکھ لی تھی۔ جب وہ سرخ رنگ کی کار میری دکان کے قریب سے گزری تو اڑن طشتری میں سے نیلے رنگ کی تیز روشنی نکل کر کار پر پڑی اور کار یکدم اڑ کر اس اڑن طشتری کے اندر جا کر غائب ہوگئی۔ پھر چندلمحوں بعد وہ اڑن طشتری بھی غائب ہو گئی''...... دکاندار نے ایک طرف اشارہ کر کے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا۔ کار کا رنگ سن کر بلیک زیرو یکدم چونک گیا کیونکہ عمران کے پاس بھی سرخ رنگ کی کار تھی۔

''کون سی کمپنی کی کار تھی''...... بلیک زیرو نے تیزی سے دھڑکتے ہوئے دل کے ساتھ دکاندار سے پوچھا۔

''جناب۔ وہ سرخ رنگ کی سپورٹس کار تھی''...... دکاندار نے کہا تو بلیک زیرو کو اپنا دل ڈوبتا ہوا محسوس ہونے لگا۔

''کار آپ کی دکان کے بالکل قریب سے گزری تھی۔ کیا اس میں بیٹھے ہوئے افراد بھی آپ کو نظر آئے تھے''...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

''جی جناب۔ کار کی رفتار بہت آہستہ تھی۔ فرنٹ سیٹ پر دو صاحب بیٹھے ہوئے تھے جبکہ پچھلی سیٹ پر ایک عورت تھی''۔ دکاندار نے بلیک زیرو کو بتایا تو اسے سو فیصد یقین ہو گیا کہ وہ عمران، تنویر اور جولیا ہی تھے۔ اس نے دکاندار کو بوتل کی قیمت ادا کی اور خود واپس دانش منزل آ گیا۔ اپنی سیٹ پر بیٹھ کر اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور صفدر کے موبائل فون کے نمبر پریس کرنے لگا۔ چندلمحوں بعد دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی۔

''ایکسٹو''...... کال رسیو ہوتے ہی بلیک زیرو نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا۔

''یس سر۔ صفدر اٹنڈنگ یو''...... دوسری طرف سے صفدر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''کیا رپورٹ ہے صفدر''...... بلیک زیرو نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں پوچھا۔

''سر۔ ابھی تک ان تینوں کا کوئی پتہ نہیں چل سکا۔ ہم سب اس وقت ان کی تلاش میں ہیں''...... صفدر نے جواب دیا۔

''صفدر۔ تم نے آج اخبارات میں کسی اڑن طشتری کے دیکھے جانے کی خبر پڑھی ہے''...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

"یس سر۔ آج کے اخبارات میں شائع اس خبر کو میں نے سرسری انداز میں پڑھا ہے"..... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ شاید اسے ایکسٹو کے اس سوال کی وجہ سمجھ نہیں آئی تھی۔

"عمران، تنویر اور جولیا کو کار سمیت اس اڑن طشتری کے ذریعے اغوا کیا گیا ہے"..... بلیک زیرو نے کہا۔

"جج۔ جج۔ جی"..... صفدر نے ہکلاتے ہوئے کہا۔ اس کی آواز میں حیرت کی شدت تھی اور صاف محسوس ہو رہا تھا کہ اسے اس بات پر یقین نہیں آ رہا۔

"یہی حقیقت ہے۔ مزید تفصیلات تم قومی شاہراہ کے نظام چوک پر جا کر حاصل کرو اور پھر مجھے رپورٹ دو"..... بلیک زیرو نے کہا اور پھر اس نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ وہ خود اس واقعہ پر یقین نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن دکاندار کی باتیں، اڑن طشتری کی شائع ہونے والی خبر، دکاندار کی کار اور کار میں بیٹھے ہوئے افراد کی بتائی ہوئی تفصیل یہ تمام باتیں اس بات کو حقیقت ظاہر کر رہی تھیں اور اب بلیک زیرو بیٹھا سوچ رہا تھا کہ وہ کیا لائن آف ایکشن اختیار کرے۔

عمران کے تاریک ذہن میں روشنی کا ایک جگنو سا چمکا اور پھر عمران کا ذہن مکمل طور پر روشن ہو گیا۔ اس نے آنکھیں کھولیں اور ارد گرد کا جائزہ لینے لگا۔ وہ چونک کر ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھا تھا اور حیرت سے اس کا منہ کھلا ہوا تھا۔ یہ رات کا وقت تھا لیکن چاندنی میں ہر چیز صاف نظر آ رہی تھی۔ اس نے اپنے قریب جولیا اور تنویر کو بھی دیکھ لیا۔ وہ دونوں ابھی تک بے ہوش تھے۔ عمران نے دیکھا کہ وہ جس زمین پر بیٹھا ہوا ہے وہ سرخ رنگ کی تھی۔ اس نے دور تک نظریں دوڑائیں تو دور دور تک زمین کا رنگ سرخ تھا۔ کافی فاصلے پر اسے پہاڑ نظر آ رہے تھے۔ ان پہاڑوں کا رنگ بھی سرخ تھا۔ پھر اس کی نظر آسمان کی طرف اٹھی اور اسے حیرت کا ایک شدید جھٹکا لگا کیونکہ آسمان پر اسے دو چاند دکھائی دے رہے تھے۔

"اوہ۔ کیا ہم مریخ پر ہیں"..... عمران کے منہ سے بے اختیار

نکلا۔ وہ کچھ دیر تو حیرت زدہ انداز میں بیٹھا رہا پھر اس نے جولیا اور تنویر کو ہوش میں لانے کی کوشش کی۔ چند لمحوں بعد ان دونوں کو ہوش آ گیا۔ سرخ رنگ کی زمین دیکھ کر وہ بھی حیران رہ گئے۔

''عمران۔ اس زمین کا رنگ سرخ کیوں ہے''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ابھی تم نے ایک اور بات پر تو غور ہی نہیں کیا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کس بات پر''...... جولیا نے اس سے پوچھا۔

''ذرا آسمان کی طرف دیکھو''...... عمران نے کہا تو جولیا اور تنویر نے بیک وقت آسمان کی طرف دیکھا۔

''ارے۔ یہ کیا۔ دو چاند''...... تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ جولیا کی حیرت میں بھی اضافہ ہو گیا تھا۔

''عمران۔ کیا ہم زمین کی بجائے کسی اور سیارے پر ہیں''۔ چند لمحے حیران رہنے کے بعد جولیا نے پوچھا۔

''ہاں۔ ہم اس وقت مریخ پر ہیں اور سیارہ مریخ کے دو چاند ہیں۔ یہ فوبوس اور ڈیموس ہیں''...... عمران نے کہا۔

''لیکن لگ تو ایسے رہا ہے جیسے ہم زمین پر ہوں۔ صرف یہاں کی زمین کا رنگ مختلف ہے یا پھر یہ چاند''...... تنویر نے کہا۔

''ہاں۔ مریخ زمین سے ملتا جلتا سیارہ ہے۔ اس کا رنگ سرخ ہے اس لئے زمین والے اسے سرخ سیارہ بھی کہتے ہیں اور اس کی

سرخ رنگت کی وجہ سے قدیم یونانی لوگ اسے جنگ و جدل کا دیوتا مانتے تھے۔ زمین سے مشابہت کے علاوہ یہاں کا دن بھی چوبیس گھنٹوں کا ہوتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''لیکن ہم یہاں آئے کیسے''...... عمران کی بات سننے کے بعد جولیا نے کہا۔

''ہم تینوں میں سے سب سے پہلے تم نے ہی وہ اڑن طشتری دیکھی تھی۔ اس اڑن طشتری نے ہمیں کار سمیت اغوا کر لیا۔ ارے۔ میری کار''...... عمران نے کہا اور پھر یکدم اسے اپنی کار یاد آ گئی تھی جو یہاں نظر نہیں آ رہی تھی۔

''لیکن ہمیں کیوں اغوا کیا گیا ہے''...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''جب اغوا کرنے والوں سے ملاقات ہو گی تو میں یہ سوال ان سے ضرور پوچھوں گا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیا ہمیں سیارہ مریخ کی مخلوق نے اغوا کیا ہے''...... جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ہمیں اغوا کر کے مریخ پر لایا گیا ہے تو اس کا مطلب یہی ہے کہ یہاں کی مخلوق ہی ہمیں اغوا کر کے لائی ہے۔ زمین والے تو ہمیں یہاں پہنچانے سے رہے''...... عمران نے دھیرے سے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اس کا مطلب ہے کہ مریخ پر بھی زندگی ہے''...... تنویر نے

بڑبڑاتے ہوئے کہا مگر عمران نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ وہ سوچنے لگا کہ انہیں کس مقصد کے لئے اغوا کیا گیا ہے اور اس وقت اغوا کرنے والے کہاں ہیں۔ انہوں نے انہیں یہاں لا کر کیوں چھوڑ دیا ہے۔

عمران ابھی یہ سوچ ہی رہا تھا کہ فضا میں ایک سبز رنگ کا باکس نمودار ہوا۔ یہ باکس چیئر لفٹ کی طرح فضا میں تیرتا ہوا ان کی طرف آ رہا تھا۔ چندلمحوں بعد وہ باکس ان کے قریب آ کر رک گیا۔ باکس کی لمبائی اور اونچائی ایک کار کے برابر تھی۔

باکس میں ایک دروازہ نما خلاء نمودار ہوا اور اس میں سے تین افراد نمودار ہوئے۔ ان کا حلیہ کسی حد تک انسانوں سے ملتا جلتا تھا۔ ان کی آنکھیں بالکل گول تھیں اور سر گول پتھر کی مانند تھے۔ ان کی گردن کی جلد چھلکے جیسی نظر آ رہی تھی جو سانپ کی کینچلی سے مشابہہ تھی۔ باقی جلد نظر نہیں آ رہی تھی کیونکہ انہوں نے سرخ و سبز رنگ کا لباس پہنا ہوا تھا۔ وہ تینوں مریخی باشندے تھے۔

''ٹونگ۔ زمین کے معزز باشندوں کو بحیثیت مہمان سطح مریخ پر خوش آمدید کہتا ہے''...... ان میں سے ایک نے آگے بڑھ کر تھوڑا سا جھکتے ہوئے ایکریمین لہجے میں کہا اور پھر ان سے مصافحہ بھی کیا۔ عمران نے مصافحے کے دوران محسوس کر لیا تھا کہ اس کا ہاتھ بھی سانپ کی جلد کی طرح تھا۔ مصافحہ صرف ایک باشندے جس نے اپنا نام ٹونگ بتایا تھا، نے کیا تھا۔ باقی دونوں باشندے خاموش

کھڑے تھے۔

''آپ لوگ یقیناً حیران ہیں کہ آپ یہاں کیسے پہنچ گئے اور ہم کون ہیں۔ تو میں مختصراً آپ کو بتاتا چلوں کہ ہم سیارہ مریخ کے باشندے ہیں اور آپ اس وقت مریخ پر ہیں۔ ہمارے کنگ نے آپ کو طلب کیا ہے۔ کیوں طلب کا ہے یہ وہ خود بتائیں گے۔ ہماری گاڑی جو آپ کو زمین سے لائی ہے یہاں پہنچا گئی ہے۔ اب آپ کو ہم لینے آئے ہیں۔ ہم آپ کو کنگ کے پاس لے جائیں گے جہاں وہ آپ کو آپ کی یہاں آمد کا مقصد بتائیں گے''۔ ٹونگ نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''اگر ہم تمہارے ساتھ جانے سے انکار کر دیں تو پھر''...... تنویر نے ٹونگ کو گھورتے ہوئے کہا۔

''تو پھر ہم واپس چلے جائیں گے کیونکہ ہم اپنے معزز مہمانوں کے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتے کیونکہ آپ کا احترام ہم پر فرض ہے''...... ٹونگ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو انہیں اطمینان محسوس ہوا۔

''کنگ کہاں رہتا ہے''...... جولیا نے ٹونگ سے پوچھا۔

''ہمارے کنگ مراٹ کا محل اسی شہر میں ہے۔ آپ کو اس ٹرانسمیٹ میں ہمارے ساتھ چلنا ہوگا''...... ٹونگ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر اس باکس کی طرف اشارہ کیا جس میں وہ آئے تھے۔

''ہم تمہارے ساتھ نہیں جانا چاہتے۔ ہمیں واپس زمین پر بھجوا دو''...... تنویر نے ٹونگ سے مخاطب ہو کر کہا۔

''آپ کی خواہش کا احترام کیا جائے گا۔ ہم کنگ مراٹ تک آپ کی خواہش پہنچا دیتے ہیں۔ وہ آپ کے لئے ٹرانسمیٹ بھجوا دیں گے''...... ٹونگ نے اس مرتبہ بھی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر اس نے اپنے ساتھیوں کو واپسی کا اشارہ کیا تو وہ واپس جانے کے لئے مڑ کر اس باکس میں بیٹھ گئے۔ ٹونگ بھی باکس میں بیٹھنے ہی لگا تھا۔

''ٹھہرو''...... تنویر نے کہا تو ٹونگ تنویر کی بات سن کر رک گیا۔ دراصل تنویر انکار کر کے ان کا ردعمل دیکھنا چاہتا تھا۔

''ہم تمہارے ساتھ چل رہے ہیں۔ یہاں آ گئے ہیں تو کنگ مراٹ سے ملاقات نہ کرنا اچھی بات نہیں ہے''...... عمران نے کہا۔

''تھینک یو سر۔ تشریف لائیے''...... اس مرتبہ ٹونگ نے خوش ہوتے ہوئے کہا اور باکس کی طرف چلنے کا اشارہ کیا۔ پھر اس سے پہلے کہ عمران اور اس کے ساتھی باکس کی طرف بڑھتے فضا میں ایک اور باکس نمودار ہوا جو سرخ رنگ کا تھا۔ ٹونگ، عمران اور اس کے ساتھی باکس کو دیکھنے لگے۔ ٹونگ کے ساتھی بھی باکس سے نیچے اتر آئے تھے۔ چند لمحوں بعد وہ باکس ان کے قریب آ کر رک گیا۔ اس باکس میں بھی دروازہ نمودار ہوا اور اس میں سے چار مریخی باشندے باہر نکل آئے۔ انہوں نے اجنبی زبان میں ٹونگ سے کچھ

کہا۔

''تم ایکریمین لہجے میں بات کرو تاکہ ہمارے معزز مہمانوں کو بھی ہماری گفتگو سمجھ میں آئے اور وہ کسی قسم کی کوفت محسوس نہ کریں''...... ٹونگ نے آنے والون سے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ ہم ایکریمین زبان جانتے ہیں اور ایکریمین زبان بولنے میں کوئی حرج نہیں ہے''...... ان میں سے ایک نے کہا۔

''ہاں سارنو۔ اب بولو۔ کیا کہہ رہے تھے تم''...... ٹونگ نے ایکریمین لہجے میں اس سے پوچھا۔

''زمین کے ان باشندوں کو ہمارے حوالے کر دو''...... سارنو نے کہا جسے ٹونگ نے سارنو کے نام سے مخاطب کیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے ہاتھ میں ایک ہتھیار نظر آنے لگا۔ یہ ہتھیار ریوالور سے ملتا جلتا تھا لیکن سائز میں ریوالور سے بہت چھوٹا تھا۔ سارنو کے ہاتھ میں ہتھیار دیکھ کر اس کے ساتھیوں نے بھی ہتھیار نکال لئے۔ وہ بھی اس جیسے چھوٹے چھوٹے ہتھیار تھے۔

''یہ ہمارے معزز مہمان ہیں سارنو۔ ہم نے انہیں زمین سے بلوایا ہے۔ ہم انہیں تمہارے حوالے کیسے کر دیں''...... ٹونگ نے کہا۔

''اگر تم انہیں خوشی سے ہمارے حوالے نہیں کرو گے تو ہم انہیں چھین کر لے جائیں گے اور اس صورت میں تمہارا خاتمہ بھی ہو سکتا ہے''...... سارنو نے ٹونگ کو دھمکی دیتے ہوئے کہا اور اپنے ہتھیار کا

رخ اس کی طرف کر دیا۔

''اچھا۔ اگر معزز مہمان تمہارے ساتھ جانے کے لئے تیار ہوں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں''..... ٹونگ نے سارنو سے مخاطب ہو کر کہا۔ سارنو کی توجہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف ہوئی اور اسی ایک لمحے کے ہزارویں حصے میں ٹونگ نے اس جیسا ہتھیار نکال کر سارنو پر فائر کر دیا۔ اس کے ہتھیار سے سرخ رنگ کی شعاع نکلی جو سارنو کی طرف بڑھی۔ سارنو فوراً زمین پر گر گیا۔ شعاع اس کے اوپر سے گزرتی چلی گئی۔ سارنو کے ساتھیوں نے ٹونگ اور اس کے ساتھیوں پر فائر کئے۔ ٹونگ اور اس کے ساتھیوں نے بھی ادھر ادھر چھلانگیں لگائیں اور خود کو ان شعاعوں سے بچایا۔ عمران، تنویر اور جولیا ان سے کچھ فاصلے پر ہو گئے تاکہ وہ ان شعاعوں کی زد میں نہ آ جائیں۔ اتنا تو وہ سمجھ گئے تھے کہ یہ شعاعیں انتہائی مہلک ہیں۔ فاصلے پر ہو کر وہ مریخی باشندوں کی لڑائی دیکھنے لگے۔

مریخی باشندوں اور زمینی باشندوں کی لڑائی میں فرق صرف ہتھیاروں کا نظر آ رہا تھا۔ مریخی باشندوں کے ہتھیار جو ریوالور جیسے ہی تھے لیکن ان میں سے شعاعیں نکل رہی تھیں جبکہ ان کے ریوالوروں سے گولیاں نکلتی تھیں۔ فائر کرنے کا انداز، بچنے کا انداز اور اچھلنے کودنے کا انداز ایک جیسا تھا۔

عمران اور اس کے ساتھیوں کے دیکھتے ہی دیکھتے ٹونگ کا ایک

ساتھی ان شعاعوں کی لپیٹ میں آ گیا اور اس کے حلق سے دلخراش چیخ نکلی اور اس کے جسم کو آگ لگ گئی۔ اسی آگ لگے جسم کے ساتھ اس نے سارنو کے ایک ساتھی کی طرف دوڑ لگائی۔ سارنو کے ساتھی نے اس سے بچنے کی کوشش کی لیکن وہ بچ نہ سکا۔ ٹونگ کے ساتھی نے اسے جکڑ لیا۔ اس کے جسم نے بھی آگ پکڑ لی اور اس کی بھی دلخراش چیخیں ابھرنے لگیں۔ باقی باشندے ان کی طرف متوجہ ہوئے بغیر لڑنے میں مصروف تھے۔

چند ہی لمحوں میں آگ نے ان دونوں کے جسموں کو پگھلا دیا۔

اس دوران ٹونگ کا دوسرا ساتھی بھی شعاع کی زد میں آ گیا۔ اس کے حلق سے بھی دلخراش چیخیں نکلنے لگیں۔ وہ بھی سارنو کے ایک ساتھی کی طرف بھاگا لیکن سارنو کا وہ ساتھی ہوشیار تھا۔ اس نے اپنے ہتھیار کا رخ اس کے ماتھے کی طرف کیا اور فائر کر دیا۔ شعاع اس کے ماتھے سے ٹکرائی اور اس کے ماتھے پر بھی آگ بھڑک اٹھی اور وہ وہیں زمین پر گر گیا۔

اب ٹونگ اکیلا رہ گیا تھا۔ سارنو اور اس کے بچ جانے والے دونوں ساتھیوں نے اپنے ہتھیاروں کا رخ اس کی طرف کر دیا۔ تینوں ہتھیاروں سے شعاعیں نکلیں اور ٹونگ کی طرف بڑھیں۔ ٹونگ نے ان سے بچنے کی بہت کوشش کی۔ دو شعاعوں سے تو وہ بچ گیا لیکن ایک شعاع سے وہ خود کو نہ بچا سکا۔ وہ شعاع اس کی گردن سے ٹکرائی اور پھر اسے آگ لگ گئی اور اس کی بھی چیخیں

بلند ہونے لگیں۔

سارنو کے چہرے پر مسکراہٹ ابھر آئی۔ اس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر نسبتاً ایک بڑا ہتھیار نکال لیا اور اس کا رخ ٹونگ کے باکس کی طرف کیا۔ اس ہتھیار سے بھی ایک شعلہ نکلا جو باکس سے ٹکرایا تو ایک دھماکہ ہوا اور باکس بھی جلنے لگا۔ سارنو نے وہ ہتھیار واپس جیب میں رکھ لیا اور پھر ایک اور ہتھیار نکال کر اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف دیکھا۔ اب بھی اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔

چند لمحے وہ انہیں مسکرا کر دیکھتا رہا اور پھر اس نے اپنے ہتھیار کا رخ ان کی طرف کیا۔ ان کے جسم یکدم تن گئے اور ان کی نظریں سارنو کی انگلیوں پر جم گئیں۔ سارنو چند لمحے ان کی طرف ہتھیار کئے کھڑا رہا۔ پھر اس نے ہتھیار جیب میں رکھ لیا اور جیب سے ایک کیپسول نکال لیا۔ اب بھی اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔ اس نے وہ کیپسول ان کی طرف اچھال دیا۔ کیپسول نیچے گر کر پھٹ گیا اور اس میں سے تیز بو خارج ہوئی۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے سانس روک کر کے اس بو سے بچنے کی کوشش کی لیکن بو ان کے دماغ تک پہنچ گئی اور وہ بے ہوش ہو کر وہیں گرنے لگے۔

سارنو نے اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا تو انہوں نے باری باری ان تینوں کو اٹھایا اور باکس میں ڈال دیا۔ اب اس باکس میں ایک

آدمی کے بیٹھنے کی جگہ تھی اس لئے سارنو بیٹھ گیا۔ باکس کا دروازہ بند ہوا اور باکس فضا میں بلند ہو کر ایک طرف بڑھ گیا۔ اس کے ساتھیوں میں سے ایک نے فضا میں انگلی کا اشارہ کیا تو ایک اور باکس نمودار ہو گیا۔ وہ دونوں اس باکس میں بیٹھے اور وہ باکس بھی فضا میں تیرنے لگا۔

یہ ایک بڑا سا کمرہ تھا۔ کمرے میں سنہری رنگ کا فرنیچر تھا۔ آمنے سامنے دو قطاروں میں دس دس کرسیاں بچھی ہوئی تھیں جبکہ ان دونوں قطاروں کے شروع میں ایک بڑی کرسی درمیان میں رکھی ہوئی تھی۔ اس کرسی کے سامنے سنہری رنگ کی میز بھی موجود تھی جس پر کاغذ، قلم اور دیگر مختلف چیزیں رکھی ہوئی تھیں۔ یہ مریخ کے سٹار سٹی کے کنگ کا آفس تھا۔ مریخ کے اس خطے میں تین بڑے شہر تھے۔ سٹار، سن اور بلیو۔ ان تینوں کے کنگ الگ الگ تھے۔

''مریخ پر شہاب ثاقب کثرت سے گرتے تھے اس لئے مریخ کی مخلوق سطح مریخ کے نیچے شہر بنا کر رہتی تھی اس لئے ان کے جسم بھی چھلکے دار تھے جو انہیں شہاب ثاقب گرنے سے پیدا ہونے والی گرمی سے کسی حد تک بچاتے تھے۔ مریخ کی مخلوق سائنس میں بہت ترقی کر چکی تھی۔ ان کے پاس آبپاشی کا ایک بہت وسیع نظام تھا۔ مریخ پر سمندر تو نہیں تھا لیکن پہاڑ موجود تھے اور یہ پہاڑ برف سے ڈھکے رہتے تھے۔

مریخ کے ان پہاڑی علاقوں میں اتنی شدید سردی پڑتی تھی کہ یہاں رہنا بھی مشکل تھا اس لئے مریخ کی آبادی ان پہاڑوں سے دور رہتی تھی جہاں ویسے تو موسم معتدل رہتا تھا لیکن شہاب ثاقب گرتے وقت گرمی ہو جاتی تھی۔ اس گرمی کی وجہ سے پہاڑوں پر برف بھی پگھلتی تھی اور مریخ کے باشندوں نے ان پہاڑوں سے نہریں نکال کر اپنی زمینیں آباد کی ہوئی تھیں۔ مریخ کے یہ تین بڑے شہر زمین کے تین چھوٹے ممالک کے برابر تھے اور ان کا نظام بھی زمینی نظام کی طرح کا تھا۔ کنگ مراٹ نے اپنے آفس میں میٹنگ طلب کی تھی اور سٹار سٹی کے اکابرین اس وقت اس میٹنگ میں شریک تھے۔

''ساتھیو۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ ہمارے ملک میں ایک پراسرار بیماری پھیلی ہوئی ہے اور ہم بہت زیادہ ترقی یافتہ ہونے کے باوجود ایک عرصے سے اس بیماری کا علاج دریافت نہیں کر سکے۔ ہم نے بلیو اور سن سٹی پر بھی نظر دوڑائی اور ان سے مدد بھی چاہی لیکن ہم ناکام رہے۔ سیارہ زمین کی مخلوق ترقی میں ہم سے پیچھے ہے لیکن ایک امید پر کہ شاید ہمیں وہاں سے اس بیماری کے علاج میں کوئی مدد مل سکے ہم نے اپنے چند نمائندوں کو وہاں تحقیق کے لئے بھیجا۔ وہاں سے ہمیں رپورٹ ملی کہ زمین کے ایک انسان

جس کا نام علی عمران ہے کا ایک سائنسی مضمون ایک میگزین میں شائع ہوا ہے۔ اس مضمون کو پڑھ کر اندازہ ہوا کہ ہم اس بیماری کی دوا بنانے میں کامیاب ہو سکتے ہیں اگر وہ زمینی آدمی ہماری مدد کرے۔ سو ہم نے اس علی عمران کو مریخ پر بلانے کا فیصلہ کیا اور اپنی سپر ٹرانسمیٹ بھیجی۔ جب ہماری سپر ٹرانسمیٹ وہاں پہنچی تو وہ زمینی آدمی علی عمران اپنے دو ساتھیوں کے ساتھ کار میں سفر کر رہا تھا۔ ہماری ٹرانسمیٹ نے اسے کار سمیت اٹھا لیا اور سطح مریخ پر پہنچا دیا۔ اب وہ تینوں مریخ کی زمین پر موجود ہیں۔ ہمارا ایک افسر ٹونگ انہیں لانے کے لئے گیا ہوا ہے۔ جیسے ہی وہ یہاں آئیں گے ہم انہیں اپنے قابل قدر سائنس دان سر لانگ سے ملائیں گے۔ ہمیں امید ہے کہ سر لانگ اس کی مدد سے جلد ہی دوا بنا لیں گے''...... کنگ مراٹ نے تقریر کے انداز میں بولتے ہوئے کہا۔ تقریر کا اختتام اس نے دائیں طرف کی پہلی کرسی پر بیٹھے ہوئے سائنس دان کی طرف دیکھتے ہوئے کیا۔ جب کنگ مراٹ اپنی بات مکمل کر چکا تو سائنس دان سر لانگ مؤدبانہ انداز میں اٹھ کھڑا ہوا۔

''معزز کنگ۔ اگر اس زمینی آدمی علی عمران نے ہماری مدد کرنے سے انکار کر دیا تو پھر''...... سر لانگ نے کنگ مراٹ سے پوچھا۔

''ہمیں امید ہے کہ ایسی صورت حال پیش نہیں آئے گی کیونکہ

اس علی عمران کے بارے میں ہمیں رپورٹ ملی ہے کہ وہ انتہائی ہمدرد قسم کا انسان ہے۔ وہ دوسروں کی مدد بغیر کسی لالچ کے کرتا ہے۔ ہم اس سے گزارش کریں گے تو وہ ہماری بات مان جائے گا۔ پھر بھی اگر وہ نہ مانا تو ہمارے پاس خزانوں کے ڈھیر ہیں۔ ایک ڈھیر ہی اتنا ہے کہ اگر اسے مل جائے تو اس کا ملک زمین کا امیر ترین ملک بن جائے۔ ہم اسے بڑی سے بڑی آفر کر دیں گے''...... کنگ مراٹ نے کہا۔

''معزز کنگ۔ ابھی آپ نے فرمایا کہ وہ لالچ نہیں کرتا۔ پھر آپ فرما رہے ہیں کہ آپ اسے خزانے کے ڈھیر کی آفر کریں گے۔ جب وہ لالچی نہیں ہے تو پھر آپ کی آفر کیسے قبول کرے گا''...... ایک اور افسر نے اپنی کرسی سے اٹھتے ہوئے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''رپورٹ تو یہی ہے کہ وہ لالچ نہیں کرتا لیکن یہ بھی رپورٹ ہے کہ مال و دولت زمینی مخلوق کی سب سے بڑی کمزوری ہے۔ وہ علی عمران اپنی زمینی کرنسی میں لاکھوں کروڑوں کی لالچ نہیں کرتا ہو گا لیکن ہمارا خزانہ تو اس کی زمینی کرنسی میں کھربوں سے بھی زیادہ مالیت کا ہو گا۔ اتنی بڑی آفر کو کون ٹھکرا سکتا ہے''...... کنگ مراٹ نے کہا تو وہ افسر سر ہلا کر بیٹھ گیا۔

''اگر کسی کو اس سلسلے میں کوئی سوال پوچھنا ہو تو وہ پوچھ سکتا ہے''...... کنگ مراٹ نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔ لیکن

اس سے پہلے کہ کوئی سوال کرتا اس کے آفس کا دروازہ کھلا اور ایک مریخی باشندہ بوکھلائے ہوئے انداز میں اندر داخل ہوا۔

''کیا بات ہے موٹانگ۔ تم اس قدر گھبرائے ہوئے کیوں ہو''...... کنگ مراٹ نے آنے والے سے کہا۔ موٹانگ سٹارسٹی کی ایک خفیہ ایجنسی کا سیکنڈ چیف تھا۔ ٹونگ اور اس کے ساتھ دو ساتھیوں کو اس نے عمران کو لینے کے لئے بھیجا تھا مگر اب وہ گھبرایا ہوا آیا تھا جبکہ عمران اور اس کے ساتھی بھی موٹانگ کے ساتھ نہیں تھے۔

''معزز کنگ۔ زمینی باشندوں کو لینے کے لئے جانے والے ٹونگ اور اس کے ساتھی دو کارکن مارے جا چکے ہیں''...... موٹانگ نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا تو کنگ مراٹ اپنی کرسی سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ انہیں اٹھتے دیکھ کر وہاں موجود تمام افراد بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔ ٹونگ کی ہلاکت کا سن کر کنگ مراٹ پریشان ہو گئے تھے۔

''یہ کیسے ہو گیا۔ کیا ان زمینی باشندوں نے انہیں ہلاک کیا ہے''...... کنگ مراٹ نے پریشان لہجے میں موٹانگ سے پوچھا۔

''نہیں معزز کنگ۔ بلیوسٹی کی خفیہ ایجنسی زیڈ نے ان زمینی باشندوں کو اغوا اور ہمارے کارکنوں کو قتل کیا ہے''...... موٹانگ نے کہا تو کنگ مراٹ نے ایک طویل سانس لیا اور پھر کرسی پر بیٹھ گئے۔ دیگر افراد بھی اپنی اپنی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ کنگ مراٹ نے

انگلی کا اشارہ کیا تو کرسیوں کی دائیں طرف والی قطار میں ایک کرسی کا اضافہ ہو گیا۔

''تم بیٹھو''...... کنگ مراٹ نے موٹانگ سے کہا تو وہ ظاہر ہونے والی کرسی پر بیٹھ گیا۔

''ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ بلیوسٹی والے اب ظاہری دشمنی پر اتر آئے ہیں''...... کنگ مراٹ نے سوچتے ہوئے کہا۔

''اس کارروائی سے تو ایسا ہی محسوس ہو رہا ہے معزز کنگ''۔ موٹانگ نے کرسی سے اٹھ کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''انہوں نے دشمنی کا اعلان کر دیا ہے تو ہم طاقت میں ان سے کم نہیں ہیں۔ ہماری خفیہ ایجنسیاں ان سے بہتر ہیں۔ ہم ان کی دشمنی کا جواب طاقت سے دے سکتے ہیں''...... کنگ مراٹ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''معزز کنگ۔ میرے ذہن میں ایک بات آ رہی ہے''۔ سائنس دان سرلانگ نے اپنی نشست سے اٹھ کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''جی بتائیں۔ آپ کے ذہن میں کیا بات آ رہی ہے''۔ کنگ مراٹ نے سرلانگ سے کہا۔

''معزز کنگ۔ کیا ایسا تو نہیں کہ اس بیماری کے جراثیم بلیوسٹی والوں نے ہمارے ملک میں پھیلائے ہوں''...... سرلانگ نے کہا تو کنگ مراٹ کے ساتھ ساتھ وہاں موجود تمام افرد چونک اٹھے۔

''اوہ۔ اگر ایسا ہوا ہے تو ہم بلیوسٹی کو تباہ و برباد کر دیں گے۔

ہم مریخ پر سے ان کا نام ونشان مٹا دیں گے۔ موٹا نگ''...... کنگ مراٹ نے غراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے موٹا نگ کو آواز دی۔

''یس معزز کنگ''...... موٹا نگ نے یکدم اپنی کرسی سے اٹھتے ہوئے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''اپنے فرسٹ چیف شانگ کو بلاؤ''...... کنگ مراٹ نے کہا تو موٹا نگ نے فضا میں انگلی کا اشارہ کر کے چند لکیریں بنائیں۔ یہ لکیریں ایک چہرے میں تبدیل ہو کر غائب ہو گئیں اور پھر چند لمحوں بعد آفس کا دروازہ کھلا اور ایک مریخی باشندہ اندر داخل ہوا۔ یہ خفیہ ایجنسی بی کا چیف تھا۔ کنگ مراٹ نے کرسیوں کی قطار میں انگلی کا اشارہ کیا تو ایک اور کرسی ظاہر ہو گئی جبکہ شانگ نے اندر داخل ہوتے ہی انتہائی مؤدبانہ انداز میں جھکتے ہوئے کنگ کو سلام کیا۔

''شانگ۔ تمہیں معلوم ہے کہ بلیوسٹی کی خفیہ ایجنسی زیڈ کے ارکان ہمارے معزز مہمانوں کو اغوا کر کے لے گئے ہیں اور ہماری ایجنسی بی کے تین ممبران کو ہلاک بھی کر گئے ہیں''...... کنگ مراٹ نے کہا۔ ان کے لہجے میں ابھی تک غصہ تھا۔

''یس معزز کنگ۔ یہ بات میرے علم میں ہے''...... شانگ نے سر جھکاتے ہوئے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''پھر تم نے اب تک کیا کارروائی کی ہے''...... کنگ مراٹ نے بدستور غصیلے لہجے میں اس سے پوچھا۔

''میں آپ کے حکم کا منتظر تھا معزز کنگ''...... شانگ نے پہلے سے بھی زیادہ مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ہمارے معزز زمینی مہمانوں کو واپس لاؤ۔ اپنے ساتھیوں کی ہلاکت کا بدلہ بھی لو اور اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی معلوم کرو کہ ہمارے ہاں پھیلنے والی پراسرار بیماری میں بلیوسٹی کا ہاتھ تو نہیں''۔ کنگ مراٹ نے کہا۔

''آپ کے احکامات کی تعمیل ہو گی معزز کنگ''...... شانگ نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

''جب ہمارے معزز مہمان یہاں پہنچ جائیں تو ہم دوبارہ میٹنگ بلائیں گے۔ اس وقت تک میٹنگ برخاست کی جاتی ہے''۔ کنگ مراٹ نے کہا تو وہاں بیٹھے ہوئے افراد مؤدبانہ انداز میں اٹھ اٹھ کر جانے لگے۔

عمران، تنویر اور جولیا کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے لیکن ان کے سر ڈھلکے ہوئے تھے اور آنکھیں بند تھیں جس سے ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ تینوں ہی بے ہوش ہیں۔ یہ ایک بڑا اور سپاٹ کمرہ تھا۔ کمرے میں صرف انہی کی تین کرسیاں تھیں۔ باقی کسی قسم کا کوئی فرنیچر نظر نہیں آ رہا تھا۔

پھر آہستہ آہستہ عمران کو ہوش آنے لگا۔ کچھ ہی دیر میں اسے مکمل ہوش آ گیا۔ خود کو اور تنویر و جولیا کو زندہ اور صحیح سلامت دیکھ کر اسے اطمینان ہوا۔ پھر اس نے کمرے کا جائزہ لیا تو کمرہ بالکل سپاٹ تھا اور اس میں کوئی دروازہ یا کھڑکی نظر نہیں آ رہی تھی۔ اس نے دیواروں کو تھپتھپا کر دیکھا لیکن کوئی نتیجہ حاصل نہ ہوا۔ اپنی تمام ترکوششوں کی ناکامی کے بعد وہ تنویر اور جولیا کی طرف متوجہ ہوا اور انہیں ہوش میں لانے کی کوشش کرنے لگا۔ کچھ دیر بعد وہ دونوں

ہوش میں آ گئے۔

''یہ ہم کس جگہ پر ہیں''...... ہوش میں آنے کے بعد جولیا نے عمران سے پوچھا۔

''ہم وہاں آ گئے ہیں جہاں ہمیں اپنی خبر نہیں ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''یہ زمین نہیں ہے اور ہمارا مقابلہ اپنے جیسے انسانوں سے بھی نہیں ہے جو تم اس قدر مطمئن ہو۔ میں نے پڑھا ہوا ہے کہ مریخی مخلوق سائنسی ترقی میں بہت آگے ہے۔ انہوں نے کوئی ایسا سائنسی حربہ استعمال کرنا ہے کہ ہم لمحوں میں پگھل جائیں گے۔ لہٰذا اپنی ان شوخیوں کو جہنم میں ڈالو اور یہاں سے نکلنے کی کوئی ترکیب سوچو''...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''میں تو یہاں آ کر بہت خوش ہوں۔ میں نے پڑھا ہے کہ یہاں کی حسینائیں بہت کھلے دل کی مالک ہوتی ہیں اور جب وہ بیویاں بن جاتی ہیں تو شوہر کا بہت احترام کرتی ہیں۔ زمین کی بیویوں کی طرح نہیں کہ شادی کے چند روز بعد ہی شوہر کے لئے جوتی اتار لی''...... عمران نے خوشی سے معمور لہجے میں کہا۔

''جیسے یہ مرد حسین ہیں ویسی ہی عورتیں بھی حسین ہوں گی۔ سانپ کی کینچلی پہنے ہوئے''...... تنویر نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''اچھا۔ تو تم یہاں کی حسیناؤں سے شادی کرو گے''...... جولیا نے اسے آنکھیں دکھاتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اپنے سینڈل کی

طرف ہاتھ بڑھا دیا۔

''ارے۔ ارے۔ تم تو شادی سے پہلے ہی جوتی اتارنے لگیں۔ میری توبہ۔ میں نے آئندہ ایسا سوچا بھی تو''...... عمران نے یکدم بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے اپنے کانوں کو بھی ہاتھ لگایا۔ عمران کے اس انداز پر جولیا کے چہرے پر تو مسکراہٹ پھیل گئی جبکہ تنویر کا منہ بگڑ گیا تھا لیکن وہ بولا کچھ نہیں۔

''عمران۔ میں تو سمجھا تھا کہ میں نے مریخ کے بارے میں جو کچھ پڑھا ہے وہ فرضی ہے''...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد تنویر نے کہا۔

''یہ کائنات ہے۔ اس کائنات میں لاتعداد جہاں آباد ہیں۔ ہمارے شمار سے باہر مخلوقات ہیں۔ ایسی دنیائیں ہیں جہاں تک ہماری سوچ بھی نہیں پہنچ سکتی۔ لکھنے والے کی قلم کے نیچے اگر کوئی دنیا آ گئی ہے تو سمجھ لو کہ اس دنیا کا وجود اس کائنات میں ہو سکتا ہے۔ تبھی تو وہ کسی کی سوچ میں آئی ہے جبکہ سوچ سے ماورا جہاں اور مخلوقات بھی اس کائنات میں موجود ہیں''...... عمران نے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''ہاں عمران۔ میں نے بھی ایک جگہ فرمان الٰہی پڑھا ہے۔ ہم نے تمہارے لئے یہ سیارے مسخر کر دیئے۔ اس کا مطلب ہے کہ انسان اپنے علم کی بدولت کوشش کرے تو ان سیاروں کو تسخیر کر سکتا ہے''...... تنویر نے کہا۔

''ہاں۔ انسان نے اتنی ترقی کرنی ہے کہ ان سیاروں تک اس کی آمد و رفت منٹوں کے حساب سے ہوا کرے گی''...... عمران نے کہا۔

''ایسے باتیں ہی کرتے رہو گے یا یہاں سے نکلنے کی کوشش بھی کرو گے''...... جولیا نے عمران کو گھورتے ہوئے کہا۔

''کچھ دیر پہلے تنویر نے کہا تھا کہ ہم زمین پر نہیں ہیں۔ زمین پر بننے والے سسٹم، زمینی باشندوں کے انداز، ان کے بارے میں مجھے علم ہوتا ہے اور جہاں لاعلم ہوتا ہوں وہاں اندازے سے بھی کام چلا لیتا ہوں لیکن یہاں تو میری مثال ایک جاہل انسان جیسی ہے اس لئے ہمارا یہاں سے بھاگنا ناممکن نظر آ رہا ہے اوراگر ہم بھاگ بھی جائیں تو جائیں گے کہاں۔ ہم یہاں کے راستوں کے بارے میں نہیں جانتے۔ یہاں کی آبادیوں کا ہمیں علم نہیں ہے۔ ہمیں نہیں معلوم کہ یہاں کے ذرائع آمد و رفت کیا ہیں''۔ عمران نے کہا اور پھر خاموش ہو گیا۔

''اس کا مطلب ہے کہ ہم ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہیں۔ اپنی سی کوشش بھی نہ کریں''...... تنویر نے کہا۔

''میں تو خود کو حالات کے دھارے پر اور تقدیر کے رحم و کرم پر چھوڑ رہا ہوں۔ اگر تم یہاں سے فرار کی کوئی صورت نکال سکتے ہو تو کوشش کر کے دیکھ لو''...... عمران نے کہا اور ساتھ ہی اس نے اپنی آنکھیں بند کر کے کرسی کی پشت سے ٹیک لگا لی۔

تنویر چند لمحے تو اسے گھورتا رہا پھر وہ کرسی سے اٹھا اور دیواروں پر ہاتھ مارنے لگا۔ ایک دیوار کو چیک کرنے کے بعد وہ دوسری دیوار کو چیک کرنے لگا۔ پھر ایک جگہ اس کا ہاتھ پڑا ہی تھا کہ وہاں ایک خلاء پیدا ہو گیا۔ دیوار میں خلاء پیدا ہوتے ہی اس نے فاتحانہ انداز نظروں سے عمران کی طرف دیکھا۔ اسی لمحے خلاء سے دو مریخی باشندے اندر داخل ہوئے۔ انہیں اندر داخل ہوتے دیکھ کر تنویر کے چہرے کے تاثرات تبدیل ہو گئے۔

"تم دیوار میں شاید کوئی دروازہ تلاش کر رہے تھے مسٹر۔ تمہاری اطلاع کے لئے عرض ہے کہ اس کمرے کا کوئی ظاہری یا خفیہ دروازہ نہیں ہے۔ یہاں ہماری انگلی کے اشارے سے خلاء بنتا اور ختم ہوتا ہے"...... ایک مریخی باشندے نے تنویر سے کہا جو یہ سمجھ رہا تھا کہ اس کے ہاتھ لگانے سے خلاء پیدا ہوا ہے۔

"تم لوگوں نے ہمیں کیوں اغوا کیا ہے"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے اس سے پوچھا۔

"تمہیں ہم نے نہیں بلکہ سٹارسٹی والوں نے اغوا کیا ہے۔ ہم نے تو تمہیں ان سے چھینا ہے"...... مریخی باشندے نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم کون ہو اور تم ہمیں سٹارسٹی والوں سے کیوں چھین لائے ہو"...... اس مرتبہ جولیا نے اس سے پوچھا۔

"تمہارے باقی تمام سوالوں کے جواب ہمارا چیف دے گا۔ تم

ہمارے ساتھ چلو"...... مریخی باشندے نے ان سے کہا تو عمران اپنی کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اسے اٹھتے دیکھ کر جولیا بھی کھڑی ہو گئی جبکہ تنویر تو پہلے سے ہی کھڑا تھا۔ وہ تینوں اس خلاء سے باہر نکل آئے۔ اب وہ ایک گیلری میں تھے۔ ان کے پیچھے دونوں مریخی باشندے بھی اس کمرے سے باہر آ گئے۔ باہر آ کر ان سے گفتگو کرنے والے مریخی نے انگلی کا اشارہ کیا تو خلاء بند ہو گیا اور پھر وہ مریخی باشندوں کی رہنمائی میں آگے بڑھنے لگے۔ اسی گیلری میں ڈیڑھ دو سو قدم چلنے کے بعد مریخی باشندے ایک جگہ رک گئے۔ گفتگو کرنے والے باشندے نے انگلی کا اشارہ کیا تو گیلری کی سپاٹ دیوار پر ایک دروازہ نمودار ہو گیا۔

"اندر تشریف لے جائیں جناب"...... اس مریخی باشندے نے ان سے کہا تو عمران سب سے پہلے اندر داخل ہو گیا۔ اس کے پیچھے تنویر اور جولیا بھی اس دروازے میں داخل ہو کر اندر کمرے میں آ گئے۔ یہ ایک بڑا سا کمرہ تھا جس میں چند میزیں لگی ہوئی تھیں۔ میزوں پر مختلف مشینری رکھی نظر آ رہی تھی۔ چند کرسیاں بھی کمرے میں بچھی ہوئی تھیں اور چند مریخی باشندے ان مشینوں کو آپریٹ کر رہے تھے جبکہ ایک باشندہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف متوجہ تھا۔

"میں زمینی انسانوں کو سیارہ مریخ کے بلیوسٹی میں خوش آمدید کہتا ہوں"...... ان کی طرف دیکھنے والے مریخی باشندے نے کہا

اور پھر اس نے خالی کرسیوں کی طرف اشارہ کر کے انہیں بیٹھنے کے لئے کہا تو وہ تینوں کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"تم کون ہو اور ہمیں یہاں کیوں لایا گیا ہے"...... عمران نے اس مریخی باشندے سے پوچھا۔

"تم لوگ اس وقت سیارہ مریخ کے ایک اہم ملک بلیوسٹی میں ہو اور میں بلیوسٹی کی خفیہ ایجنسی زیڈ کا چیف شالاک ہوں۔ تمہیں یہاں لانے کا مقصد معزز کنگ پاک ہی بتائیں گے جو کچھ دیر میں یہاں آنے والے ہیں"...... اس مریخی باشندے نے جواب دیتے ہوئے کہا جس نے اپنا نام شالاک بتایا تھا۔

"اوہ۔ یہاں بھی خفیہ ایجنسیاں ہوتی ہیں"...... تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہمارا سیارہ مریخ زمین سے ملتا جلتا ہے اس لئے ہماری اکثر باتیں، عادتیں اور نظام تم لوگوں سے ملتے جلتے ہیں۔ البتہ ہم لوگ سائنسی ترقی میں تم سے بہت آگے ہیں"...... شالاک نے تنویر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات چیت ہوتی اچانک دیوار میں دروازہ نمودار ہوا اور ایک مریخی باشندہ سنہرے رنگ کا لباس پہنے اندر داخل ہوا۔ شالاک اسے دیکھ کر فوراً ہی کھڑا ہو گیا اور رکوع کے بل جھکتا چلا گیا۔ وہ مریخی باشندہ پروقار انداز میں چلتا ہوا ان کے قریب پہنچ کر ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ شالاک کو اس انداز میں جھکتے دیکھ کر وہ سمجھ

گئے تھے کہ آنے والا بلیوسٹی کا کنگ پاک ہے۔ وہ کرسی پر بیٹھ چکا تو شالاک سیدھا ہوا۔ کنگ پاک کے اشارے پر وہ دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔

"تم لوگ معزز کنگ پاک کے احترام میں جھکے نہیں۔ تمہیں اس کی سخت سزا ملے گی"...... شالاک نے ناراض لہجے میں کہا۔

"معزز کنگ پاک کا احترام ہمارے دلوں میں ہے اور جہاں تک جھکنے کا سوال ہے تو ہم صرف ایک اللہ کے سامنے جھکتے ہیں۔ اس کے سوا کسی اور کے آگے جھکنا ہمارے لئے ممکن نہیں ہے"۔ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے شالاک۔ یہ اپنی دنیا کے طور طریقے ہیں۔ ہمیں اس پر ناراض نہیں ہونا چاہئے"...... کنگ پاک نے کہا تو بلیو سٹی کی خفیہ ایجنسی زیڈ کے چیف شالاک کا بگڑا ہوا چہرہ نارمل ہو گا۔

"آپ لوگوں کو یہاں کوئی تکلیف تو نہیں ہوئی"...... شالاک کا نارمل چہرہ دیکھنے کے بعد کنگ پاک نے ان کی طرف متوجہ ہو کر پوچھا۔

"نہیں۔ معزز کنگ۔ ہمیں ابھی تک کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔ لیکن ہم اپنے یہاں لائے جانے کی وجہ ابھی تک نہیں جان سکے"...... عمران نے مؤدبانہ لہجے میں کنگ پاک سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آپ میں سے سائنس دان کون ہے"...... کنگ پاک نے

پوچھا تو عمران چونک پڑا۔

''سائنس دان۔ ہم میں سے تو کوئی سائنس دان نہیں ہے''۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ کیسے ممکن ہے کہ آپ میں سے کوئی سائنس دان نہیں ہے''..... کنگ پاک نے بے یقینی سے کہا۔

''ہم تو زمین کے ایک ملک پاکیشیا کی سیکرٹ سروس کے رکن ہیں۔ سائنس دان تو نہیں ہیں''..... عمران نے کہا۔

''ناممکن۔ ایسا ہو نہیں سکتا''..... کنگ پاک نے بدستور بے یقین لہجے میں کہا اور پھر اس نے ہوا میں انگلی گھمائی تو فضا میں ایک چہرے کا خاکہ بنا اور مٹ گیا۔ چند لمحوں بعد کمرے کا دروازہ دوبارہ نمودار ہوا اور ایک مریخی باشندہ اندر داخل ہوا۔ جس مریخی باشندے کا خاکہ بنا تھا یہ وہی تھا۔ اندر آ کر وہ کنگ پاک کے سامنے جھک گیا۔

''نوٹانگ۔تم نے تو رپورٹ دی تھی کہ کنگ مراٹ نے زمین سے کسی سائنس دان کو اغوا کرایا ہے لیکن یہ تینوں تو زمین کے سیکرٹ ایجنٹ ہیں۔ ان میں سے سائنس دان تو کوئی نہیں ہے''۔ کنگ پاک نے آنے والے مریخی باشندے سے کہا۔

''معزز کنگ پاک۔ ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔ ان میں سے ایک لازماً سائنس دان ہو گا۔ کنگ مراٹ سے غلطی کیسے ہو سکتی ہے''۔ نوٹانگ نے بھی حیرت بھرے لہجے میں کہا اور غور سے عمران، تنویر

اور جولیا کو دیکھنے لگا۔

''گفتگو کے دوران میں نے ان کے دماغ بھی چیک کئے ہیں۔ یہ واقعی سیکرٹ ایجنٹ ہیں''..... کنگ پاک نے کہا۔

''معزز کنگ۔ اگر آپ یہ تمام معاملہ مجھے تفصیل سے بتائیں تو ہو سکتا ہے کہ میں آپ کی الجھن دور کر سکوں''..... عمران نے کہا۔

''ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ میں آپ کو بتاتا ہوں''..... کنگ پاک نے کہا اور پھر سوچنے لگا۔ چند لمحوں بعد وہ عمران سے مخاطب ہوا۔

''سٹارسٹی میں ایک بیماری پھیل رہی ہے۔ سٹارسٹی کے لوگوں کے جسم خود بخود پگھلنے لگتے ہیں اور مریخی انسان تین چار دنوں میں مکمل طور پر پگھل جاتا ہے۔ پگھلنا موت ہے۔ اتنی ترقی کے باوجود سٹارسٹی والے اس بیماری کی وجہ اور اس کا علاج دریافت نہیں کر سکے۔ جب سٹارسٹی کے سائنس دان قطعی طور پر ناکام ہو گئے تو انہوں نے سیارے کے دوسرے ملکوں سے مدد مانگی لیکن دوسرے بھی ان کی مدد نہ کر سکے تو انہوں نے دوسرے سیاروں کا رخ کیا۔ زمین، مریخ کا قریبی سیارہ ہے۔ سٹارسٹی والوں نے اپنے چند نمائندے زمین پر بھیجے۔ سٹارسٹی والے سائنسی ترقی میں مریخ کے دوسرے ملکوں سے کچھ آگے ہیں۔ انہوں نے سپر ٹرانسمیٹ بنائی ہے جو زمین تک کا سفر کر لیتی ہے اور انہوں نے جینز کی تبدیلی کا کامیاب تجربہ بھی کیا ہے۔ یعنی سٹارسٹی والے جینز میں تبدیلی کر کے کسی دوسری مخلوق کا روپ بھی اپنا سکتے ہیں۔ اسی جینز کی تبدیلی

کے ساتھ ان کے کچھ افراد سپر ٹرانسمیٹ پر زمین پر زمینی انسانوں کے روپ میں گئے اور وہاں سے انہیں اطلاع ملی کہ ایک زمینی سائنس دان اس سلسلے میں ان کی مدد کر سکتا ہے۔ کنگ مراٹ نے اسے اغوا کرنے کا فیصلہ کیا اور اس فیصلے پر عمل بھی کر ڈالا۔ ان کی سپر ٹرانسمیٹ آپ کو آپ کی سواری سمیت اٹھا کر لے آئی''۔ کنگ پاک نے مسلسل بولتے ہوئے کہا تو عمران دل ہی دل میں چونک پڑا۔ پچھلے دنوں اس کا جو مضمون ایکریمی میگزین میں شائع ہوا تھا وہ کچھ اسی نوعیت کا تھا۔ اس نے کنگ پاک کی زبانی سن لیا تھا کہ کنگ پاک ذہن پڑھ لیتا ہے اس لئے اس نے فوراً ہی اپنے دماغ کو بلینک کر لیا۔

''سٹارسٹی والے مدد کے مستحق ہیں لیکن ہم تو ان کی کوئی مدد نہیں کر سکتے''...... عمران نے کہا۔

''ہمارا بھی یہی خیال ہے۔ جاسوسی اور سائنس دو الگ الگ شعبے ہیں۔ کنگ مراٹ سے یقیناً غلطی ہوئی ہے''...... کنگ پاک نے کہا اور وہ ایک بار پھر سوچ میں ڈوب گیا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ کنگ مراٹ سے کہاں غلطی ہو سکتی ہے۔

''معزز کنگ۔ کیا آپ میری چند باتوں کا جواب دینا پسند کریں گے''...... عمران نے کنگ پاک سے کہا۔

''پوچھیں۔ اگر مناسب ہوا تو جواب دے دیا جائے گا''۔ کنگ پاک نے کہا۔

''مریخ کی زبان الگ ہے لیکن تمام مریخی باشندے ہم سے زمین کے ایک ملک ایکریمیا کی زبان میں گفتگو کر رہے ہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے۔ کیا آپ کے ہاں سکول، کالج میں یہ زبان پڑھائی جاتی ہے''...... عمران نے کنگ پاک سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ہمارے ہاں سکول، کالج نہیں ہوتے۔ تعلیم کے لئے ہمارے ہاں ایجوکیشنل مشین ہوتی ہے۔ ہم اپنے پانچ چھ سال کے بچے کو اس ایجوکیشنل مشین میں رکھ دیتے ہیں جہاں سے اسے خوراک بھی ملتی رہتی ہے اور ایجوکیشن بھی۔ اس ایجوکیشن میں مختلف زبانیں بھی سکھائی جاتی ہیں۔ زمین کے ملک ایکریمیا کی زبان بھی اسی تعلیم کا حصہ ہے۔ تقریباً دس سال کی عمر تک ہمارے بچوں کی ایجوکیشن مکمل ہو چکی ہوتی ہے۔ دس سال کے بعد ان کی دماغی صلاحیت اور اس کی ڈیمانڈ کے مطابق انہیں مزید ایک سال خصوصی تعلیم دی جاتی ہے جس سے کہ وہ سائنس دان بنتے ہیں۔ انجینئر یا ڈاکٹر بنتے ہیں یا زندگی کے دیگر شعبے اپناتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہر مریخی باشندے کو اپنی زبان کے علاوہ دیگر کئی زبانیں بھی آتی ہیں''۔ کنگ پاک نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اب جبکہ ہم سائنس دان نہیں ہیں تو کیا آپ لوگ ہمیں واپس بھجوا دیں گے''...... عمران نے پوچھا۔

''ہم فی الحال سپر ٹرانسمیٹ ایجاد نہیں کر سکے اس لئے ہم آپ کو واپس نہیں بھجوا سکتے۔ سٹارسٹی کا کنگ مراٹ چاہے تو وہ آپ کو

واپس بھجوا سکتا ہے لیکن وہ بھی اب یہ درد سر کیوں مول لے گا۔ جب اسے پتہ چلے گا کہ آپ اس کے لئے بے کار ہیں تو وہ آپ کو قتل کرا دے گا اور زمین سے اپنا مطلوبہ آدمی اغوا کرا لے گا''...... کنگ پاک نے اس مرتبہ منہ بناتے ہوئے کہا تو عمران نے اس کے لہجے میں کنگ مراٹ کے لئے نفرت سی محسوس کی۔

''معزز کنگ۔ آپ ہمیں کنگ مراٹ کے پاس بھجوا دیں۔ ہم ان سے گزارش کریں گے کہ وہ ہمیں واپس زمین پر بھجوا دیں۔ سپر ٹرانسمیٹ مطلوبہ آدمی کو لینے تو جائے گی وہ ہمیں بھی چھوڑ آئے گی''...... عمران نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''تمہیں چھیننے میں سٹارستی کے تین آدمی مارے گئے ہیں۔ کنگ مراٹ نے ان تین آدمیوں کا بدلہ لینا ہے۔ اب سٹارستی سے ہماری دشمنی واضح ہوگئی ہے اس لئے اب ہم تمہیں ان کے حوالے نہیں کریں گے''...... کنگ پاک نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

''معزز کنگ۔ آپ نے ہمیں ان سے چھینا کیوں تھا''۔ عمران نے پوچھا۔

''ہم نہیں چاہتے کہ ہماری پھیلائی ہوئی بیماری کا وہ علاج دریافت کرسکیں''...... کنگ پاک نے کہا تو عمران اور اس کے ساتھی یہ بات سن کر چونک پڑے اور حیرت سے کنگ پاک کو دیکھنے لگے۔

''اس میں حیرت کی کیا بات ہے۔ کیا زمین کے ملک ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی کوشش میں ایک دوسرے کے خلاف سازشیں نہیں کرتے۔ سٹارستی بھی سائنسی ترقی میں ہم سے آگے نکل رہا ہے اور ہم نہیں چاہتے کہ وہ ہم سے آگے نکلے''...... انہیں حیرت میں ڈوبے دیکھ کر کنگ پاک نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''ہم تو سمجھے تھے کہ ایسا صرف زمین پر ہوتا ہے۔ اسی لئے آپ کی بات سن کر ہمیں حیرت ہوئی ہے''...... عمران نے کنگ پاک سے مخاطب ہو کر کہا۔

''شالاک''...... کنگ پاک نے عمران کی بات کا جواب دینے کی بجائے اپنی خفیہ ایجنسی کے چیف کو آواز دی۔

''یس معزز کنگ''...... شالاک نے فوراً ہی اپنی کرسی سے اٹھ کر رکوع کے بل جھکتے ہوئے کہا۔

''ان تینوں کو سراناک کی لیبارٹری میں پہنچا دو۔ وہ ان کے دماغ پر تجربات کرنا چاہتے ہیں''...... کنگ پاک نے شالاک سے کہا۔

''بہت بہتر معزز کنگ۔ چلو اٹھو''...... شالاک نے پہلے کنگ پاک اور پھر عمران اور اس کے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ہمارے دماغ پر تجربات کیسے ہوں گے''...... تنویر نے پریشان لہجے میں کنگ پاک سے پوچھا۔

''تمہارے دماغ تمہاری کھوپڑیوں سے نکال لئے جائیں گے۔

پھر ہمارے سائنس دان ان پر تجربات کریں گے۔ اس میں ایسی کون سی مشکل بات ہے“...... اس مرتبہ کنگ پاک نے بے رحمانہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

”چلو اٹھو۔ سنا نہیں تم نے معزز کنگ نے کیا حکم دیا ہے“۔ شالاک نے سخت لہجے میں کہا۔

”اگر ہم نہ اٹھیں تو پھر“...... تنویر نے اسے آنکھیں دکھاتے ہوئے کہا۔

”تو یہ معزز کنگ کے حکم کی خلاف ورزی ہو گی اور معزز کنگ کے حکم کی خلاف ورزی کی سزا موت ہے“...... شالاک نے کھا جانے والے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنی جیب سے اپنا مخصوص ہتھیار نکال لیا۔

اس چھوٹے سے ہتھیار کی حشر سامانیاں وہ تینوں دیکھ چکے تھے اس لئے انہوں نے مزید بحث یا ضد کرنا مناسب نہ سمجھا۔ پہلے عمران اپنی جگہ سے اٹھا اور اس کے بعد تنویر اور پھر جولیا بھی اٹھ کھڑی ہوئی۔

”گڈ۔ تم زمینی انسان بھی کافی عقل مند ہو۔ شالاک۔ ان کی اور سر اناک کی لیبارٹری کی مکمل حفاظت کی ذمہ داری تم پر ہے۔ سٹار سٹی والے انہیں چھڑانے کی کوشش کریں گے۔ ان کی یہ کوشش کامیاب نہیں ہونی چاہئے۔ سمجھے“...... کنگ پاک نے شالاک سے مخاطب ہو کر کہا۔

”سمجھ گیا معزز کنگ۔ سٹار سٹی کا جو آدمی بھی سر اناک کی لیبارٹری کی طرف آیا وہ مارا جائے گا“...... شالاک نے رکوع کے بل جھکتے ہوئے کہا تو کنگ پاک نے دیوار کی طرف انگلی کا اشارہ کیا تو دیوار میں دروازہ ظاہر ہو گیا اور کنگ پاک دروازے سے باہر نکل گیا۔

”چلو۔ تم بھی باہر چلو“...... کنگ پاک کے جانے کے بعد شالاک نے عمران اور اس کے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا تو وہ تینوں خاموشی سے دروازے سے باہر نکل گئے۔ کافی آگے جا کر گیلری کا اختتام سیڑھیوں پر ہوا۔ وہ سیڑھیاں چڑھنے لگے۔ بہت سی سیڑھیاں چڑھنے کے بعد ایک سپاٹ دیوار آ گئی۔ یہاں بھی شالاک نے انگلی کا اشارہ کیا تو دروازہ نمودار ہو گیا۔ وہ دروازے سے باہر نکلے تو انہوں نے خود کو ایک میدان میں پایا۔

”تم آبادی کا ذکر کر رہے تھے مگر یہاں تو کوئی گھر نظر نہیں آ رہا ہے“...... عمران نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے شالاک سے پوچھا۔

”سطح مریخ پر شہاب ثاقب بہت گرتے ہیں جو آبادی کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ اس نقصان سے بچنے کے لئے ہم لوگ پہاڑوں کے اندر یا زمین کے نیچے رہتے ہیں۔ ہم نے سطح مریخ کے نیچے شہر آباد کئے ہوئے ہیں“...... شالاک نے کہا اور اس کے بعد اس نے فضا میں انگلی کا اشارہ کیا تو فوراً ہی ایک باکس ظاہر ہو گیا۔ اس قسم کے باکس کو وہ پہلے بھی دیکھ چکے تھے۔ مریخی مخلوق اس باکس میں بیٹھ کر

سفر کرتی تھی۔

''چلو۔ بیٹھو اس میں''...... شالاک نے ان تینوں سے کہا تو انہوں نے قدم آگے بڑھا دیئے لیکن دوسرے ہی لمحے جیسے بجلی سی کوندی۔ تنویر کی لات حرکت میں آئی اور شالاک کا ہتھیار اس کے ہاتھ سے نکل کر دور جا گرا۔ تنویر کی دوسری لات اس کی گردن پر پڑی اور شالاک اڑ کر دور جا گرا۔ اس نے اٹھنے میں ایک لمحہ بھی نہ لگایا لیکن تنویر اس دوران اس کے سر پر پہنچ چکا تھا۔ تنویر کی لات ایک مرتبہ پھر حرکت میں آئی۔ شالاک نے بچنے کی کوشش کی لیکن وہ بچ نہ سکا۔ تنویر کی لات اس کے سینے پر لگی اور وہ زمین پر گر گیا۔

''بس تنویر۔ اب تم ایک طرف ہٹ جاؤ۔ اس نے ہمیں بہت دھمکایا ہے''...... جولیا نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا تو تنویر نے آواز کی سمت دیکھا تو جولیا شالاک کا ہتھیار اٹھائے کھڑی تھی۔

''تم اس ہتھیار کو استعمال نہیں کر سکتیں''...... شالاک نے جولیا کو ہتھیار اٹھاتے دیکھ کر کہا۔

''میں نے اس کا بٹن محسوس کر لیا ہے اور اب میں اسے دبا رہی ہوں''...... جولیا نے کہا اور پھر اس نے بٹن دبا دیا۔ ایک سرخ رنگ کی شعاع نکل کر شالاک کی طرف بڑھی۔ شالاک نے اچھل کر خود کو بچایا لیکن جولیا اس دوران بٹن دوبارہ دبا چکی تھی اور شالاک کی حرکت کے ساتھ ہی اس کے ہاتھ نے بھی حرکت کی۔ اس مرتبہ

شالاک شعاع سے نہ بچ سکا۔ شعاع اس کی گردن سے ٹکرائی اور اس کی ایک چیخ نکلی اور اس کے ساتھ ہی اسے آگ لگ گئی۔ اسی لمحے ایک باکس تیزی سے ان کے قریب آ کر رکا اور اس کا دروازہ کھلا۔

''ہم سٹار سٹی سے آئے ہیں۔ تمہارے دوست ہیں۔ جلدی سے آ جاؤ''...... ایک مریخی باشندے نے باکس کے دروازے میں سے سر باہر نکال کر ان سے کہا تو عمران اور اس کے ساتھی ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگا اور پھر وہ باکس میں سوار ہو گئے۔ ان کے سوار ہوتے ہی باکس ایک طرف اڑنے لگا۔

''ہمیں افسوس ہے کہ ہم نے آپ کو اس انداز میں بلایا۔ لیکن ہمارے پاس کوئی دوسرا راستہ بھی نہیں تھا''...... کنگ مراٹ نے ان سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس وقت عمران، تنویر اور جولیا سٹارسٹی کے کنگ مراٹ کے آفس میں موجود تھے۔ ان کے علاوہ چند دیگر مریخی باشندے بھی وہاں موجود تھے۔ وہ چند لمحے پہلے ہی یہاں پہنچے تھے۔

''معزز کنگ۔ ہمیں یہاں کیوں لایا گیا ہے''...... عمران نے کنگ مراٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔

''میں آپ کے سوال کا جواب دیتا ہوں۔ مجھے آپ کا نام تو معلوم ہے لیکن آپ کے ساتھیوں کے نام معلوم نہیں ہیں۔ آپ پہلے ان کا تعارف کرا دیں''...... کنگ مراٹ نے عمران سے کہا۔

''یہ میرے ساتھی تنویر اور جولیا ہیں''...... عمران نے اپنے

ساتھیوں کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

''گڈ۔ بہت اچھے نام ہیں۔ اب میں آتا ہوں آپ کے سوال کی طرف۔ عمران صاحب۔ ہم بہت ترقی یافتہ ہیں لیکن بعض معاملات پر ہم بھی مجبور ہو جاتے ہیں۔ بعض باتیں ہمیں سمجھ میں نہیں آتیں۔ ہمارے ہاں ایک بیماری پھیلی ہوئی ہے جس کا علاج ہم تلاش نہیں کر پا رہے۔ اس سلسلے میں، میں نے مریخ کے دیگر ممالک سے بھی مدد مانگی ہے لیکن کوئی بھی اس بیماری کا علاج دریافت نہیں کر سکا۔ ہمارا ملک سٹار سٹی ترقی میں مریخ کے دیگر ممالک سے کچھ آگے ہے۔ ہم نے سپر ٹرانسمیٹ تیار کی ہے جس کے ذریعے ہم زمین تک پہنچ جاتے ہیں۔ چونکہ ہم جینز میں تبدیلی کر لیتے ہیں اس لئے جب زمین پر کسی کو بھیجا جاتا ہے تو وہ زمینی انسانوں کی طرح ہوتا ہے تاکہ زمین پر اس کے ساتھ کوئی مسئلہ نہ ہو''...... کنگ مراٹ نے کہا اور سانس لینے کے لئے رکا۔ چند لمحوں بعد اس نے پھر بولنا شروع کر دیا۔

''اس بیماری کا علاج دریافت کرنے کے لئے ہم نے زمین سے مدد لینے کا سوچا اور پھر چند مریخی باشندوں کو زمین پر بھیج دیا اور ان کی رپورٹ کے نتیجے میں آپ اس وقت مریخ پر موجود ہیں۔ ساتھ ہی میں اس بیماری کے بارے میں بھی آپ کو بتاتا چلوں''...... کنگ مراٹ نے کہا اور پھر اس نے بیماری کے بارے میں بھی بتا دیا جو وہ پہلے کنگ پاک کی زبان سے سن چکے تھے۔

''اس بیماری کے علاج کے لئے آپ کی مدد کوئی سائنس دان کر سکتا ہے جبکہ میں اور میرے ساتھی سیکرٹ ایجنٹ ہیں۔ ہم لوگ سائنس دان نہیں ہیں''...... عمران نے کنگ مراٹ سے کہا تو اس کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

''میں جانتا ہوں کہ آپ سیکرٹ ایجنٹ ہیں لیکن آپ نے سائنس میں بھی ڈاکٹریٹ کی ہے۔ زمین پر شائع ہونے والے سائنسی میگزین میں آپ کے مضمون کی وجہ سے میں نے آپ کو یہاں بلایا ہے''...... کنگ مراٹ نے کہا تو عمران نے ایک طویل سانس لیا۔ کنگ مراٹ کو اس کے بارے میں مکمل معلومات تھیں جبکہ کنگ پاک اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتا تھا اس لئے اس نے کنگ پاک کو چکر دے دیا تھا۔

''آپ کو یہاں بلانے سے پہلے میں نے آپ کے بارے میں مکمل معلومات حاصل کی ہیں۔ اس کے بعد ہی آپ کو بلایا ہے۔ میں جانتا ہوں کہ آپ ایک ہمدرد، غمگسار اور نرم دل انسان ہیں۔ آپ اس مصیبت کی گھڑی میں ہماری مدد ضرور کریں گے''۔ کنگ مراٹ نے عمران کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔

''یہ بیماری صرف آپ کے ملک میں ہے یا مریخ کے دیگر ملکوں میں بھی ہے''...... عمران نے کنگ مراٹ سے پوچھا کیونکہ وہ کنگ پاک کی بات بتا کر ان دوملکوں کی دشمنی بڑھانا نہیں چاہتا تھا۔

''یہ صرف ہمارے ہی سٹی میں ہے اور ہمیں شک ہے کہ یہ

بیماری ہمارے ہاں بلیوسٹی والوں نے پھیلائی ہے۔ ہم تحقیق کر رہے ہیں۔ اگر واقعی یہ بلیوسٹی والوں کا کام ہوا تو پھر ان کا عبرتناک انجام ہوگا''...... کنگ مراٹ نے کہا۔

''اب مجھے کیا کرنا پڑے گا''...... عمران نے کنگ مراٹ سے پوچھا۔

''آپ ہمارے سائنس دانوں کے ساتھ کام کریں اور اس بیماری کا علاج دریافت کرنے کی کوشش کریں''...... کنگ مراٹ نے کہا۔

''میں اس کام کے لئے تیار ہوں۔ لیکن اگر ہم دوا ایجاد کرنے میں ناکام رہے تو پھر آپ ہمارے ساتھ کیا سلوک کریں گے''۔ عمران نے پوچھا۔

''آپ خلوص دل سے ہمارا ساتھ دے رہے ہیں۔ میں یہ بات جانتا ہوں۔ اگر آپ ناکام رہے تو اس میں آپ کا کوئی قصور نہیں ہوگا۔ جس طرح آپ کو یہاں لایا گیا ہے اسی طرح واپس زمین پر بھجوا دیا جائے گا اور اگر آپ کامیاب ہو گئے تو آپ کو اس قدر انعام دیا جائے گا جس کا آپ تصور بھی نہیں کر سکتے''...... کنگ مراٹ نے کہا۔

''میرے لئے یہی بہت بڑا انعام ہوگا کہ میں کسی کے کام آ سکوں۔ آپ بتائیں مجھے کہاں اور کیسے کام کرنا ہے''...... عمران نے کہا۔

''سر لانگ''...... عمران کی بات سن کر کنگ مراٹ نے اپنے سائنس دان کو آواز دی تو وہ یکدم اپنی کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

''یہ ہمارے شعبہ طب کے انچارج سائنس دان سر لانگ ہیں۔ آپ نے ان کی اور ان کے جونیئرز کی مدد کرنی ہے''...... جیسے ہی سائنس دان سر لانگ کرسی سے اٹھ کر کھڑے ہوئے کنگ مراٹ نے ان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ان دونوں نے ایک دوسرے کو سلام کیا اور پھر آگے بڑھ کر مصافحہ بھی کیا۔

''اس دوران میرے ان ساتھیوں کا کیا ہو گا''...... عمران نے کنگ مراٹ کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''یہ چاہیں تو آپ کے ساتھ لیبارٹری میں رہ سکتے ہیں۔ ہمارے ساتھ رہنا چاہیں تو ہمارے ساتھ رہیں۔ اس دوران انہیں مریخ کی سیر کرا دی جائے گی''...... کنگ مراٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ہم عمران کے ساتھ لیبارٹری میں رہیں گے۔ جب عمران کام سے فارغ ہو جائے گا تو پھر ہم تینوں مل کر مریخ کی سیر کریں گے''...... جولیا نے کہا۔

''یہ آپ کی مرضی ہے۔ میں آپ کو کوئی مشورہ نہیں دوں گا''...... کنگ مراٹ نے کہا۔ اس کے بعد اس نے ہوا میں انگلی کے اشارے سے ایک خاکہ تیار کیا۔ یہ خاکہ سٹارسٹی کی خفیہ ایجنسی بی کے چیف شانگ کا تھا۔ خاکہ بن کر فوراً ہی غائب ہو گیا اور چند

لمحوں بعد سپاٹ دیوار میں دروازہ ظاہر ہوا اور اس دروازے سے شانگ اندر داخل ہوا۔ اس نے جھک کر کنگ مراٹ کو سلام کیا۔

''شانگ۔ تمہارے ذمے ایک کام لگایا تھا۔ اس کام کا کیا ہوا''...... کنگ مراٹ نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

''معزز کنگ۔ ہمارے ہاں بلیو سٹی والوں نے ہی بیماری پھیلائی ہے''...... شانگ نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ''...... کنگ مراٹ کے منہ سے بے اختیار نکلا اور اس کے ساتھ ہی اس کے چہرے کا رنگ سیاہ ہو گیا۔ یہ شدید غصے کی علامت تھی۔ کنگ مراٹ کو شدید غصے میں دیکھ کر اس کے آفس میں موجود تمام مریخی باشندے پریشان ہو گئے۔ چند لمحوں تک کنگ مراٹ کا چہرہ سیاہ رہا اور پھر آہستہ آہستہ نارمل ہوتا چلا گیا۔

''شانگ۔ کنگ پاک کو ہم بعد میں دیکھیں گے۔ پہلے تم ہمارے معزز مہمانوں کو بحفاظت سر لانگ کے ساتھ ان کی لیبارٹری تک پہنچا دو۔ لیبارٹری اور معزز مہمانوں کی تمام تر حفاظت کی ذمہ داری تمہاری ہے''...... کنگ مراٹ نے شانگ سے مخاطب ہو کر کہا۔

''آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی معزز کنگ''...... شانگ نے رکوع کے بل جھکتے ہوئے کہا۔

''آپ لوگ سر لانگ کے ساتھ چلے جائیں۔ شانگ آپ کو

لیبارٹری تک پہنچا دے گا''...... کنگ مراٹ نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''آیئے سر''...... شانگ نے عمران سے کہا۔ لہجہ اس کا مؤدبانہ ہی تھا۔ تنویر اور جولیا بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔ شانگ نے انگلی کا اشارہ کر کے دروازہ ظاہر کیا اور پھر وہ شانگ اور سر لانگ کے ہمراہ کنگ مراٹ کے آفس سے باہر آ گئے۔ باہر گیلری تھی۔ وہ گیلری میں چلنے لگے۔ گیلری کا اختتام سیڑھیوں پر ہوا۔ سیڑھیاں چڑھ کر وہ آخری سیڑھی پر پہنچے تو شانگ نے ایک مرتبہ پھر انگلی کے اشارے سے دروازہ ظاہر کیا۔ وہ دروازے سے باہر نکلے تو انہوں نے خود کو ایک میدان میں پایا۔ شانگ نے ایک مرتبہ پھر فضا میں انگلی کا اشارہ کیا تو فوراً ہی ایک باکس نمودار ہو گیا۔ چند لمحوں بعد باکس میں ایک دروازہ نمودار ہوا۔

''سر۔ تشریف رکھیئے''...... شانگ نے نہایت ہی مؤدبانہ لہجے میں عمران اور اس کے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا تو وہ تینوں اور سر لانگ باکس میں سوار ہو گئے۔ باکس میں کار کی طرح نہایت آرام دہ سیٹیں بنی ہوئی تھیں۔ وہ ان سیٹوں پر بیٹھ گئے۔ ان کے قریب ہی شانگ بھی بیٹھ گیا۔ اس کے بعد باکس خود بخود ہوا میں بلند ہو کر ایک طرف اڑنے لگا۔ چند لمحوں کے سفر کے بعد باکس ایک جگہ رک گیا۔ یہ پہاڑی علاقہ تھا اور باکس ایک غار کے دہانے پر رکا تھا۔ باکس کے رکتے ہی باکس کا دروازہ کھل گیا۔ سب سے

پہلے شانگ نیچے اترا۔ پھر سر لانگ نیچے اترے اور اس کے بعد عمران اور اس کے ساتھی۔

غار سے باہر چار مریخی باشندے موجود تھے۔ انہوں نے سر لانگ اور شانگ کو دیکھ کر ادب سے سر جھکا دیئے۔ وہ تمام اس غار میں داخل ہو گئے۔ یہ کافی کشادہ غار تھا۔ غار کی دیواریں سپاٹ تھیں۔ غار میں بھی کچھ مریخی باشندے نظر آ رہے تھے۔ وہ سر لانگ اور شانگ کو دیکھ کر ادب سے سر جھکا لیتے تھے۔ کچھ دیر چلنے کے بعد سر لانگ اور شانگ ایک جگہ رک گئے۔ انہیں رکتا دیکھ کر وہ تینوں بھی رک گئے۔ شانگ نے یہاں بھی انگلی کا اشارہ کیا تو سپاٹ دیوار میں ایک دروازہ ظاہر ہو گیا۔ وہ دروازے میں داخل ہوئے تو نیچے سیڑھیاں جاتی ہوئی دکھائی دیں۔ وہ سیڑھیاں اترنے لگے۔ غار میں اور اس جگہ بھی روشنی تھی لیکن انہیں کوئی بلب یا ٹیوب لائٹ جلتی ہوئی نظر نہیں آ رہی تھی۔ اس بارے میں عمران نے ان سے کوئی سوال کرنا مناسب نہ سمجھا۔

سیڑھیاں اترنے کے بعد گیلری شروع ہو گئی۔ وہ گیلری میں آگے بڑھنے لگے۔ کچھ آگے جا کر سر لانگ ایک جگہ رک گئے۔ انہوں نے سپاٹ دیوار میں انگلی کا اشارہ کیا تو وہاں دروازہ نمودار ہو گیا۔ وہ سب اندر کمرے میں داخل ہو گئے۔ یہ کافی بڑا کمرہ تھا لیکن بالکل خالی تھا۔ فرنیچر نام کی کوئی بھی چیز وہاں موجود نہیں تھی۔ سر لانگ نے انگلی کا اشارہ کیا تو کمرے میں پانچ کرسیاں ظاہر ہو

گئیں۔

''یہ میرا آفس ہے۔ اس سے آگے والے دو کمرے لیبارٹری کے طور پر استعمال ہوتے ہیں۔ گیلری کی دوسری قطار میں دو بیڈ رومز ہیں۔ اوپر سطح پر تو دن رات ہوتے ہیں لیکن نیچے آبادی میں دن رات کا کوئی تصور نہیں۔ چوبیس گھنٹے دن رہتا ہے۔ جب کوئی مریخی باشندہ کام کرتے کرتے تھک جاتا ہے تو پھر اپنے بیڈ روم میں آ کر اسی طرح انگلی کا اشارہ کرتا ہے تو اس کے کمرے میں تاریکی ہو جاتی ہے۔ یہ اس کے لئے رات ہوتی ہے اور وہ سو جاتا ہے۔ تین چار یا پانچ گھنٹوں کے بعد اس کا ذہن فریش ہو جاتا ہے تو وہ خود بخود بیدار ہو جاتا ہے۔ اس کا دن پھر شروع ہو جاتا ہے اور وہ دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہو جاتا ہے''..... سر لانگ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''آپ لوگوں کا کھانا پینا کیسے ہوتا ہے''..... جولیا نے سر لانگ سے پوچھا۔

''ہمارے کسان فصلیں اگاتے ہیں۔ ان فصلوں اور پھولوں کو ہمارے سائنس دان کیپسولوں میں بند کر دیتے ہیں۔ یہ کیپسول ہمارے بازاروں میں دستیاب ہوتے ہیں اور ہم اپنی ضرورت کے مطابق اپنی خوراک خریدتے ہیں اور استعمال کرتے ہیں۔ ہمارے جسم کو جتنی کیلوریز کی ضرورت ہوتی ہے ہم اتنی ہی کیلوریز کے کیپسول کھاتے ہیں''..... سر لانگ نے کہا۔

''یہاں چائے اور ٹھنڈے مشروبات نہیں ہوتے''..... عمران نے پوچھا کیونکہ اسے اس وقت چائے کی طلب محسوس ہو رہی تھی۔

''چائے اور ٹھنڈے مشروبات۔ کیا مطلب۔ میں آپ کی بات سمجھ نہیں سکا''..... سر لانگ نے کہا۔

''ہم اپنی پیاس بجھانے کے لئے پانی پیتے ہیں اور اسی طرح چائے اور ٹھنڈے مشروبات بھی استعمال کرتے ہیں''..... عمران نے سر لانگ سے کہا۔

''بہت عرصہ پہلے کچھ چیزیں پینے کے لئے استعمال ہوتی تھیں۔ ان پر تحقیقات ہوئیں تو پتہ چلا کہ وہ مضر صحت ہیں لہٰذا ان تمام چیزوں پر پابندی لگا دی گئی۔ اب پینے کے لئے ہم صرف تازہ اور ٹھنڈا پانی استعمال کرتے ہیں جو صحت کے لئے بہت مفید ہے''..... سر لانگ نے عمران کی بات کا جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ہمارے کھانے پینے، گھومنے پھرنے کا کیا انتظام ہو گا''۔ تنویر نے پوچھا۔

''کھانے کے لئے آپ کو کیپسول دیئے جائیں گے۔ پینے کے لئے بوتلوں میں پانی موجود ہے۔ گھومنے پھرنے کے لئے بازار بھی موجود ہیں۔ آپ ہمارے ایک آدمی کے ساتھ بازار جا سکتے ہیں لیکن بہتر یہی ہے کہ آپ باہر نہ جائیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ بلیوسٹی والے آپ کو دوبارہ اغوا کر لیں''..... سر لانگ کی بجائے اس مرتبہ شانگ نے ان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جب ہم لوگ کسی ایک جگہ کام کرتے کرتے اکتا جاتے ہیں تو پھر ذہن کو فریش کرنے کے لئے گھومتے پھرتے ہیں۔ اگر ہم ایسا نہ کریں تو ہم کام بھی نہیں کر سکتے اس لئے ہمارا گھومنا پھرنا بہت ضروری ہے"...... تنویر نے کہا۔

"میں آپ کو گھومنے پھرنے سے منع نہیں کر رہا۔ صرف ایک خدشے کا اظہار کر رہا ہوں۔ آپ اپنی مرضی کے مالک ہیں۔ جہاں چاہیں گھومیں پھریں"...... شانگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر ہم کہیں جانا چاہیں تو اس کے لئے ہمیں کیا کرنا ہو گا"...... عمران نے شانک سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں آپ تینوں کو ایک ایک انجکشن لگا دیتا ہوں اور ایک ٹرانسمیٹ آپ کے لئے مخصوص کر دیتا ہوں۔ اس کے بعد آپ بالکل ہماری طرح کام کرسکیں گے۔ یعنی آپ فضا میں انگلی کا اشارہ کریں گے اور دل میں ٹرانسمیٹ طلب کریں گے تو فوراً آپ کی ٹرانسمیٹ آپ کے پاس آ جائے گی۔ جب آپ اس میں بیٹھ جائیں گے تو آپ جہاں کا سوچیں گے ٹرانسمیٹ آپ کو وہاں پہنچا دے گی۔ اس کے علاوہ جب آپ کو کسی کمرے یا عمارت میں داخل ہونا ہو گا تو جب آپ اس کے دروازے تک پہنچیں گے تو آپ کے ذہن میں خودبخود یہ خیال آ جائے گا کہ اس جگہ پر دروازہ ہے۔ وہاں رک کر آپ انگلی کا اشارہ کریں گے تو دروازہ ظاہر ہو جائے گا۔ آپ اپنے مطلوبہ کمرے یا عمارت میں داخل ہو

جائیں گے اور آپ کے پیچھے دروازہ بند ہو جائے گا"...... سر لانگ نے انہیں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ ہمیں انجکشن لگائیں اور جلدی سے ہمارے کھانے پینے کا انتظام بھی کریں۔ ہمیں سخت بھوک لگی ہوئی ہے۔ جب سے ہم مریخ پر آئے ہیں ہم نے کچھ نہیں کھایا اور نہ ہی آپ لوگوں نے ہم سے پوچھا ہے۔ آپ اچھے مہمان نواز ہیں"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو سر لانگ کے چہرے پر شرمندگی کے تاثرات پھیل گئے۔

"سوری۔ دراصل ہم کوئی بھی چیز ایسے ہی نہیں کھاتے پیتے۔ اب میں آپ کو انجکشن لگاتا ہوں اور ساتھ ہی آپ کو ایک چھوٹی سی مشین بھی دیتا ہوں۔ یہ ہر وقت آپ کی جیب میں رہے گی۔ جیسے ہی آپ کو بھوک محسوس ہو گی یہ مشین بتائے گی کہ آپ کو کتنی کیلوریز کی ضرورت ہے۔ اس کے مطابق آپ کیپسول کھائیں گے"...... سر لانگ نے شرمندہ سے لہجے میں اور پھر اس نے انجکشن تیار کر کے ان تینوں کو لگا دیئے۔ اس کے بعد اس نے ماچس کی ڈبیہ کے برابر ایک ایک مشین بھی انہیں دے دی اور یہ بھی بتا دیا کہ ہاتھ کی حرارت سے اس مشین کی سکرین پر بھوک کے مطابق کیلوریز کی تعداد ظاہر ہو جاتی ہے۔

"اب آپ اپنی اپنی مشین دیکھیں۔ میں اس کے مطابق آپ کو کیپسول دے دیتا ہوں"...... سر لانگ نے عمران سے مخاطب ہو کر

کہا تو ان تینوں نے ہاتھوں میں پکڑی ہوئی اپنی اپنی مشینوں کو دیکھا تو واقعی ان پر کیلوریز کی تعداد درج تھی۔ سر لانگ نے وہ تعداد دیکھ کر انہیں کیپسول دیئے۔ جیسے ہی انہوں نے وہ کیپسول کھائے ان کی بھوک مٹ گئی اور انہیں اپنے اندر توانائی محسوس ہوئی۔

''مسٹر شانگ۔ اگر ہم باہر جائیں تو بلیوسٹی والوں سے ہمارا سامنا ہو سکتا ہے''...... عمران نے شانگ سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''جی ہاں۔ ان سے آپ کا سامنا ہو سکتا ہے اور وہ لوگ آپ کو اغوا کرنے کی کوشش کر سکتے ہیں''...... شانگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ہم سیکرٹ ایجنٹ ہیں اور سیکرٹ ایجنٹ کے لئے ہتھیار بہت ضروری ہوتا ہے۔ میری ساتھی جولیا نے ایک ہتھیار حاصل کر لیا تھا جو آپ نے لے لیا۔ اب ہماری خواہش ہے کہ آپ ہمیں ایک ایک ہتھیار دے دیں تاکہ اگر ہمارا سامنا بلیوسٹی والوں سے ہو جائے تو ہم ان کا مقابلہ کر سکیں''...... عمران نے کہا۔

''میں آپ کی یہ خواہش معزز کنگ تک پہنچا دوں گا۔ اگر انہوں نے اجازت دے دی تو پھر جیسے ہی آپ باہر جانے لگیں گے آپ کو ہتھیار فراہم کر دیئے جائیں گے''...... شانگ نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ آپ ہماری یہ خواہش اور ڈیمانڈ کنگ مراٹ تک

ضرور پہنچا دیں''...... عمران نے کہا۔

''جی بہتر۔ اب آپ لوگ اپنا کام کریں۔ اگر مجھ سے بہت ضروری بات کرنا ہو تو ذہن میں میرا تصور لا کر فضا میں میرا خاکہ بنائیں۔ اگر میں فارغ ہوا تو فوری طور پر حاضر ہو جاؤں گا اور اگر مصروف ہوا تو فراغت پاتے ہی حاضر ہو جاؤں گا''...... شانگ نے عمران سے کہا اور پھر اس نے سر لانگ، عمران اور تنویر سے مصافحہ کیا۔ اس نے جولیا کی طرف بھی ہاتھ بڑھایا مگر جولیا نے اس سے مصافحہ نہ کیا۔

''سوری۔ پاکیشیائی خواتین غیر مردوں سے ہاتھ نہیں ملاتیں''۔ جولیا نے معذرت کرتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ کوئی بات نہیں۔ سوری''...... شانگ نے اخلاقاً مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ وہاں سے چلا گیا۔

''میرے خیال میں اب ہمیں کام کی طرف متوجہ ہونا چاہئے''۔ شانگ کے جانے کے بعد عمران نے سر لانگ سے مخاطب ہو کر کہا۔

''جی ہاں۔ آیئے۔ میں آپ کو تجربہ گاہ لئے چلتا ہوں اور بتاتا ہوں کہ اس مقصد کے لئے ہم نے اب تک کیا کیا ہے''...... مریخی سائنس دان سر لانگ نے عمران سے کہا اور پھر وہ چاروں سر لانگ کے آفس سے نکل کر مریخی تجربہ گاہ میں آ گئے۔ وہاں تک آنے میں انہوں نے وہی طریقہ کار اختیار کیا تھا جس کے مطابق وہ ایک

جگہ سے دوسری جگہ جاتے تھے۔ تجربہ گاہ میں سر لانگ کے چار جونیئرز موجود تھے۔ سر لانگ نے ان سے عمران اور اس کے ساتھیوں کا تعارف کرایا۔

''آپ انہیں میرا جونیئر کہہ کر مخاطب کر سکتے ہیں۔ یہ جونیئر نمبر ون، یہ نمبر ٹو، یہ جونیئر نمبر تھری اور یہ جونیئر نمبر فور ہے''..... سر لانگ نے عمران اور اس کے ساتھیوں سے کہا تو انہوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

''آیئے۔ اب میں آپ کو بتاتا ہوں کہ ہم نے اب تک کیا کیا ہے''..... تعارف مکمل ہونے کے بعد سر لانگ نے ان مشینوں کی طرف بڑھتے ہوئے کہا جو میزوں پر رکھی ہوئی تھیں۔ عمران بھی ان کے ساتھ آگے بڑھا۔ اسی لمحے ایک دیوار میں دروازہ نمودار ہوا اور پانچ مریخی باشندے اندر داخل ہوئے۔ ان کے ہاتھ میں وہی چھوٹے سے ریوالور نما ہتھیار نظر آ رہے تھے۔ سر لانگ انہیں دیکھ کر چونک پڑے۔

''کون ہو تم اور اندر کیسے آ گئے''..... انہیں دیکھ کر سر لانگ نے غصیلے لہجے میں کہا لیکن انہوں نے سر لانگ کی بات کا کوئی جواب نہ دیا اور اپنے ریوالوروں کا رخ سر لانگ کی طرف کر دیا۔ پھر ایک ریوالور سے سرخ شعاع نکلی لیکن اس سے پہلے کہ وہ شعاع سر لانگ تک پہنچتی ان کا ایک جونیئر بجلی کی سی تیزی سے ان کے سامنے آ گیا۔ شعاع اس جونیئر سے ٹکرائی اور اس کے منہ سے چیخ

نکل گئی۔ دوسرے جونیئر نے سر لانگ کو ایک مشین پر دھکا دے دیا۔ سر لانگ مشین سے ٹکرائے اور ٹکراتے ہی غائب ہو گئے۔ آنے والوں نے قہر آلود نظروں سے ان کے جونیئرز کی طرف دیکھا اور ان پر شعاعیں پھینکنے لگے۔ تینوں جونیئرز شعاعوں کی لپیٹ میں آ گئے اور انہیں آگ لگ گئی۔

یہ سب کچھ اتنی جلدی ہو گیا کہ عمران اور اس کے ساتھی ان کی کچھ مدد نہ کر سکے۔ ان کے دیکھتے ہی دیکھتے وہ سب ختم ہو گئے اور ان کے ختم ہونے کے بعد آنے والوں نے اپنے وہ ریوالور جیب میں رکھے اور دوسرے ریوالور نکال لئے۔ ان پانچوں نے اپنے ان ریوالوروں کا رخ عمران، تنویر اور جولیا کی طرف کر دیا۔ ان ریوالوروں سے نیلے رنگ کی شعاعیں نکلیں۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے ان شعاعوں سے بچنے کی بہت کوشش کی لیکن شعاعیں مسلسل نکل رہی تھیں۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے جیسے ہی جمپ لگائے شعاعوں کا رخ ان کی طرف ہو گیا اور پھر چند ہی لمحوں بعد وہ تینوں بے ہوش ہو کر گرتے چلے گئے۔

بلیوسٹی کا کنگ پاک بہت غصے میں تھا .کیونکہ شالاک کی موت سے اسے بے حد صدمہ پہنچا تھا۔ وہ اس وقت اپنے آفس میں موجود تھا۔ آفس میں اس کے علاوہ چند دیگر لوگ بھی تھے۔ کنگ پاک نے فضا میں انگلی کا اشارہ کر کے ایک خاکہ بنایا تو کنگ پاک کے آفس کی دیوار میں دروازہ نمودار ہو گیا اور جس کا خاکہ بنا تھا وہ شخص اندر داخل ہوا۔ اندر داخل ہوتے ہی اس نے رکوع کے بل جھک کر کنگ پاک کو سلام کیا۔

''برماگ۔ ہم تمہیں زیڈ ایجنسی کا چیف بنا رہے ہیں''...... کنگ پاک نے آنے والے مریخی باشندے سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یہ میری خوش قسمتی ہے معزز کنگ''...... برماگ نے مؤدبانہ لہجے میں کنگ پاک کے سامنے رکوع کے بل جھکتے ہوئے کہا مگر اس بار اس کا جھکاؤ مزید بڑھ گیا تھا۔

''شالاک ہلاک ہو چکا ہے اس لئے ہم تمہیں زیڈ ایجنسی کا چیف بنا رہے ہیں''...... کنگ پاک نے کہا۔

''چیف شالاک ہلاک ہو چکے ہیں۔ کیسے''...... برماگ نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''سٹار سٹی والوں نے تین زمینی باشندوں کو اغوا کیا ہے۔ ہم نے ان زمینی باشندوں کو ان سے چھین لیا کیونکہ اگر وہ سٹار سٹی والوں کے پاس رہتے تو یہ ہمارے مفاد کے خلاف تھا۔ شالاک انہیں سر اناک کی لیبارٹری میں لے جا رہا تھا کہ انہوں نے شالاک کو ہلاک کر دیا۔ پھر سٹار سٹی والے اپنی ٹرانسمیٹ میں وہاں پہنچے اور وہ ان کے ساتھ فرار ہو گئے''...... کنگ پاک نے مختصر طور پر برماگ کو تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ زمینی باشندے بہت خطرناک ہیں''...... برماگ نے چونکتے ہوئے کہا۔

''وہ زیادہ خطرناک ہیں یا کم خطرناک۔ ہمیں وہ ہر حال میں چاہئیں۔ ہم نے ان کے دماغوں پر تجربات کرنے ہیں۔ ان تجربات سے ہم بہت سا علم حاصل کر سکتے ہیں''...... کنگ پاک نے کہا۔

''آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی معزز کنگ اور جلد ہی زمینی باشندے آپ کے سامنے حاضر ہوں گے''...... برماگ نے ایک مرتبہ پھر کنگ پاک کے سامنے رکوع کے بل جھکتے ہوئے کہا۔

”تم ابھی شالاک کا آفس سنبھالو۔ اس کے آفس سے تمہیں تمام تفصیلات مل جائیں گی۔ ان تفصیلات کو پڑھنے کے بعد تم اپنی منصوبہ بندی کر سکتے ہو۔ سٹارسٹی میں زیڈ ایجنسی کا ایجنٹ گوگوگ بھی موجود ہے۔ تم اس کی مدد بھی حاصل کر سکتے ہو“...... کنگ پاک نے برماگ سے کہا تو اس نے دوبارہ سر جھکایا اور پھر وہ واپس مڑا۔ انگلی کے اشارے سے اس نے دروازہ ظاہر کیا اور پھر کنگ پاک کے آفس سے باہر آ گیا۔ باہر بہت بڑی گیلری تھی۔ اس گیلری میں ایک کمرہ شالاک کا آفس تھا جو اب اس کا آفس بن چکا تھا۔ وہ اس کمرے کے سامنے رکا اور اس نے انگلی کا اشارہ کیا تو دروازہ ظاہر ہو گیا اور پھر وہ اندر داخل ہو گیا۔ اندر دو میزوں پر چند مشینیں رکھی ہوئی تھیں اور دو باشندے ان مشینوں پر کام کرنے میں مصروف تھے۔ انہوں نے برماگ کو دیکھا تو اسے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

”زمینی باشندوں کے متعلق جو رپورٹس ہیں وہ مجھے دکھاؤ“۔ برماگ نے تحکمانہ لہجے میں ان سے کہا تو ایک مریخی باشندے نے ایک مشین کے چند بٹن پریس کر دیئے تو اس مشین کی سکرین روشن ہو گئی۔

”سر۔ یہ رپورٹ ہے۔ آپ پڑھ سکتے ہیں“...... ایک باشندے نے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو برماگ اس مشین کے سامنے کرسی پر آ کر بیٹھ گیا اور پھر رپورٹ پڑھنے لگا۔ اس رپورٹ میں تمام حالات

و واقعات تفصیل کے ساتھ موجود تھے۔ رپورٹ پڑھنے کے بعد برماگ نے طویل سانس لیا۔ پھر اس نے فضا میں انگلی کا اشارہ کر کے ایک خاکہ بنایا تو چند لمحوں بعد اس کے آفس میں ایک مریخی باشندہ آ گیا۔ یہ گوگوگ تھا جو سٹارسٹی میں رہتا تھا اور بلیوسٹی والوں کے لئے کام کرتا تھا۔

”گوگوگ۔ تمہیں معلوم ہو چکا ہو گا کہ زیڈ ایجنسی کا چیف اب میں ہوں“...... برماگ نے کہا۔

”یس سر۔ زیڈ ایجنسی کے تمام کارکنوں کو یہ اطلاع کر دی گئی ہے“...... گوگوگ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”زمینی باشندے اس وقت کہاں ہیں“...... برماگ نے پوچھا۔

”وہ اس وقت سائنس دان سر لانگ کی لیبارٹری میں موجود ہیں“...... گوگوگ کے جواب دیا۔

”کیا تمہیں معلوم ہے کہ سر لانگ کی لیبارٹری کہاں ہے“۔ برماگ نے پوچھا۔

”یس سر۔ سر لانگ کی لیبارٹری ٹرائی اینگل پہاڑوں میں ہے“۔ گوگوگ نے کہا۔

”او کے۔ اب تم جا سکتے ہو۔ جب مجھے تمہاری ضرورت محسوس ہوئی میں تمہیں دوبارہ بلا لوں گا“...... برماگ نے کہا تو گوگوگ نے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا اور پھر وہاں سے چلا گیا۔

”کیا نام ہے تمہارا“...... گوگوگ کے جانے کے بعد برماگ

نے مشین پر جھکے ہوئے ایک باشندے سے کہا۔

''سر۔ میرا نام شرواگ ہے اور یہ برواگ ہے۔ ہم دونوں بھائی ہیں''...... ایک باشندے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تم ایجنسی کے چھ کارکنوں کو بلاؤ۔ ہم نے مشن پر جانا ہے''۔ برماگ نے کہا۔

''یس سر۔ میں ابھی چھ کارکن بلا لیتا ہوں''...... شرواگ نے کہا اور پھر اس نے فضا میں چھ خاکے بنائے۔ کچھ ہی دیر میں زیڈ ایجنسی کے چھ ایجنٹ اس کے آفس میں موجود تھے۔ برماگ غور سے انہیں دیکھنے لگا۔

''ہم نے سٹارسٹی کے سائنس دان سر لانگ کی لیبارٹری پر حملہ کرنا ہے۔ وہاں تین زمینی باشندے موجود ہیں۔ ہم نے انہیں بے ہوش کر کے اغوا کرنا ہے''...... برماگ نے ان چھ افراد سے مخاطب ہو کر کہا۔

''اوکے سر۔ ہم تیار ہیں''...... ان چھ افراد نے بیک آواز جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تمہارے ہتھیار تمہارے پاس موجود ہیں''...... برماگ نے ان چھ افراد کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''یس سر۔ ہم ہر وقت مسلح رہتے ہیں''...... ان میں سے ایک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''گڈ۔ اب آؤ میرے ساتھ۔ ہم نے مزید دیر نہیں کرنی۔ ہم

نے دیر کی تو معزز کنگ ہم سے ناراض ہوں گے''...... برماگ نے کہا اور پھر وہ سب اس آفس سے نکل کر گیلری میں پہنچے اور وہاں سے وہ اوپر سطح مریخ پر پہنچ گئے۔ برماگ نے انگلی کا اشارہ کیا تو ایک باکس فوراً ہی ظاہر ہو گیا اور پھر وہ تمام اس باکس میں بیٹھ گئے اور باکس ٹرائی اینگل پہاڑوں کی طرف پرواز کرنے لگا۔

ٹرائی اینگل پہاڑوں میں کچھ فاصلے پر پہنچ کر برماگ نے اپنی ٹرانسمیٹ روک لی۔ وہ سب باکس سے نیچے اتر آئے اور پھر وہ تیز تیز قدموں سے چلتے ہوئے ایک پہاڑ کی چوٹی پر پہنچ گئے۔ برماگ نے اپنی جیب میں سے ایک چشمہ نکال کر آنکھوں پر لگا لیا۔ وہ اس چشمے سے چاروں طرف دیکھنے لگا۔ کچھ دیر بعد اس نے چشمہ آنکھوں سے اتار کر جیب میں رکھ لیا اور پھر اس نے جیب سے اپنا ریوالور نما ہتھیار نکال لیا۔ اسے ہتھیار نکالتے دیکھ کر اس کے ساتھیوں نے بھی اپنے اپنے ہتھیار نکال لئے۔ اس کے بعد وہ نہایت ہی احتیاط سے آگے بڑھنے لگے۔ چندلمحوں بعد وہ ایک غار کے دہانے کے قریب پہنچ چکے تھے۔ غار میں انہیں چند افراد نظر آ رہے تھے۔ برماگ نے اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھ کر اشارہ کیا تو اس کے ساتھیوں نے ہتھیاروں کا رخ ان کی طرف کیا۔ ان کے

ریوالور نما ہتھیاروں سے سرخ شعاعیں نکلیں اور وہاں موجود تمام افراد کے جسموں کو آگ لگ گئی اور ان کی چیخیں بلند ہونے لگیں۔ انہیں آگ میں جلتا دیکھ کر وہ آگے بڑھے۔ غار کے دہانے کے قریب پہنچ کر برماگ رک گیا۔ اس نے ایک مرتبہ پھر چشمہ نکال کر آنکھوں سے لگایا اور غور سے اردگرد کا جائزہ لینے لگا۔

اسی لمحے غار سے چند افراد باہر نکلے اور انہوں نے برماگ کے ساتھیوں پر حملہ کر دیا۔ اس کے دو ساتھی شعاعوں کی زد میں آ گئے جبکہ باقیوں نے اچھل کر اپنی جانیں بچائیں اور جوابی فائر بھی کئے۔ برماگ بھی فوراً زمین پر لیٹ گیا تھا۔ کچھ دیر تک وہ ایک دوسرے پر شعاعوں سے حملہ کرتے رہے اور پھر برماگ کے مخالف ختم ہو گئے۔ وہ سب اٹھ کھڑے ہوئے اور برماگ دوبارہ غور سے غار کے دہانے کی طرف دیکھنے لگا۔

پھر چند لمحوں بعد اس نے جیب سے ایک اور ہتھیار نکال لیا۔ اس کی شکل بھی ریوالور سے ملتی جلتی تھی۔ یہ سائز میں کچھ بڑا تھا۔ اس نے اس ہتھیار کا رخ ایک پتھر کی طرف کیا۔ اس ریوالور سے سبز رنگ کی شعاع نکلی جو پتھر سے ٹکرائی اور پتھر کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے اور اس میں سے چنگاریاں نکلنے لگیں۔ چند لمحوں بعد چنگاریاں نکلنا بند ہو گئیں۔

”لیبارٹری کا حفاظتی نظام تباہ ہو گیا ہے۔ آؤ اب اندر چلیں“۔ برماگ نے باقی بچ جانے والے اپنے چار ساتھیوں سے کہا اور پھر

وہ غار کے اندر داخل ہو گئے۔ وہ بہت احتیاط سے غار میں چل رہے تھے۔ چند گز چلنے کے بعد برماگ ایک جگہ رک گیا۔ اس نے انگلی کا اشارہ کیا تو وہاں ایک دروازہ نمودار ہو گیا۔ وہ اپنے ساتھیوں سمیت اس دروازے میں داخل ہو گیا۔ اندر داخل ہو کر برماگ نے دیکھا کہ سر لانگ اور ان کے چار جونیئرز کے ساتھ تین زمینی باشندے بھی وہاں موجود تھے۔ برماگ اور اس کے ساتھیوں نے اپنے ہتھیاروں کا رخ ان کی طرف کر دیا۔ سر لانگ انہیں دیکھ کر چونک پڑے۔

''کون ہو تم اور اندر کیسے آ گئے''...... سر لانگ نے غصیلے لہجے میں کہا مگر برماگ نے سر لانگ کی بات کا جواب دینے کی بجائے شعاع ان پر فائر کر دی۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ شعاع کی زد میں آتے ان کا ایک جونیئر بجلی کی سی تیزی سے ان کے سامنے آ گیا۔ شعاع اس سے ٹکرائی اور اسے آگ لگ گئی جبکہ دوسرے جونیئر نے سر لانگ کو ایک مشین پر دھکا دے دیا۔ سر لانگ مشین سے ٹکرائے اور فوراً ہی غائب ہو گئے۔ برماگ اور اس کے ساتھیوں نے قہر آلود نظروں سے سر لانگ کے تینوں بچ جانے والے جونیئرز کی طرف دیکھا اور ان پر شعاعیں فائر کر دیں۔ وہ تینوں ہی شعاعوں کی زد میں آ گئے اور انہیں آگ لگ گئی۔

چند ہی لمحوں میں وہ سب ختم ہو گئے۔ زمینی باشندے حیرت سے بت بنے کھڑے تھے۔ برماگ اور اس کے ساتھیوں نے اپنے

وہ ریوالور جیب میں رکھ کر دوسرے ریوالور نکال لئے۔ اب جو ریوالور انہوں نے نکالے تھے ان میں سے جو شعاعیں نکلتی تھیں وہ جانداروں کو بے ہوش کر دیتی تھیں۔ انہوں نے ان ریوالور کی شعاعیں ان پر فائر کیں۔ زمینی باشندوں نے بچنے کی بہت کوشش کی۔ ان کے جمپ بہت ہائی اور انتہائی تیز تھے۔ ان کے جمپ کے ساتھ ساتھ برماگ اور اس کے ساتھیوں کے ریوالوروں کے رخ بھی بدلتے گئے اور زمینی باشندے ان شعاعوں کی زد میں آتے ہی بے ہوش ہو کر گر پڑے۔

''جلدی کرو۔ انہیں اٹھا کر لے چلو''...... برماگ نے اپنے ساتھیوں کو حکم دیتے ہوئے کہا تو اس کے تین ساتھیوں نے عمران، تنویر اور جولیا کو کندھوں پر اٹھا لیا۔ پھر چند لمحوں بعد وہ لیبارٹری سے باہر آ چکے تھے۔ اس دوران ان کا باکس غائب ہو چکا تھا۔ برماگ نے ہوا میں انگلی سے اشارہ کیا تو فوراً ہی اس کا باکس نمودار ہو گیا۔ باکس کا دروازہ کھلا تو اس کے ساتھیوں نے عمران، تنویر اور جولیا کو اس باکس میں ڈال دیا۔ اب باکس میں صرف دو افراد کے بیٹھنے کی گنجائش تھی۔

''ایک ساتھی میرے ساتھ آئے اور باقی دوسری ٹرانسمیٹ میں آ جائیں''...... برماگ نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور پھر وہ باکس میں سوار ہو گیا۔ اس کے ساتھ ایک مریخی باشندہ بیٹھ گیا اور اگلے ہی لمحے باکس تیزی سے بلیوسٹی کی جانب محو پرواز تھا۔

"تم نے اپنے فرائض میں غفلت برتی ہے شانگ۔ تمہیں اس کی سزا ملے گی"...... کنگ مراٹ نے غصیلے لہجے میں کہا۔ شانگ نے کنگ مراٹ کے سامنے سر جھکایا ہوا تھا۔ کنگ مراٹ کو غصے کی حالت میں دیکھ کر شانگ کانپنے لگا۔

"مجھے صرف ایک موقع دیجئے معزز کنگ۔ میں زمینی باشندوں کو بلیوسٹی والوں سے واپس لے آؤں گا"...... شانگ نے بدستور سر جھکائے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ کپکپا رہا تھا۔

"ہمارے چار قیمتی سائنس دان ہلاک ہو گئے ہیں۔ اس کے علاوہ ایجنسی کے کئی رکن بھی مارے گئے ہیں۔ ان سب کی موت کی ذمہ داری تم پر ہے"...... کنگ مراٹ نے بدستور غصیلے لہجے میں کہا۔

"مجھے بہت افسوس ہے معزز کنگ۔ میں انتظامات سے مطمئن تھا۔ بلیوسٹی والوں نے ہمارے چار معزز سائنس دان ہلاک کئے

ہیں تو میں ان کے دس سائنس دان ہلاک کروں گا۔ ہماری بی ایجنسی کے نو کارکن مارے گئے ہیں تو میں ان کی زیڈ ایجنسی کے بیس کارکن ہلاک کر دوں گا۔ آپ مجھے صرف ایک موقع دیں"۔ شانگ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ہم تمہیں ایک موقع دے دیتے ہیں۔ جو کچھ تم نے کہا ہے اسے پورا کرنا تمہارا فرض ہے۔ اگر تم ایسا نہ کر سکے تو میں اپنے ہاتھوں سے تمہیں موت کے گھاٹ اتار دوں گا"...... کنگ مراٹ نے اس مرتبہ نسبتاً نرم لہجے میں کہا۔

"معزز کنگ۔ اب آپ کو شکایت نہیں ہو گی"...... شانگ نے رکوع کے بل جھکتے ہوئے کہا۔

"اب تم جا سکتے ہو۔ لیکن جلد ہی ہمیں رپورٹ کرو"...... کنگ مراٹ نے کہا تو شانگ الٹے قدموں واپس مڑا اور کنگ مراٹ کے آفس سے نکل کر اپنے آفس میں آ گیا۔ اس کے آفس میں دو میزوں پر چند چھوٹی بڑی مشینیں رکھی ہوئی تھیں اور ان مشینوں کو تین مریخی باشندے آپریٹ کر رہے تھے۔

شانگ اپنے آفس میں داخل ہوا تو ان تینوں نے ادب سے اسے سلام کیا۔ اس نے ان کی طرف کوئی توجہ نہ دی اور انگلی کا اشارہ کر کے ایک کرسی ظاہر کی اور اس پر بیٹھ گیا۔ کرسی پر بیٹھنے کے بعد اس نے ہوا میں ایک خاکہ کھینچا تو چند لمحوں بعد اس کے آفس کی دیوار میں دروازہ نمودار ہوا اور ایک مریخی باشندہ اندر داخل

ہوا۔ یہ زیڈ ایجنسی میں ان کا مخبر تھا۔ اندر داخل ہوتے ہی اس نے نہایت مؤدبانہ انداز میں شانگ کو سلام کیا جبکہ شانگ نے اسے غصے سے دیکھا۔

''یہ ہے تمہاری کارکردگی۔ تم نے اطلاع نہیں دی کہ زیڈ ایجنسی والے سٹارسٹی پر آپریشن کرنے آ رہے ہیں''...... شانگ نے انتہائی غصیلے لہجے میں آنے والے سے کہا۔ شانگ کو غصے میں دیکھ کر آنے والا پریشان ہوگیا۔

''سر۔ میں دوسری طرف تھا اس لئے مجھے ان کے مشن کا علم نہ ہو سکا''...... آنے والے نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ٹوکانگ۔ یہ تمہاری ذمہ داری تھی اور تم نے اپنی ذمہ داری پوری نہیں کی جس کی وجہ سے ہمارے چار معزز سائنس دان اور کئی کارکن ہلاک ہو گئے ہیں اور ہمارے معزز مہمان بھی اغوا ہو گئے ہیں۔ اب تمہیں اس غفلت کی سزا ملے گی''...... شانگ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''سر۔ مجھے معاف کر دیں۔ میں واقعی اس وقت دوسری جگہ تھا ورنہ یہ غفلت کبھی نہ ہوتی''...... ٹوکانگ نے التجائیہ لہجے میں کہا تو شانگ خاموش ہو کر اسے گھورنے لگا۔

''بلیوسٹی والوں نے زمینی باشندوں کو کہاں رکھا ہے''...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد شانگ نے ٹوکانگ سے پوچھا۔

''سر اناک کی لیبارٹری میں۔ وہ زمینی باشندوں کے دماغ نکال

کر ان پر تجربات کرنا چاہتے ہیں''...... ٹوکانگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''سر اناک کی لیبارٹری میں ان کے کتنے اسسٹنٹ ہیں''۔ شانگ نے پوچھا۔

''چھ جونیئرز ان کے ساتھ اس لیبارٹری میں کام کرتے ہیں''۔ ٹوکانگ نے کہا۔

''ہونہہ۔ ان کے پاس تو ابھی جینز چینج سسٹم نہیں ہے اس لئے سر اناک مشین سے چھو کر غائب نہیں ہو سکتے''...... شانگ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ شانگ کی یہ بات ٹوکانگ نہ سن سکا۔

''جی سر۔ کیا فرمایا آپ نے''...... ٹوکانگ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''برماگ نے سر لانگ پر بھی شعاع فائر کی تھی لیکن وہ جینز میں تبدیلی والی مشین سے ٹکرا کر ایک چھوٹے سے کیڑے میں تبدیل ہو گئے جس کی وجہ سے وہ ان کی نظروں سے تو غائب ہو گئے لیکن دراصل وہ میز کے نیچے چھپ گئے تھے۔ جب بعد میں وہ چلے گئے تو وہ میز کے نیچے سے نکلے اور دوبارہ اپنی اصل حالت میں آ گئے۔ ہم نے اس حملے کا بدلہ لینا ہے۔ سر اناک اپنے جینز تبدیل نہیں کر سکتا اس لئے وہ ہماری نظروں سے اوجھل نہیں ہو سکے گا۔ ہم نے اسے ہلاک کر کے معزز کنگ مراٹ کے سامنے سرخرو ہونا ہے''۔ شانگ نے ٹوکانگ سے کہا تو اس نے ایسے سر ہلایا جیسے بات اس

کی سمجھ میں آ گئی ہو۔

''سر۔ ہم نے مشن پر کب روانہ ہونا ہے''...... ٹوکانگ نے پوچھا۔

''ہم تو مشن پر جائیں گے لیکن تم ہمارے ساتھ نہیں جا سکو گے''...... شانگ نے کہا۔

''وہ۔ وہ کیوں سر''...... ٹوکانگ نے ہکلاتے ہوئے کہا تو شانگ کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

''تمہاری جگہ اب میں تین ایجنٹ بلیوسٹی میں تعینات کروں گا''...... شانگ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''مم۔مم۔ میرا۔ کک۔ کیا ہوگا سر''...... ٹوکانگ نے بری طرح ہکلاتے ہوئے کہا تو شانگ نے اس کے سوال کا جواب دینے کی بجائے جیب سے اپنا ریوالور نکال لیا۔ ٹوکانگ اور زیادہ گھبرا گیا۔

''تمہیں سزا ملے گی اور تم جانتے ہو کہ ہماری سزا کم از کم موت ہوتی ہے''...... شانگ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے ریوالور نما ہتھیار کا رخ ٹوکانگ کی طرف کر دیا۔ اس کے ریوالور سے سرخ شعاع نکلی جو سیدھی ٹوکانگ کے ماتھے سے ٹکرائی اور اس کی چیخ بلند ہوئی اور پھر اسے آگ لگ گئی۔ آفس میں پہلے سے موجود تینوں باشندے اس دوران اپنے کام میں ہی مصروف رہے۔ انہوں نے ایک بار بھی سر اٹھا کر شانگ اور ٹوکانگ کی طرف نہیں دیکھا تھا۔

کچھ دیر بعد ٹوکانگ مکمل طور پر جل کر غائب ہو گیا۔ اس کے غائب ہونے کے بعد شانگ نے ایک مرتبہ پھر ہوا میں ایک چہرے کا خاکہ بنایا اور چند لمحوں بعد ایک مریخی باشندہ آفس میں آ گیا۔ یہ موٹانگ تھا۔ ان کی خفیہ ایجنسی بی کا سیکنڈ چیف۔ شانگ کا نائب۔ آفس میں داخل ہو کر اس نے شانگ کو مؤدبانہ انداز میں سلام کیا تو شانگ نے انگلی کے اشارے سے ایک کرسی ظاہر کی اور موٹانگ کو اس پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ موٹانگ کرسی پر اس کے سامنے بیٹھ گیا۔

''تمہیں معلوم ہے کہ زیڈ ایجنسی نے ہمارے ہاں ایک مشن مکمل کیا ہے''...... شانگ نے اس سے پوچھا۔

''یس سر۔ یہ بہت دکھ کی بات ہے''...... موٹانگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ہم نے اس مشن کا جواب دینا ہے۔ ہمارے زمینی مہمان سر اناک کی لیبارٹری میں ہیں۔ سر اناک ان کے دماغ نکال کر ان پر تجربات کرنا چاہتا ہے۔ ہم نے نہ صرف سر اناک کو ہلاک کرنا ہے بلکہ ان کے تمام جونیئرز کو بھی موت کے گھاٹ اتارنا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ زیڈ ایجنسی کے جتنے بھی کارکن ہمارے سامنے آئیں ہم نے انہیں ختم کرنا ہے''...... شانگ نے موٹانگ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''یس سر۔ اس طرح ہمارا انتقام پورا ہو جائے گا۔ لیکن سر''۔

موٹانگ بات کرتے کرتے رک گیا۔

''لیکن کیا۔ اپنی بات مکمل کرو''...... شانگ نے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔

''سر۔ سراناک کی لیبارٹری پر بلیوسٹی والوں نے بہت زیادہ کارکن بھیج دیئے ہیں''...... موٹانگ نے کہا۔

''تو کیا ہم ان ایجنٹس سے ڈر کر بیٹھ جائیں اور اپنا مشن چھوڑ دیں''...... شانگ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''سر۔ ہم اپنا مشن تو نہیں چھوڑ سکتے لیکن ایسا طریقہ اختیار کر سکتے ہیں کہ ہمارا جانی نقصان بالکل بھی نہ ہو اور ہم اپنے مقصد میں بھی کامیاب ہو جائیں''...... موٹانگ نے کہا۔

''تمہارے ذہن میں ایسا کون سا طریقہ ہے''...... موٹانگ کی بات سن کر شانگ نے نرم لہجے میں کہا۔

''سر۔ آپ ہم سب کو جینز تبدیلی کے انجکشن لگوا دیں''۔ موٹانگ نے کہا۔

''اس سے کیا ہو گا''...... شانگ نے کہا۔

''سر۔ پھر ہم چند افراد ان کے بہت زیادہ افراد کے لئے کافی ہوں گے۔ ہم کسی معمولی پرندے یا چھوٹے سے جانور کے روپ میں ان تک پہنچیں گے۔ وہ ہماری آمد سے بے خبر ہوں گے اور ہم اس بے خبری میں ان کا خاتمہ کر دیں گے اور بہت آسانی سے اپنا مشن مکمل کر لیں گے''...... موٹانگ نے کہا۔

''اوہ۔ ویری گڈ۔ یہ بہت اچھی تجویز ہے۔ جینز کی تبدیلی کے لئے مجھے معزز کنگ مراٹ سے درخواست کرنی پڑے گی۔ معزز کنگ کی اجازت کے بغیر معزز سائنس دان سرشالاک ہمیں انجکشن نہیں لگائیں گے''...... موٹانگ کی تجویز سن کر شانگ نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔ موٹانگ کی یہ تجویز واقعی بہت اچھی تھی۔

''سر۔ آپ معزز کنگ سے ضرور درخواست کریں۔ مجھے یقین ہے کہ وہ ہمیں اجازت دے دیں گے''...... موٹانگ نے کہا تو شانگ سر ہلاتا ہوا اپنی کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا اور پھر وہ آفس سے باہر نکل گیا۔

''معزز کنگ۔ خفیہ ایجنسی ایکس کے چیف اکاکاک آپ سے ملنا چاہتے ہیں''...... مریخ کے تیسرے ملک سن سٹی کے کنگ اتاکوک اس وقت اپنی ذاتی لائبریری میں موجود تھے۔ اس لائبریری میں چھوٹی چھوٹی ڈسک بڑی ترتیب سے رکھی ہوئی تھیں۔ دنیا بھر کے علم مریخ والوں نے ان ڈسکوں میں محفوظ کر لئے تھے۔ مریخ پر کتابیں شائع نہیں ہوتی تھیں۔ نیا مضمون، نئی کہانی، روز مرہ کے اخبارات اور دیگر تمام علم ڈسکوں میں محفوظ کر لئے جاتے تھے۔ یہ ڈسک بہت ہی چھوٹی چھوٹی تھیں۔

مریخ والوں کے پاس جدید ترین کمپیوٹر تھے۔ مریخی باشندوں کو مطالعے کے لئے جو کچھ چاہئے ہوتا تھا وہ پبلک لائبریری میں جا کر لائبریری انچارج سے اس کی ڈسک طلب کر لیتے اور لائبریری میں رکھے ہوئے کمپیوٹر پر ڈسک سیٹ کر کے اپنے مطالعے کا شوق پورا

کرتے تھے۔

سن سٹی کے کنگ اتاکوک مطالعے کے بہت شوقین تھے اس لئے جیسے ہی انہیں فراغت کے چند لمحات بھی میسر آتے وہ اپنی ذاتی لائبریری میں آ جاتے۔ اس وقت بھی وہ اپنی ذاتی لائبریری میں موجود تھے کہ ایک خادم نے آ کر انہیں اکاکاک کی آمد کی اطلاع دی۔ اکاکاک نہ صرف خفیہ سن سٹی کی ایجنسی کا چیف تھا بلکہ ان کے خاندان کا فرد بھی تھا۔

''اس سے کہو کہ وہ میرے آفس میں بیٹھے۔ میں ابھی آتا ہوں''۔ کنگ اتاکوک نے کہا تو خادم واپس چلا گیا۔ کنگ اتاکوک اس وقت کمپیوٹر پر ایک مضمون ''زمین پر حیات'' کا مطالعہ کر رہے تھے۔ خادم کے چلے جانے کے بعد انہوں نے وہ مضمون مکمل کیا اور کمپیوٹر آف کر کے اپنے آفس پہنچ گئے۔

سن سٹی کی خفیہ ایجنسی ایکس کا چیف اکاکاک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ کنگ کو اپنے سامنے پا کر وہ یکدم کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا اور رکوع کے بل جھکتا چلا گیا۔

''کہو اکاکاک۔ کیسے آنا ہوا''...... کنگ اتاکوک نے اس سے پوچھا۔

''معزز کنگ۔ میں بہت اہم معلومات لے کر حاضر ہوا ہوں''۔ اکاکاک نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ہاں بولو۔ ہم سن رہے ہیں''...... کنگ اتاکوک نے اپنی خفیہ

ایجنسی ایکس کے چیف اکاکاک سے کہا۔

''معزز کنگ۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ سٹارسٹی میں ایک بیماری پھیل رہی ہے جس کے علاج کی دریافت کے لئے سٹارسٹی والوں نے آپ سے بھی مدد کی درخواست کی تھی''...... اکاکاک نے کہا اور پھر خاموش ہو گیا۔

''رکو مت۔ آگے بولتے جاؤ''...... کنگ اتاکوک نے کہا۔

''معزز کنگ۔ سٹارسٹی کے کنگ نے اپنی مدد کے لئے زمین سے تین افراد کو بلایا ہے''...... اکاکاک نے کہا۔

''اوہ۔ یہ واقعی اہم خبر ہے''...... کنگ اتاکوک نے اس کی بات درمیان سے کاٹتے ہوئے کہا۔

''معزز کنگ۔ بلیوسٹی والوں نے ان زمینی باشندوں کو سٹارسٹی والوں سے چھین لیا ہے''...... اکاکاک نے کہا تو کنگ اتاکوک بے اختیار چونک پڑے۔

''کیا مطلب۔ انہوں نے ایسا کیوں کیا ہے''...... کنگ اتاکوک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''معزز کنگ۔ سٹارسٹی پر وہ بیماری بلیوسٹی والے ہی پھیلا رہے ہیں اس لئے وہ نہیں چاہتے کہ اس بیماری کا علاج دریافت ہو سکے اور پھر وہ ان زمینی باشندوں کے دماغوں پر تجربات بھی کرنا چاہتے ہیں''...... اکاکاک نے کہا تو کنگ اتاکوک نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''یہ سٹارسٹی والے ہیں ہی ایسے۔ ویسے زمینی باشندوں کے دماغوں پر تجربات کرنے کا ان کا خیال ہے بہت اچھا''...... کنگ اتاکوک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''معزز کنگ۔ اب ان دونوں ملکوں کی دشمنی کھل کر سامنے آ گئی ہے''...... اکاکاک نے کہا۔

''ہاں۔ اندرونی طور پر تو وہ بہت عرصے سے ایک دوسرے کے دشمن تھے۔ ہمارا خیال ہے کہ اب ہمیں بھی اس دشمنی میں کود جانا چاہئے''...... کنگ اتاکوک نے کچھ سوچتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ہوا میں انگلی سے ایک خاکہ بنایا۔ خاکہ بنا اور مٹ گیا اور پھر چند لمحوں بعد ان کے آفس کا دروازہ ظاہر ہوا اور اس میں سے ایک مریخی باشندہ اندر داخل ہوا۔ یہ سن سٹی کے مایہ ناز سائنس دان سر ڈاگوک تھے۔ انہوں نے بھی کنگ اتاکوک کو رکوع کے بل جھک کر سلام کیا۔ کنگ نے انگلی کا اشارہ کر کے ان کے لئے بھی خالی کرسی حاضر کی اور وہ اس کرسی پر بیٹھ گئے۔

''سر ڈاگوک۔ کیا آپ زمینی باشندوں پر کسی قسم کا کوئی تجربہ کرنا چاہیں گے''...... کنگ اتاکوک نے پوچھا۔

''یس معزز کنگ۔ میری تو برسوں سے خواہش ہے۔ اگر کوئی زمینی باشندہ مل جائے تو میں اس پر تجربے کر کے سائنس کی دنیا میں سن سٹی کی دھوم مچا سکتا ہوں''...... سر ڈاگوک نے کہا۔

''تو پھر آپ تیار ہو جائیں۔ اکاکاک آپ کے لئے تین زمینی

باشندے لا سکتا ہے''...... کنگ اتاکوک نے کہا تو سر ڈاگوگ کا چہرہ خوشی سے کھل اٹھا۔

''اوہ۔ یہ تو میری دیرینہ خواہش کی تکمیل ہے۔ شکریہ معزز کنگ۔شکریہ اکاکاک''...... سر ڈاگوگ نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

''اکاکاک۔ وہ زمینی باشندے کب تک ہمارے پاس پہنچ جائیں گے''...... کنگ اتاکوک نے پوچھا۔

''معزز کنگ۔ بہت جلد وہ آپ کے سامنے ہوں گے''۔ اکاکاک نے کہا۔

''اگر تم زمینی باشندوں کو یہاں لے آئے تو ہم تمہاری شادی اپنی بیٹی سے کر دیں گے۔ یہ ہمارا وعدہ ہے''...... کنگ اتاکوک نے کہا تو اکاکاک کا چہرہ خوشی سے کھل اٹھا۔

''یہ تو معزز کنگ کا مجھ پر بہت بڑا احسان ہو گا''...... اکاکاک نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

''اکاکاک۔تم بہت خوش قسمت ہو۔ مبارک باد قبول کرو''۔ سر ڈاگوگ نے اسے مبارک باد دیتے ہوئے کہا۔

''شکریہ سر ڈاگوگ۔ واقعی میں بہت خوش قسمت ہوں''۔ اکاکاک نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''بس۔ اب تم اپنے مشن پر جانے کی تیاری کرو''...... کنگ اتاکوک نے کہا تو اکاکاک نے ایک بار پھر رکوع کے بل جھک کر کنگ کو سلام کیا اور پھر واپس چلا گیا۔

''معزز کنگ۔کیا واقعی آپ اپنی بیٹی کی شادی اکاکاک سے کر دیں گے''...... سر ڈاگوگ نے کنگ سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ہاں۔ اکاکاک ویسے بھی ہمارے خاندان کا فرد ہے۔ یہ فیصلہ ہم نے بہت پہلے کر لیا تھا اور ہم کسی مناسب وقت پر اس کا اظہار کرنا چاہتے تھے اور ہمارے خیال میں یہ مناسب موقع ہے''۔ کنگ اتاکوک نے کہا۔

''یس معزز کنگ۔آپ یقیناً اس بارے میں مجھ سے زیادہ بہتر جانتے ہیں''...... سر ڈاگوگ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''سر ڈاگوگ۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہم سائنسی ترقی میں سٹارسٹی والوں سے بھی آگے نکل جائیں۔ آپ ان کی سپر ٹرانسمیٹ سے بھی بہتر کوئی چیز بنائیں تاکہ ہم بھی باآسانی دوسرے سیاروں تک جا سکیں۔ خاص طور پر زمین کی سیر کا تو مجھے بہت شوق ہے''...... کنگ اتاکوک نے کہا۔

''معزز کنگ۔ ہم یقیناً سپر ٹرانسمیٹ سے اچھی چیز بنانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ اس سے پہلے ہم ان زمینی باشندوں کے دماغ، جینز اور دل پر ریسرچ کر لیں۔ مجھے یقین ہے کہ اس سے ہمیں اچھی معلومات حاصل ہوں گی۔ پھر آپ کا زمین کی سیاحت کا شوق بھی پورا ہو جائے گا''...... سر ڈاگوگ نے کہا۔

''اگر ہم زمین پر پہنچ گئے تو وہاں کسی ملک پر قبضہ کر کے ہم اپنے باشندوں کو وہاں آباد کریں گے''...... کنگ اتاکوک نے

خیالوں میں ڈوبے ہوئے لہجے میں کہا۔

''مجھے لگتا ہے کہ آپ کا یہ خواب بہت جلد پورا ہو جائے گا''...... سرڈاگوگ نے کہا۔

''اس کے لئے آپ کو بہت زیادہ کام کرنا پڑے گا''...... کنگ اتاکوک نے کہا۔

''سن سٹی کے لئے اگر مجھے موت کو بھی گلے لگانا پڑے تو میں خوشی سے ایسا کر جاؤں گا''...... سرڈاگوگ نے کہا۔

''لیکن ہمیں تو آپ کی موت منظور نہیں ہے۔ آپ سن سٹی کا بہت قیمتی سرمایہ ہیں۔ آپ کی زندگی سن سٹی کے باشندوں کی زندگی ہے اور آپ کی موت سن سٹی کے تمام باشندوں کی موت ہے''۔ کنگ اتاکوک نے کہا تو سرڈاگوگ اپنے بارے میں یہ الفاظ سن کر خوش ہو گئے۔

''معزز کنگ۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ زمین پر آباد ہونے کا آپ کا خواب ضرور پورا ہو گا''...... سرڈاگوگ نے اس مرتبہ یقین بھرے لہجے میں کہا۔

''ہمیں آپ کی زبان پر یقین ہے''...... کنگ اتاکوک نے کہا اور پھر وہ زمین پر جانے کے خواب دیکھنے لگا۔ اس مقصد کے لئے وہ بہت عرصے سے کام بھی کر رہا تھا۔

شانگ اس وقت اپنے نائب موٹانگ اور دیگر آٹھ ساتھیوں کے ساتھ ایک بڑے باکس ٹرانسمیٹ میں سفر کر رہا تھا۔ ان کی ٹرانسمیٹ کا رخ شالار پہاڑیوں کی طرف تھا۔ سراناک کی لیبارٹری انہی پہاڑیوں میں تھی۔ پہاڑیوں کے قریب پہنچ کر ان کی ٹرانسمیٹ رک گئی اور وہ سب نیچے اتر آئے۔

''اب سب لوگ خود کو تبدیل کر لیں۔ ہم نے پہاڑی کے اندر جا کر اپنی اصل حالت میں آنا ہے اور وہاں موجود تمام افراد کو پہلے بے ہوش کرنا ہے اور پھر ان کا خاتمہ کرنا ہے''...... شانگ نے اپنے ساتھیوں کو ہدایات دیتے ہوئے کہا تو اس کے ساتھیوں نے اپنے جسموں کی طرف انگلی کا اشارہ کیا تو وہ ایک انتہائی چھوٹے سے جانور میں تبدیل ہو گئے۔ یہ جانور چوہوں سے بھی چھوٹے تھے۔ سب سے آخر میں شانگ نے اپنے جسم کی طرف انگلی کا اشارہ کیا

تو وہ بھی اسی جانور میں تبدیل ہو گیا۔

پھر وہ تمام جانور سامنے نظر آتی ہوئی شالار پہاڑی کی طرف بڑھنے لگے۔ پہاڑی کے قریب پہنچ کر وہ سب بکھر گئے۔ اس پہاڑی میں ایک غار نظر آ رہا تھا۔ غار کے دہانے پر بہت سے مریخی باشندے نظر آ رہے تھے۔ وہ سب ہی چوکنا تھے اور ان کی نظریں تیزی سے چاروں طرف گردش کر رہی تھیں۔ وہ چھوٹے چھوٹے جانور ایک ایک کر کے ان کے پیروں کے قریب سے گزرتے ہوئے غار کے اندر داخل ہو گئے اور انہیں احساس تک نہ ہوا۔

غار کے اندر بھی کئی مریخی باشندے نظر آ رہے تھے۔ یہ غار کافی کشادہ تھا۔ اس غار میں ایک طرف پتھروں کے ڈھیر بھی پڑے تھے۔ وہ چھوٹے چھوٹے جانور ان پتھروں کی اوٹ میں ہو گئے۔ پتھروں کی اوٹ میں ہوتے ہی شانگ اپنی اصلی حالت میں آ گیا۔ اس نے جیب سے ایک کیپسول نکالا اور اسے توڑ کر کچھ فاصلے پر پھینک دیا۔ چند ہی لمحوں میں غار کے اندر موجود ان کے تمام مخالف بے ہوش ہو گئے۔

ان کے بے ہوش ہوتے ہی شانگ کے تمام ساتھی اپنی اصلی حالت میں آ گئے۔ انہوں نے آگے بڑھ کر بے ہوش افراد کی گردنیں پکڑ کر زور سے مروڑیں تو ان کی گردنیں ٹوٹ گئیں اور وہ بے ہوشی میں ہی تڑپنے لگے۔ ان تمام کو ہلاک کرنے کے بعد

انہوں نے ان کے کپڑے خود پہن لئے۔

شانگ ان میں سے ایک مریخی باشندے کے کپڑے پہن کر غار کے دہانے کے قریب آ گیا۔ وہاں اس نے کیپسول پھینکا تو باہر موجود افراد بھی بے ہوش ہو گئے۔ وہ خود غار کے دہانے سے باہر نہیں نکلا تھا کیونکہ اس کی اطلاع کے مطابق غار کے دہانے سے باہر تو حفاظتی نظام موجود تھا لیکن غار کے اندر یہ نظام موجود نہیں تھا اور یہ نظام صرف مریخی باشندوں کے لئے تھا۔ جانور یا پرندے اس حفاظتی نظام سے متاثر نہیں ہو سکتے تھے۔ باہر والوں کو بے ہوش کرنے کے بعد وہ دوبارہ اندر آ گیا۔ اس کے ساتھی اب تک وہیں موجود تھے۔ پھر وہ غار میں مزید آگے بڑھنے لگے۔

چند گز آگے بڑھنے کے بعد شانگ ایک جگہ رک گیا۔ اس نے غار کی سپاٹ دیوار پر اپنی انگلی کا اشارہ کیا تو وہاں دروازہ ظاہر ہو گیا۔ وہ دروازے میں داخل ہو گئے۔ آگے سیڑھیاں تھیں۔ وہ سیڑھیاں اترنے لگے۔ سیڑھیوں کے بعد گیلری شروع ہو رہی تھی۔ وہ گیلری میں آگے بڑھنے لگے۔ ایک جگہ پہنچ کر شانگ رک گیا۔ یہ بھی سپاٹ دیوار تھی۔ شانگ نے یہاں بھی انگلی کا اشارہ کیا تو وہاں دروازہ نمودار ہو گیا تو وہ سب اندر داخل ہو گئے۔

اندر تین کرسیوں پر زمینی باشندے نظر آ رہے تھے جبکہ سراناک اور اس کے جونیئر ان سے کچھ فاصلے پر کھڑے تھے۔ سراناک اور اس کے جونیئر زمینی باشندوں کے دماغ نکالنے کی تیاری مکمل کر

چکے تھے۔ زمینی باشندے ہوش میں تھے اور بہت پریشان دکھائی دے رہے تھے۔

"تم اندر کیوں آ گئے ہو"...... سر اناک نے ان سے پوچھا کیونکہ انہوں نے لباس زیڈ ایجنسی کے پہن رکھے تھے اس لئے سر اناک انہیں اپنا ساتھی سمجھ رہے تھے لیکن ان کی بے وقت آمد کی وجہ سے وہ ناراض ہو گئے تھے۔

"کیا آپ جانتے ہیں کہ یہ آپ کے ساتھ کیا کرنے لگے ہیں"۔ شانگ نے سر اناک کو جواب دینے کی بجائے زمینی باشندوں سے پوچھا۔

"ہاں۔ یہ ہمارے دماغ نکالنے لگے ہیں"...... زمینی باشندوں میں سے ایک نے جواب دیا۔

"پھر بھی آپ اطمینان سے بیٹھے ہوئے ہیں"...... شانگ نے جواب دینے والے سے کہا جو کہ عمران تھا۔

"ہم صرف زبان کو حرکت دے سکتے ہیں۔ ہمارا پورا جسم حرکت کرنے سے قاصر ہے"...... عمران نے کہا۔

"اے مسٹر۔ تم ان سے کیا باتیں کر رہے ہو۔ مجھ سے بات کرو۔ میں یہاں کا انچارج ہوں"...... سر اناک نے سخت لہجے میں کہا۔

"آپ سے میں نہیں یہ شعاعیں باتیں کریں گی"...... شانگ نے طنزیہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ہاتھ میں

ریوالور نظر آنے لگا۔ پھر اس نے ایک لمحہ ضائع کئے بغیر شعاع سر اناک پر فائر کر دی۔ سر اناک نے لاشعوری طور پر بچنے کی کوشش تو کی لیکن وہ بچ نہ سکا۔ شعاع اس کے سینے سے ٹکرائی اور اسے آگ لگ گئی۔

سر اناک کے جونیئرز نے شور مچا دیا لیکن شانگ کے ساتھیوں نے جونیئرز پر بھی شعاعیں فائر کر دیں تو وہ سب بھی آگ میں جلنے لگے جبکہ اس دوران شانگ ایک مشین کی طرف بڑھا۔ اس نے مشین کے چند بٹن دبائے تو عمران اور اس کے ساتھیوں کو محسوس ہوا کہ اب ان کے جسم حرکت کر سکتے ہیں اس لئے وہ فوراً اٹھ کھڑے ہوئے۔ شانگ تیزی سے ایک اور مشین کی طرف بڑھا اور اس کے بھی چند بٹن پریس کر دیئے۔

"جلدی آئیں ہمارے ساتھ۔ میں نے غار کے باہر موجود حفاظتی سسٹم بھی بریک کر دیا ہے"...... شانگ نے کہا اور پھر وہ وہاں سے باہر نکل کر اوپر غار میں پہنچ گئے۔ غار سے باہر نکل کر انہوں نے وہاں موجود زیڈ ایجنسی کے بے ہوش ایجنٹوں کو بھی شعاعوں سے آگ لگا دی۔ اس کے بعد شانگ نے ہوا میں انگلی کا اشارہ کیا تو فوراً ہی ایک بڑی ٹرانسمیٹ ظاہر ہو گئی۔

"بیٹھو"...... شانگ نے عمران اور اس کے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا تو وہ سب ٹرانسمیٹ میں بیٹھ گئے۔ ان تینوں کے بیٹھنے کے بعد شانگ اور اس کے ساتھی بھی ٹرانسمیٹ میں بیٹھے اور پھر

ٹرانسمیٹ پرواز کرنے لگی۔

ابھی اسے پرواز کرتے ہوئے چند لمحے ہی گزرے ہوں گے کہ ٹرانسمیٹ کو ایک زور دار جھٹکا لگا اور وہ سب ایک دوسرے پر گر گئے۔ ٹرانسمیٹ رک گئی اور پھر زمین پر آ گری۔ ان سب نے ٹرانسمیٹ میں قلابازیاں کھائیں اور انہیں اچھی خاصی چوٹیں لگیں۔

''ہوشیار۔ دشمنوں نے ہم پر حملہ کر دیا ہے''...... شانگ نے ٹرانسمیٹ میں سنبھلتے ہوئے کہا۔

''اگر ہم تمہارے ساتھ نہ ہوتے تو اس مصیبت میں نہ پھنستے''۔ تنویر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''عمران نے جان بوجھ کر ہمیں پھنسایا ہے جو تم اس پر غصہ ہو رہے ہو''...... جولیا نے تنویر کو آنکھیں دکھاتے ہوئے کہا۔

''پلیز۔ یہ وقت ایک دوسرے کو کوسنے کا نہیں ہے۔ ہم نے دشمنوں سے بچنا ہے''...... شانگ نے کہا۔

''ٹرانسمیٹ میں موجود تمام افراد اپنے ہاتھ سروں پر رکھ کر باہر نکل آئیں۔ چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹ کو آگ لگ جائے گی''...... باہر سے ایک آواز سنائی دی تو شانگ چونک پڑا۔

''اوہ۔ میں تو سمجھا تھا کہ ہم پر حملہ بلیوسٹی والوں نے کیا ہے مگر یہ آواز تو سن سٹی کی خفیہ ایجنسی ایکس کے چیف اکاکاک کی ہے''۔ شانگ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب۔ کیا تیسرا ملک بھی اس مسئلے میں کود پڑا ہے''۔

عمران نے کہا۔

''ہاں۔ لگتا تو ایسے ہی ہے''...... شانگ نے کہا۔ اس کے لہجے سے بے بسی ظاہر ہو رہی تھی۔

''اب کیا کرنا ہے''...... عمران نے اس سے پوچھا۔

''انہوں نے ہماری ٹرانسمیٹ کو چاروں طرف سے گھیر لیا ہے۔ ہم خود تو بچ سکتے ہیں لیکن آپ کو نہیں بچا سکتے۔ یہ آپ کو پکڑ لیں گے''...... شانگ نے کہا۔

''یہ ہمیں کیوں پکڑ لیں گے۔ ہم نے ان کا کیا بگاڑا ہے''۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''بلیوسٹی والوں کی طرح یہ بھی آپ پر تجربات کرنا چاہیں گے''۔ شانگ نے کہا۔

''میں دوبارہ اعلان کر رہا ہوں کہ تمام لوگ ٹرانسمیٹ سے باہر نکل آئیں۔ ٹرانسمیٹ کو ابھی آگ لگ جائے گی''...... ایک مرتبہ پھر باہر سے آواز سنائی دی۔

''ہمارے معزز مہمان اپنی ہیت تبدیل نہیں کر سکتے لہذا یہ اسی حالت میں باہر جائیں۔ ہم تبدیل ہو کر باہر نکلیں گے اور دشمنوں کو گھیرنے کی کوشش کریں گے اور پھر جیسے ہی یہ ہمارے گھیرے میں آئیں گے ہم انہیں ختم کر دیں گے''...... شانگ نے اپنے ساتھیوں سے کہا تو اس کے تمام ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

''عمران صاحب۔ آپ لوگ باہر نکل کر انہیں باتوں میں

لگائیں ہم انہیں گھیرنے کی کوشش کرتے ہیں''...... شانگ نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''لیکن کیسے''...... عمران نے اس سے پوچھا لیکن شانگ نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے انگلی کا اشارہ اپنے سینے کی طرف کیا تو عمران اور اس کے ساتھی یکدم اچھل پڑے کیونکہ اب وہاں شانگ موجود نہیں تھا۔ پھر شانگ کے تمام ساتھی بھی یکدم غائب ہو گئے اور ان کے سامنے ٹرانسمیٹ میں چھوٹے چھوٹے جانور نظر آنے لگے۔ جسامت میں وہ زمینی چوہوں سے بھی چھوٹے تھے۔

''میں آخری بار کہہ رہا ہوں کہ ٹرانسمیٹ میں موجود تمام لوگ باہر نکل آئیں ورنہ وہ بھی ٹرانسمیٹ کے ساتھ جل جائیں گے''۔ باہر سے ایک مرتبہ پھر آواز آئی تو عمران ٹرانسمیٹ کا دروازہ کھول کر اس میں سے باہر نکل آیا۔ اس نے اپنے ہاتھ بھی سر پر رکھے ہوئے تھے۔ اس کے پیچھے تنویر اور جولیا بھی نیچے اتر آئے۔ انہوں نے دیکھا کہ واقعی ٹرانسمیٹ کو بہت سے مریخی باشندوں نے چاروں طرف سے گھیر رکھا ہے۔ عمران اور اس کے ساتھی باہر نکلے تو باہر موجود مریخی باشندے انہیں غور سے دیکھنے لگے۔

''صرف تم لوگ باہر نکلے ہو۔ کیا باقی لوگوں کا ارادہ اندر مرنے کا ہے''...... ایک مریخی باشندے نے آگے بڑھ کر کہا۔

''ٹرانسمیٹ میں صرف ہم تین ہی تھے''...... عمران نے اسے غور

سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''جھوٹ مت بولو۔ تم شانگ اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ تھے''...... مریخی باشندے نے سخت لہجے میں کہا۔

''مجھے تم سے جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت ہے۔ تم خود ٹرانسمیٹ چیک کر لو''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو اس مریخی باشندے نے جس کا نام شانگ نے اکاکاک بتایا تھا، نے اپنے ایک ساتھی کو اشارہ کیا۔ اس کے ساتھی نے ٹرانسمیٹ میں جھانک کر دیکھا تو اسے ٹرانسمیٹ میں کوئی بھی نظر نہ آیا۔

''چیف۔ ٹرانسمیٹ میں تو واقعی کوئی نہیں ہے''...... اکاکاک کے ساتھی نے کہا۔

''ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ کنگ مراٹ نے انہیں بھی جینز تبدیلی کے انجکشن لگوا دیئے ہیں اور اب وہ اپنی جسامت بدل کر ٹرانسمیٹ سے نکل گئے ہیں''...... اکاکاک نے کچھ سوچتے ہوئے کا۔

''جینز تبدیلی کے انجکشن۔ یہ کیسے انجکشن ہیں''...... تنویر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''تمہیں نہیں معلوم۔ سٹار سٹی والے جینز تبدیل کر کے کسی دوسری جنس کا روپ بدل لیتے ہیں۔ جب وہ تمہاری زمین پر جاتے ہیں تو بالکل تمہاری طرح بن کر جاتے ہیں۔ ساتھیو۔ شانگ اور اس کے ساتھی یہیں کہیں ہوں گے۔ وہ ہمیں گھیرنے کی کوشش کریں

گے۔ تمہیں ارد گرد جو بھی چیز نظر آئے اسے اڑا دو''...... اکاکاک نے پہلے عمران اور پھر اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا تو اس کے ساتھی یکدم چوکنے ہو کر ارد گرد دیکھنے لگے۔ ان میں چند ایک کو زمین پر دو تین چھوٹے چھوٹے جانور نظر آئے تو انہوں نے فوراً ہی ان پر شعاعیں فائر کر دیں لیکن وہ جاندار اچھل کر ان شعاعوں سے بچے اور پھر انہیں ایک طرف سے شعاعیں آتی ہوئی دکھائی دیں۔ ان شعاعوں کی زد میں اکاکاک کے دو ساتھی آ گئے اور انہیں آگ لگ گئی اور ان کی کربناک چیخیں بلند ہونے لگیں۔

اکاکاک اور اس کے سب ساتھی زمین پر لیٹ گئے۔ انہوں نے شانگ کے ساتھیوں کو دیکھ لیا تھا۔ عمران، تنویر اور جولیا، شانگ اور اس کے ساتھیوں کی طرف متوجہ تھے۔ اسی دوران اکاکاک نے اپنے ایک ریوالور سے ان پر شعاع فائر کر دی۔ یہ نیلی شعاع تھی۔ اس شعاع سے وہ تینوں ہی بے ہوش ہو گئے جبکہ اب ان دونوں گروپوں کے درمیان باقاعدہ مقابلہ ہو رہا تھا۔ دونوں طرف کے افراد ہلاک ہو رہے تھے۔ چونکہ اکاکاک کے ساتھ زیادہ لوگ تھے اس لئے شانگ گروپ کا نقصان زیادہ ہو رہا تھا۔

کافی دیر بعد یہ مقابلہ ختم ہو گیا۔ شانگ گروپ کا خاتمہ ہو گیا تھا۔ اکاکاک فاتحانہ انداز میں زمین سے اٹھا۔ اس کے بھی کافی ساتھی مارے گئے تھے لیکن اب بھی اس کے چھ ساتھی بچ گئے تھے۔ اس نے ہوا میں انگلی سے اشارہ کیا تو ایک بڑی ٹرانسمیٹ ظاہر ہو

گئی۔

''ان زمینی باشندوں کو ٹرانسمیٹ میں ڈالو''...... اکاکاک نے اپنے ساتھیوں کو حکم دیتے ہوئے کہا تو اس کے ساتھیوں نے بے ہوش پڑے ہوئے عمران، تنویر اور جولیا کو اٹھا کر ٹرانسمیٹ میں ڈال دیا۔ اس کے بعد وہ سب ٹرانسمیٹ میں سوار ہوئے اور ٹرانسمیٹ سن سٹی کی طرف پرواز کرنے لگی۔

''ویری گڈ اکاکاک۔ ویری گڈ۔ تم نے بہت بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہے''...... کنگ اتاکوک نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔ اکاکاک زمینی باشندوں کو لے آیا تھا۔ وہ تینوں اس وقت بے ہوشی کی حالت میں اس کے آفس میں تھے۔ آفس میں ان تینوں کے علاوہ اس وقت اکاکاک، سرڈاگوگ، کنگ اتاکوک کی بیٹی اتی کوک بھی موجود تھی۔

''اکاکاک۔ ان تینوں کو ہوش میں لے آؤ''...... کنگ اتاکوک نے تحکمانہ لہجے میں کہا تو اکاکاک نے ان تینوں کی طرف انگلی کا اشارہ کیا تو عمران اور اس کے ساتھی ہوش میں آ گئے۔

''ہیلو۔ کیسے ہیں آپ''...... جب عمران اور اس کے ساتھی ہوش میں آ گئے تو کنگ اتاکوک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''جب سے مریخ پر آئے ہیں ہم اچھے نہیں رہے''...... عمران

نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''یہ سب سٹار سٹی کے کنگ مراٹ کا قصور ہے۔ وہ نہ آپ کو یہاں بلاتا اور نہ ہی آپ یہاں مشکلات کا شکار ہوتے۔ ویسے ہمارے علم کے مطابق تو زمینی انسان مشکلات سے نہیں گھبراتے''۔ کنگ اتاکوک نے کہا۔ وہ مخاطب تو عمران سے تھا لیکن اس کی تیز نظریں جولیا پر جمی ہوئی تھیں۔ جولیا نے اسے اس طرح اپنی طرف گھورتے ہوئے دیکھا تو منہ بنا لیا۔ یہ مریخ کا پہلا باشندہ تھا جو اسے اس طرح سے گھور رہا تھا۔

''ہم غالباً اس وقت سن سٹی میں ہیں اور آپ سن سٹی کے معزز کنگ ہیں''...... عمران نے کہا۔

''غالباً نہیں یقیناً۔ ہم نے سٹار سٹی سے آپ کے متعلق جو معلومات حاصل کی ہیں اس کے مطابق آپ میں سے ایک سائنس دان ہے اور آپ سب زمین پر ایک خفیہ ایجنسی کے سیکرٹ ایجنٹ بھی ہیں۔ اس کے علاوہ آپ سب سپر مائینڈ کے مالک ہیں''۔ کنگ اتاکوک نے کہا۔

''سرڈاگوگ۔ اس سپر مائینڈ زمینی باشندے کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے''...... کنگ اتاکوک نے کہا۔

''معزز کنگ۔ اگر ہم اس کا دماغ فوڈ کیپسول میں منتقل کر دیں اور آپ وہ کیپسول کھا لیں تو آپ کی ذہنی صلاحیتوں میں سو گنا اضافہ ہو جائے گا''...... سرڈاگوگ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ یہ بہت اچھا اقدام ہو گا۔ ہم اسے آپ کے حوالے کر دیتے ہیں۔ آپ اس کا دماغ نکال کر اسے فوڈ کیپسول میں منتقل کر دیں۔ اس کام میں آپ کو کتنے دن لگیں گے''...... کنگ اتاکوک نے پوچھا۔

''اس کام کے لئے مجھے صرف دو دن چاہئیں''...... سر ڈاگوگ نے جواب دیا۔

''میں ایک بات اور بھی سنجیدگی سے سوچ رہا ہوں''...... کنگ اتاکوک نے کہا۔

''وہ کیا معزز کنگ''...... سر ڈاگوگ نے کنگ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''اگر مریخی مرد اور زمینی عورت کی شادی کر دی جائے تو اس کا کیا نتیجہ نکلے گا''...... کنگ اتاکوک نے کہا تو جولیا کے ساتھ ساتھ عمران اور تنویر بھی چونک پڑے۔

''اوہ۔ اس شادی کے نتیجے میں جو بچے پیدا ہوں گے وہ تو سپر صلاحیتوں کے مالک ہوں گے۔ ان میں مریخی اور زمینی دونوں مخلوقات کی تمام تر صلاحیتیں موجود ہوں گی۔ وہ تو انقلاب پیدا کرنے والے بچے ہوں گے''...... سر ڈاگوگ نے کہا تو کنگ اتاکوک کی آنکھوں میں تیز چمک پیدا ہو گئی۔

''تو پھر اس زمینی لڑکی سے ہم شادی کریں گے''...... کنگ اتاکوک نے اعلان کرنے والے انداز میں جولیا کی طرف دیکھتے

ہوئے کہا۔

''ہرگز نہیں۔ میں تم سے قطعی شادی نہیں کر سکتی''...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''ہم ایک کنگ ہیں۔ تم ہم سے شادی کر کے کوئین بن جاؤ گی۔ کوئین بننا تو ہر عورت کی خواہش ہوتی ہے''...... کنگ اتاکوک نے انتہائی نرم لہجے میں کہا۔

''دراصل اس کی شادی ہو ہی نہیں سکتی''...... عمران نے جلدی سے کہا۔

''کیوں۔ اس کی شادی کیوں نہیں ہو سکتی''...... کنگ اتاکوک نے چونکتے ہوئے کہا۔

''اس کے جسم میں ایک انتہائی پراسرار بیماری کے جراثیم موجود ہیں جو اس وقت تک حرکت نہیں کر سکیں گے جب تک اس کی شادی نہیں ہوتی۔ جیسے ہی اس کی شادی ہوئی وہ جراثیم حرکت میں آ جائیں گے اور پھر ایک ہفتے کے اندر اندر اس سے شادی کرنے والا ہلاک ہو جائے گا''...... عمران نے کہا تو کنگ اتاکوک کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

''ہم ایک منٹ میں انسانی جسم کی رپورٹ حاصل کر لیتے ہیں۔ لہٰذا ان بچگانہ باتوں سے تم ہمیں ڈرا نہیں سکتے''...... کنگ اتاکوک نے مسکراتے ہوئے کہا اور وہ ایک مرتبہ پھر جولیا کو میٹھی نظروں سے دیکھنے لگا۔

''سر ڈاگوگ۔ اگر کوئی مریخی لڑکی زمینی باشندے سے شادی کرے تو پھر کیا ہو گا''...... خاموشی بیٹھی ہوئی کنگ کی بیٹی اتی کوک نے سر ڈاگوگ سے پوچھا۔

''میرے خیال میں اس کے نتائج بھی سپر برآمد ہوں گے''۔ سر ڈاگوگ نے جواب دیا۔

''اس باشندے کا دماغ تو معزز ڈیڈ نے کھانا ہے''...... اتی کوک نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

''اب تک تم لوگوں کے دماغ کھاتے رہے ہو اب یہ کنگ تمہارا دماغ کھائے گا''...... تنویر نے مسکراتے ہوئے عمران سے کہا تو عمران اس کی خوبصورت بات پر مسکرا دیا جبکہ کنگ اتاکوک اور سر ڈاگوگ نے چونک کر عمران کی طرف دیکھا۔

''کیا مطلب۔ کیا یہ زمین پر اپنے ہم جنسوں کے دماغ کھاتا ہے''...... کنگ اتاکوک نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

''سر کھانا، دماغ چاٹنا ہمارے ہاں محاورتاً بولا جاتا ہے۔ تم سمجھتے ہو کہ محاورہ کیا ہوتا ہے''...... تنویر نے کہا۔

''ہاں۔ ہاں۔ ہم سمجھتے ہیں''...... کنگ اتاکوک نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''ہماری بات تو ادھوری رہ گئی۔ ہماری بات تو مکمل ہونے دیں''۔ اتی کوک نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ آپ بات مکمل کریں پرنس''...... کنگ اتاکوک نے

اپنی بیٹی سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ڈیڈ۔ اس زمینی آدمی کا دماغ تو آپ نے کھانا ہے لہٰذا یہ تو ہلاک ہو جائے گا جبکہ یہ دوسرا آدمی بچتا ہے۔ آپ زمینی لڑکی سے شادی کر لیں میں اس زمینی آدمی سے شادی کر لیتی ہوں''...... اتی کوک نے کہا تو سب اس کی طرف حیرت سے دیکھنے لگے۔

''مبارک ہو تنویر۔ زمین پر تو کبھی عام لڑکی نے بھی تمہیں گھاس نہیں ڈالی مگر یہاں مریخی پرنس تم سے شادی کی خواہش مند ہے''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کہیں تم جیلسی تو محسوس نہیں کر رہے''...... تنویر نے بھی مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''جیلسی کیسی۔ میں تو خوش ہو رہا ہوں۔ جولیا اور میرے درمیان تم دیوار بنے ہوئے تھے۔ تمہاری شادی ہو جائے گی تو گویا وہ دیوار گر جائے گی۔ میں اور جولیا زمین پر جا کر شادی کر لیں گے''...... عمران نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

''زمین پر جانے کا خیال اب دل سے نکال دو۔ تمہارا دماغ اب میرے سر کی غذا بنے گا''...... تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''پھر بھی جولیا تو میرے ہی حصے میں آئے گی نا''...... عمران نے کہا۔

''وہ کیسے''...... تنویر نے چونکتے ہوئے کہا۔

''کنگ کے دماغ میں میرا دماغ پہنچ جائے گا اور میرا دماغ

طاقتور ہے اور وہ کنگ کے دماغ پر غالب آ جائے گا یعنی کنگ اتاکوک کا دماغ کنگ کا نہیں رہے گا بلکہ میرا دماغ ہو جائے گا۔ دماغ میرا ہوا تو سمجھو کنگ اتاکوک تمام کا تمام میں ہو گیا''۔ عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''کیا تمام زمینی باشندے اسی طرح بے کار کی باتیں کرتے ہیں''...... کنگ اتاکوک نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''ڈیڈ۔ ان کی باتوں کو چھوڑیں۔ جو میں نے کہا ہے اس کا جواب دیں''...... اتی کوک نے اپنے ڈیڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ہم تمہاری شادی اکاکاک سے طے کر چکے ہیں''...... کنگ اتاکوک نے کہا۔

''اکاکاک سے۔ کب۔ آپ نے پہلے تو مجھے نہیں بتایا''...... اتی کوک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تمہاری شادی ہم نے آج ہی طے کی ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ تم ہمیشہ خوش رہو گی''...... کنگ اتاکوک نے کہا۔

''ڈیڈ۔ شادی ہو تو نہیں گئی۔ آپ اپنا ارادہ بدل بھی سکتے ہیں۔ آپ خود سوچیں کہ آپ کے اور میرے جو بچے ان زمینی باشندوں سے ہوں گے وہ سپر چائلڈ ہوں گے۔ جب ہمارے ہاں سپر چائلڈ ہوں گے تو پورے مریخ پر ہم چھا جائیں گے۔ نہ صرف مریخ پر بلکہ پھر ہم زمین کا رخ کریں گے اور وہاں بھی اپنی حکومت بنائیں گے''...... اتی کوک نے کہا۔

''معزز کنگ نے آج تک اپنا کوئی فیصلہ نہیں بدلا اور آپ جانتی ہیں کہ کنگ ایک بار جو فیصلہ کر لیتے ہیں پھر اسے بدلنا کنگ کی شان کے خلاف ہوتا ہے''...... اکاکاک نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''تم خاموش رہو۔ تم سے کس نے مشورہ مانگا ہے''...... اتی کوک نے اسے جھاڑتے ہوئے کہا۔

''اکاکاک کہہ تو ٹھیک رہا ہے۔ مریخ پر آج تک کسی کنگ نے اپنا فیصلہ نہیں بدلا''...... کنگ اتاکوک نے کہا۔

''ڈیڈ۔ ابھی آپ نے کون سا اس فیصلے کا اعلان کیا تھا۔ پھر اس فیصلے میں میری رائے بھی شامل نہیں تھی اس لئے یہ ادھورا فیصلہ تھا اور ادھورا فیصلہ بدلنے میں کوئی قباحت نہیں''...... اتی کوک نے کہا۔

''معزز پرنس۔ اکاکاک بہت گریٹ آدمی ہے''...... سرڈاگوگ نے بھی اکاکاک کی سفارش کرتے ہوئے کہا۔

''کیا یہ میدان میں اس زمینی آدمی کا مقابلہ کر لے گا''...... اتی کوک نے کہا تو مقابلہ کا سن کر اکاکاک کے چہرے پر رونق آ گئی۔ اس کے خیال کے مطابق زمینی آدمی بھلا اس کا کیا مقابلہ کر سکتا تھا۔

''لیس معزز پرنس۔ میں اس زمینی آدمی کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہوں''...... اکاکاک نے فوراً ہی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''یہ مقابلہ صرف جسمانی طاقت سے ہو گا۔ تم کوئی سائنسی حربہ یا ہتھیار استعمال نہیں کرو گے۔ اگر تم سائنسی ہتھیار استعمال کرنا چاہو گے تو پھر وہ ہتھیار اس زمینی باشندے کو بھی دیئے جائیں گے تاکہ اس مقابلے میں کوئی ناانصافی نہ ہو۔ اگر تم اس زمینی آدمی سے مقابلہ جیت گئے تو میں تم سے شادی کروں گی اور اگر یہ زمینی باشندہ جیت گیا تو میری شادی اس سے ہو گی''...... اتی کوک نے تنویر کو دیکھتے ہوئے کہا۔

''مجھے آپ کی ہر شرط منظور ہے''...... اکاکاک نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''اور تم کیا کہتے ہو زمینی باشندے۔ کیا نام ہے تمہارا''...... اتی کوک نے میٹھی نظروں سے تنویر کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''میرا نام تنویر ہے۔ میری ساتھی کا نام جولیا اور میرے ساتھی کا نام عمران ہے۔ میں آپ کو پانے کے لئے دنیا کی ہر طاقت سے ٹکرانے کے لئے تیار ہوں''...... تنویر نے کہا۔

''ڈیڈ۔ آپ اس مقابلے کا اعلان کر دیں اور اکاکاک کو پابند کر دیں کہ یہ کسی قسم کا سائنسی حربہ یا ہتھیار استعمال نہیں کرے گا۔ یہ لڑائی صرف اور صرف جسمانی طاقت کی بناء پر ہو گی''...... اتی کوک نے اپنے والد سے مخاطب ہو کر کہا۔

''مقابلہ کس وقت ہونا چاہئے''...... کنگ اتاکوک نے پوچھا۔

''ابھی۔ پانچ دس منٹ میں ہی۔ کیوں اکاکاک۔ تمہیں تیاری

کے لئے کوئی وقت تو نہیں چاہئے''...... اتی کوک نے اکاکاک کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''جی نہیں۔ میں ہر وقت تیار ہوں''...... اکاکاک نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''پرنس۔ آدھ گھنٹہ بعد ہمارے ملک پر شہاب ثاقب گرنے والا ہے اس لئے فوری طور پر تو یہ مقابلہ نہیں ہو سکتا۔ البتہ دو گھنٹوں بعد اس مقابلے کا اعلان کیا جاتا ہے''...... کنگ اتاکوک نے کہا۔

''میری ایک شرط بھی ہے''...... تنویر نے کنگ اور اتی کوک کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''شرط۔ کیسی شرط۔ بتائیں ہم ضرور مانیں گے''...... پرنس نے تنویر کو محبت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''جب تک میری آپ سے شادی نہ ہو جائے اس وقت تک میرے ساتھی عمران کو کچھ نہیں کہا جائے گا اور نہ ہی معزز کنگ میری ساتھی جولیا سے شادی کریں گے۔ میں چاہتا ہوں کہ میرے ساتھی عمران اور جولیا میری شادی میں شرکت کریں''...... تنویر نے شرط بتاتے ہوئے کہا۔

''سر ڈاگوگ۔ اس میں کوئی حرج تو نہیں ہے''...... اتی کوک نے کنگ کی بجائے سر ڈاگوگ سے مخاطب ہو کر کہا۔

''جی ہاں معزز پرنس۔ اس میں کوئی حرج نہیں ہے''...... سر ڈاگوگ نے جواب دیا۔

''ڈیڈ۔ اب آپ اس مقابلے کا اعلان کرا دیں۔ ہمیں تنویر کی شرط منظور ہے''...... اتی کوک نے اپنے والد سے کہا تو کنگ اتاکوک نے ہوا میں ایک خاکہ بنایا تو چند لمحوں بعد آفس میں ایک مریخی باشندہ داخل ہوا۔

''سن سٹی میں اعلان کرا دیں کہ ٹھیک دو گھنٹے بعد اوپر میدان میں اکاکاک اور زمینی آدمی کا مقابلہ ہوگا اور جو اس مقابلے کا فاتح ہوگا اس کی شادی پرنس اتی کوک سے کر دی جائے گی''...... کنگ اتاکوک نے اس مریخی باشندے سے کہا تو اس نے دلچسپ نگاہوں سے تنویر کو دیکھا اور پھر اس نے جھک کر کنگ کو سلام کیا اور آفس سے باہر نکل گیا۔

ایک بہت بڑا میدان تھا جو کہ مریخی باشندوں سے بھرا ہوا تھا۔ ہزاروں کی تعداد میں کرسیاں ترتیب سے لگی ہوئی نظر آ رہی تھیں۔ ایک طرف بہت بڑا اور خوبصورت سٹیج بنا ہوا تھا۔ سٹیج پر کنگ اتاکوک، پرنس اتی کوک، سر ڈاگوگ اور چند دوسرے لوگ بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ سٹیج کے قریب ہی تین بڑی کرسیاں بھی رکھی ہوئی تھیں جن پر عمران، تنویر اور جولیا بیٹھے ہوئے تھے۔

مریخ کے باشندوں کے لئے یہ پہلا موقع تھا کہ وہ ایسا مقابلہ دیکھنے آئے تھے جس میں ایک زمینی باشندہ حصہ لے رہا تھا اس لئے وہ سب بہت شوق سے آئے تھے۔ ان میں مریخی مرد بھی تھے اور عورتیں بھی۔ ان سب کی نظریں تنویر پر جمی ہوئی تھیں کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ زمینی باشندے تنویر نے مقابلہ میں حصہ لینا ہے۔ مقابلے کا وقت ہوا تو سٹیج پر بیٹھا ہوا ایک مریخی باشندہ اٹھ کھڑا ہوا۔

جیسے ہی وہ اپنی کرسی سے اٹھا میدان میں خاموشی چھا گئی کیونکہ اس نے مقابلے کا اعلان کرنا تھا۔

''مریخ کے عظیم ملک سن سٹی کے باشندو۔ آج مریخ کی تاریخ کا ایک انوکھا مقابلہ ہونے والا ہے۔ یہ مقابلہ ایک مریخی انسان اور ایک زمینی انسان کے درمیان ہوگا۔ آپ لوگوں نے ایسا مقابلہ اپنی زندگی میں اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھا ہوگا۔ تو اب آپ تیار ہو جائیں اس دلچسپ، سنسنی خیز اور انوکھے مقابلے کو دیکھنے کے لئے۔ یہ مقابلہ صرف جسمانی طاقت اور ذہانت سے لڑا جائے گا۔ اس مقابلہ میں کوئی ہتھیار یا سائنسی حربے کا استعمال نہیں ہوگا۔ اگر اکاکاک یہ مقابلہ جیت گیا تو پرنس اتی کوک کی شادی اس سے ہو جائے گی اور اگر یہ مقابلہ زمینی باشندے جس کا نام تنویر ہے، نے جیتا تو پھر پرنس سے شادی اس کا حق ہوگا۔ اگر زمینی باشندہ ہار گیا تو پھر ہمارے معزز سائنس دان اپنی تجربہ گاہ میں اس کے دماغ پر ریسرچ کریں گے اور اگر اکاکاک ہار گیا تو اس کے مستقبل کا فیصلہ پرنس کریں گی۔ ایک خوشخبری بھی میں آپ کو بتاتا چلوں کہ اس مقابلے کے ٹھیک تیسرے روز پرنس اتی کوک کی شادی ہوگی اور پرنس کی شادی سے اگلے روز معزز کنگ اتاکوک کی شادی اس زمینی لڑکی جولیا سے ہوگی''...... مریخی باشندے نے گونج دار آواز میں کہا اور پھر جیسے ہی وہ خاموش ہوا تمام مریخی باشندوں نے زور زور سے تالیاں بجانا شروع کر دیں۔

''یہ تو سارا سسٹم ہی ہمارے جیسا ہے''...... تنویر نے عمران سے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ اللہ تعالیٰ نے زمین اور مریخ کو ایک جیسے اجزاء سے بنایا ہے۔ صرف رنگ مختلف ہے اس لئے شاید زمینی اور مریخی مخلوق کا سسٹم بھی ملتا جلتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''اب میں زمینی باشندے تنویر اور مریخی باشندے اکاکاک کو دعوت دوں گا کہ وہ دونوں میدان میں آ جائیں''...... مریخی باشندے نے کہا تو تنویر اپنی جگہ سے اٹھا اور میدان کے درمیان میں پہنچ گیا۔ دوسری طرف سے اکاکاک بھی میدان میں آ گیا۔ اس کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ تھی۔ اس کے خیال کے مطابق زمینی باشندے ان سے کمزور تھے جبکہ تنویر بلیوسٹی کے شالاک سے لڑ کر ان کی جسمانی قوت کا اندازہ لگا چکا تھا۔ وہ جسمانی قوت میں کسی طرح بھی ان سے زیادہ نہیں تھے۔

''جی لاک''...... ان دونوں کی تلاشی لے لو۔ کسی کے پاس کوئی ہتھیار نہیں ہونا چاہئے''...... اتی کوک نے کہا تو جی لاک ان کے پاس آ گیا اور پھر اس نے ان دونوں کی تلاشی لی اور دوبارہ سٹیج پر چلا گیا۔

''کسی کے پاس کوئی ہتھیار نہیں ہے''...... جی لاک نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''مقابلہ شروع کرایا جائے''...... جی لاک کی بات سن کر کنگ

اتا کوک نے کہا۔

''مقابلے کا آغاز کر دیا جائے''...... جی لاک نے کہا تو تنویر اور اکا کاک دونوں ایک دوسرے کو گھورنے لگے۔ پھر اچانک اکا کاک نے فضاء میں چھلانگ لگائی اور اس کی ایک ٹانگ نیم دائرے کے انداز میں گھومی جو تنویر کے سینے پر پڑی اور تنویر اچھل کر میدان میں دور جا گرا اور میدان تالیوں سے گونج اٹھا۔ تمام مریخی باشندوں کی ہمدردیاں اکا کاک کے ساتھ تھیں۔

اکا کاک نے فضا میں ایک قلابازی کھائی اور جہاں تنویر گرا ہوا تھا وہاں پہنچ گیا۔ اس دوران تنویر اٹھنے کی کوشش کر رہا تھا کہ اس کے سر پر اکا کاک کی ٹھوکر لگی اور وہ اٹھتے اٹھتے ایک بار پھر گر گیا۔ اسے گرتے دیکھ کر میدان میں پھر تالیاں بجنے لگیں۔ اکا کاک کے پیر زمین پر لگے اور اس نے ایک بار پھر اپنی ٹھوکر تنویر کے سر پر مارنی چاہی لیکن اس مرتبہ تنویر نے اسے کامیاب نہ ہونے دیا۔ تنویر کا ایک ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور اکا کاک کا اٹھا ہوا پاؤں تنویر کے ہاتھ میں آ گیا اور تنویر نے پوری قوت سے اسے گھما دیا تو اکا کاک چکراتا ہوا دور جا گرا۔

اس کے ساتھ ہی تنویر انتہائی پھرتی کے ساتھ اٹھ کھڑا ہوا۔ اکا کاک ابھی اٹھ ہی رہا تھا کہ تنویر نے اس پر چھلانگ لگا دی۔ تنویر کے دونوں پیر اس کی کمر پر لگے اور اکا کاک کے جسم کو ایک زور دار جھٹکا لگا اور اس کا جسم فضا میں اچھل کر کرسیوں پر بیٹھے ہوئے افراد پر جا گرا۔ پورے میدان پر سکوت طاری ہو گیا۔ صرف پرنس اتی کوک ہی ایک ایسی ہستی تھی جس کے چہرے پر مسکراہٹ ابھر آئی تھی۔

تنویر، اکا کاک کے اٹھنے کا انتظار کرنے لگا۔ اسے اٹھنے میں چند لمحے لگے۔ اکا کاک اٹھا اور پھر آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا ہوا دوبارہ میدان میں آ گیا۔ اب وہ کینہ توز نظروں سے تنویر کو گھور رہا تھا۔ پہلے جو مسکراہٹ اس کے چہرے پر تھی وہ اب غائب ہو چکی تھی۔ پھر دونوں بیک وقت فضا میں اچھلے اور ایک دوسرے سے ٹکرا کر زمین پر گرتے چلے گئے۔ زمین پر گرتے ہی دونوں بیک وقت اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ اب وہ پھر ایک دوسرے کے آمنے سامنے تھے اور ایک دوسرے کو خونی نظروں سے گھور رہے تھے۔

اس مرتبہ وار کرنے میں تنویر نے پہل کی اور وہ فضا میں بلند ہوا اور اس کی ایک ٹانگ اکا کاک کی گردن کی طرف بڑھی لیکن اکا کاک نے جھکائی دے کر اس کا یہ وار بچا لیا لیکن جیسے ہی وہ جھکا اسی لمحے تنویر کی ٹانگ دوبارہ حرکت میں آئی کیونکہ تنویر کو پہلے ہی معلوم تھا کہ اس نے جھک کر خود کو بچانے کی کوشش کرنی ہے۔ تنویر کی ٹانگ اس کی گردن پر پڑی اور وہ اوندھے منہ زمین پر جا گرا۔ زمین پر گرتے ہی اس نے دو تین کروٹیں بدلیں اور پھر بجلی کی سی تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا لیکن اب تنویر بھی بجلی بنا ہوا تھا اس لئے جیسے ہی اکا کاک اٹھ کر کھڑا ہوا تنویر کے دونوں پاؤں اس کی

پسلیوں میں لگے۔ تنویر کے اس وار سے دو کام ہوئے۔ ایک تو اکاکاک کو اپنا سانس سینے میں رکتا ہوا محسوس ہوا دوسرے وہ دور جا گرا۔ اب وہ پھرتی سے اٹھ نہ سکا تھا۔ اسے اٹھنے میں چند لمحے لگے۔ تنویر اس کے اٹھنے کا انتظار کرنے لگا۔ اکاکاک اٹھا اور محتاط انداز میں چلتا ہوا تنویر کے قریب پہنچ گیا۔

''اب بھی وقت ہے۔ تم اپنی شکست کا اعلان کر دو''۔ اکاکاک نے تنویر کے قریب آتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا دایاں ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور تنویر کے کان کے نیچے پٹاخہ سا چھوٹا۔ اکاکاک کے زور دار مکے نے تنویر کو دن میں تارے دکھا دیئے۔ اکاکاک نے فوراً ہی دوسرا مکا بھی اس کے کان پر مارنا چاہا لیکن اس مرتبہ تنویر نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کو زور دار جھٹکا دیا۔ اکاکاک کے منہ سے چیخ نکلی اور اس کے ساتھ ہی اس کی لات حرکت میں آئی۔ اس کی ٹھوکر تنویر کے گھٹنے پر لگی۔ ایک لمحے کے لئے تنویر کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے گھٹنے کی ہڈی ٹوٹ گئی ہو لیکن وہ اس ضرب کو برداشت کر گیا اور پھر اس نے پوری قوت سے گھومتے ہوئے ایک زوردار مکا اکاکاک کے سر پر مار دیا۔ اس کا مکا ہتھوڑے کی مانند اس کے سر پر لگا اور اکاکاک کا دماغ تیزی سے چکرا گیا اور وہ زمین پر گر گیا۔

''اٹھو اکاکاک۔ اٹھو۔ مقابلہ کرو''...... اعلان کرنے والے نے چیختے ہوئے کہا اور تمام لوگ اس کے اٹھنے کا انتظار کرنے لگے لیکن

وہ اٹھ نہ سکا۔ کچھ دیر بعد اتی کوک اپنی کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

''بس۔ مقابلہ ختم ہو گیا۔ اکاکاک مقررہ وقت کے اندر اٹھ نہیں سکا۔ یہ مقابلہ زمینی انسان نے جیت لیا ہے''...... اتی کوک نے ہاتھ اٹھا کر اعلان کرتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر خوشی کے تاثرات تھے جو سب نے محسوس کئے۔ اتی کوک کی خوشی کو محسوس کرتے ہوئے وہاں موجود تمام افراد نے تنویر کے لئے تالیاں بجانا شروع کر دیں لیکن یہ تالیاں پرجوش نہیں تھیں۔

اتی کوک سٹیج سے نیچے اتر کر تنویر کے پاس آئی۔ اس نے تنویر کا ہاتھ پکڑا اور اسے اپنے ساتھ سٹیج پر لے گئی اور پھر اس نے اپنی کرسی کے ساتھ ہی انگلی کا اشارہ کیا تو وہاں ایک اور کرسی ظاہر ہو گئی اور اس نے تنویر کو اس کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

''آپ سب جانتے ہیں کہ یہ زمینی باشندہ اب سن سٹی کے شاہی خاندان کا فرد ہونے والا ہے۔ آپ سب اسے مبارک باد دیں''...... اتی کوک نے کہا تو مجمع سے مبارک باد کی آوازیں آنے لگیں۔ لوگوں کے شور کی آوازیں اکاکاک کے کانوں میں پڑی تو اسے بھی ہوش آنے لگا۔ جب لوگوں کا شور تھما تو اکاکاک مکمل طور پر ہوش میں آ چکا تھا۔ وہ نہایت ہی نفرت بھرے انداز میں سٹیج پر بیٹھے تنویر کو دیکھ رہا تھا۔ اتی کوک نے اس کی نفرت کو محسوس کر لیا تھا۔

''معزز ساتھیو۔ اب ہم اکاکاک کے مستقبل کا فیصلہ کریں گے''۔

اتی کوک نے کہا تو اکاکاک نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔

''آپ جانتے ہیں کہ شکست خوردہ لوگوں کو زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں ہوتا لہٰذا ہم اکاکاک کی موت کا اعلان کرتے ہیں۔ بی لاک اپنے ہاتھوں سے اکاکاک کو سرخ موت کے حوالے کرے گا''...... اتی کوک نے اعلان کرتے ہوئے کہا تو اکاکاک کا چہرہ زرد پڑ گیا جبکہ بی لاک کے ہاتھوں میں مریخ کا مخصوص ہتھیار نظر آنے لگا۔

''ختم کیا جائے''...... اتی کوک نے بی لاک کو حکم دیتے ہوئے کہا تو اس کا حکم سنتے ہی بی لاک نے ریوالور کا رخ اکاکاک کی طرف کیا اور شعاع فائر کر دی۔ سرخ شعاع ریوالور سے نکل کر اکاکاک کے ماتھے سے ٹکرائی اور اکاکاک کو آگ لگ گئی۔ کچھ دیر بعد وہ چیختا ہوا ختم ہو گیا۔

''اب ہم آفس جائیں گے کیونکہ ہم نے ضروری امور نمٹانے ہیں''...... کافی دیر سے خاموش بیٹھے ہوئے کنگ اتاکوک نے پرنس سے مخاطب ہو کر کہا۔

''معزز ڈیڈ۔ ہم بھی آپ کے ساتھ جائیں گے''...... اتی کوک نے کہا تو کنگ اتاکوک نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''زمینی انسانوں کو ہمارے آفس پہنچا دیا جائے''...... کنگ اتاکوک نے ایک طرف کھڑے ہوئے چند مریخی باشندوں سے کہا۔ یہ مریخی باشندے کنگ کے غلام تھے جو سن سٹی کی خفیہ ایجنسی ایکس

کے ایجنٹ بھی تھے۔

میدان میں موجود تمام لوگ بھی وہاں سے چلے گئے اور وہ بھی کنگ کے آفس میں آ گئے۔ کنگ اتاکوک نے اپنی کرسی پر بیٹھنے کے بعد ہوا میں ایک خاکہ بنایا تو چند لمحوں بعد آفس میں ایک مریخی باشندہ داخل ہوا۔ اس نے رکوع کے بل جھکتے ہوئے کنگ اتاکوک کو سلام کیا۔

''سی لاک۔ ہم تمہیں ایکس ایجنسی کا نیا چیف مقرر کرتے ہیں''...... کنگ اتاکوک نے آنے والے باشندے سے کہا۔

''سی لاک۔ آپ کے اعتماد پر پورا اترے گا معزز کنگ''۔ آنے والے نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ان تینوں زمینی باشندوں کو گیسٹ ہاؤس میں ٹھہرانا ہے اور ان کی مکمل حفاظت کرنی ہے''...... کنگ اتاکوک نے سی لاک سے کہا تو اس نے عمران، تنویر اور جولیا کو غور سے دیکھا۔

''معزز ڈیڈ۔ اگر انہیں عام گیسٹ ہاؤس میں رکھا گیا تو بلیوسٹی یا سٹارسٹی والے انہیں وہاں سے اغوا کر سکتے ہیں۔ آپ انہیں اپنے ذاتی گیسٹ ہاؤس میں ٹھہرائیں''...... اتی کوک نے کہا۔

''بلیوسٹی اور سٹارسٹی والوں کی اتنی جرأت تو نہیں ہے لیکن آپ کا مشورہ چونکہ اچھا ہے اس لئے ہم اس مشورے پر ضرور عمل کریں گے۔ آپ سی لاک کے ساتھ چلی جائیں اور انہیں ہمارے ذاتی گیسٹ ہاؤس میں پہنچا آئیں''...... اتاکوک نے اتی کوک سے

مخاطب ہو کر کہا۔

''جی بہتر۔ آپ آئیں ہمارے ساتھ''...... اتی کوک نے عمران اور اس کے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ہم آپ کے غلام ہیں۔ جہاں چاہیں لے چلیں''...... تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا تو اتی کوک کے ہونٹوں پر بھی مسکراہٹ پھیل گئی اور پھر وہ تینوں اتی کوک اور ایکس ایجنسی کے نئے چیف سی لاک کے ساتھ چلنے لگے۔

شانگ نہایت ہی پریشانی کے عالم میں اپنے دفتر بیٹھا ہوا تھا۔ سن سٹی کی خفیہ ایجنسی ایکس کے ایجنٹ نہ صرف اس سے زینی باشندے چھین کر لے گئے تھے بلکہ اس کے بہت سے ساتھی بھی مارے گئے تھے۔ وہ خود بڑی مشکل سے جان بچا کر آیا تھا لیکن اب اسے اپنی جان بچتی ہوئی نظر نہیں آ رہی تھی۔ دوسری مرتبہ کی ناکامی سے کنگ مراٹ نے خود اسے مار ڈالنا تھا اس لئے اس نے ابھی تک رپورٹ بھی نہیں دی تھی۔ وہ پریشان بیٹھا ہوا تھا کہ کنگ مراٹ کا پیغام آیا اور وہ فوراً ہی کنگ مراٹ کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔

''تم اکیلے آئے ہو۔ ہمارے معزز مہمان کہاں ہیں''...... کنگ مراٹ نے اسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''معزز کنگ۔ سن سٹی والے بھی اس مسئلے میں کود پڑے ہیں۔

میں نے بلیوسٹی کے کئی سائنس دان اور درجنوں سیکرٹ ایجنٹس کو مار کر زمینی باشندوں کو حاصل کر لیا تھا لیکن پھر ایکس ایجنسی کے چیف اکاکاک نے دھوکے سے ہم پر حملہ کر دیا۔ ہمارے بہت سے ایجنٹ مارے گئے اور وہ ہم سے زمینی باشندے چھین کر لے گئے''...... شانگ نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''کبھی بلیوسٹی والے تم سے مہمان چھین کر لے جاتے ہیں اور کبھی سن سٹی والے اور تم ان کا منہ دیکھتے رہ جاتے ہو''...... کنگ مراٹ نے طنزیہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ہاتھ میں ریوالور نظر آنے لگا۔ کنگ مراٹ کے ہاتھوں میں ریوالور دیکھ کر شانگ نے بری طرح کانپنا شروع کر دیا۔

''زندگی صرف کامیاب لوگوں کے لئے ہوتی ہے شانگ۔ ناکام لوگوں کو زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں''...... کنگ مراٹ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے شانگ پر شعاع فائر کر دی۔ شعاع اس کی گردن سے ٹکرائی اور اسے آگ لگ گئی اور اس کی چیخیں بلند ہونے لگیں۔ کچھ دیر بعد وہ جل کر راکھ میں تبدیل ہو گیا۔

شانگ کے راکھ میں تبدیل ہونے کے بعد کنگ مراٹ نے ہوا میں ایک خاکہ بنایا اور چند لمحوں بعد ایک مریخی باشندہ اس کے آفس میں داخل ہوا۔ اس نے بھی رکوع کے بل جھکتے ہوئے کنگ کو سلام کیا۔

''ڈی لانگ۔ ہم نے تمہیں اس لئے طلب کیا ہے کہ ہم تمہیں

بی ایجنسی کا نیا چیف بنا رہے ہیں''...... کنگ مراٹ نے آنے والے سے کہا تو اس کے چہرے پر خوشی کے تاثرات پھیل گئے۔

''معزز کنگ۔ یہ میرے لئے بہت بڑے اعزاز کی بات ہے''۔ آنے والے نے کہا جسے کنگ نے ڈی لانگ کے نام سے پکارا تھا۔

''بی ایجنسی کا سابق چیف شانگ مارا جا چکا ہے اور ہم نے اپنے ہاتھوں سے اسے موت کے گھاٹ اتارا ہے کیونکہ وہ ایک مشن میں ناکام ہو گیا تھا اس لئے اب وہ مشن تم نے مکمل کرنا ہے۔ اگر تم بھی ناکام رہے تو ہم تمہیں بھی اپنے ہاتھوں سے موت کے گھاٹ اتار دیں گے''...... کنگ مراٹ نے ڈی لانگ سے مخاطب ہو کر کہا۔

''معزز کنگ۔ میں آپ کے اعتماد پر پورا اتروں گا''...... ڈی لانگ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''تم جانتے ہو کہ شانگ کس مشن پر کام کر رہا تھا''...... کنگ مراٹ نے پوچھا۔

''جی ہاں معزز کنگ۔ چیف شانگ زمینی باشندوں کی حفاظت کرنے میں ناکام رہا تھا۔ زمینی مہمانوں کو پہلے بلیوسٹی والوں نے اور اب سن سٹی والوں نے چھین لیا ہے''...... ڈی لانگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ان معزز مہمانوں کو تم نے واپس لانا ہے۔ اگر سن سٹی والوں

کا ایک ایک فرد بھی ہلاک کرنا پڑے تو اس سے بھی دریغ نہیں کرنا۔ سن سٹی والوں نے ہماری طرف دشمنی کا ہاتھ بڑھا کر اچھا نہیں کیا''...... کنگ مراٹ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''میں ابھی حالات کا جائزہ لیتا ہوں اور سن سٹی کے لئے روانہ ہو جاتا ہوں''...... ڈی لانگ نے کہا۔

''جانے سے پہلے مجھ سے ملتے جانا''...... کنگ مراٹ نے کہا تو ڈی لانگ نے سر جھکایا اور پھر آفس سے باہر چلا گیا۔ اس کے جانے کے بعد کنگ مراٹ نے انگلی کی مدد سے ہوا میں ایک خاکہ بنایا تو چند لمحوں بعد سٹار سٹی کا سپر سائنس دان سر لانگ اس کے آفس میں داخل ہوا۔ کنگ مراٹ نے انگلی کا اشارہ کر کے ان کے لئے کرسی ظاہر کر دی۔

''تشریف رکھیئے سر لانگ''...... کنگ مراٹ نے سر لانگ سے مخاطب ہو کر کہا تو وہ کرسی پر بیٹھ گیا۔

''آپ کے نئے جونیئرز ٹھیک کام کر رہے ہیں نا''...... کنگ مراٹ نے پوچھا۔

''جی ہاں۔ میرے نئے جونیئرز بہت ذہین اور سائنسی صلاحیتوں سے مالا مال ہیں''...... سر لانگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''مگر ہمیں تو یوں لگتا ہے جیسے سٹار سٹی سے باصلاحیت لوگ ختم ہو گئے ہیں۔ بلیو سٹی والوں نے ہم میں بیماری پھیلا دی ہے اور

ہمیں علم نہیں ہو سکا اور ہم آج تک اس کی میڈیسن ایجاد نہیں کر سکے۔ اپنی مدد کے لئے ہم نے زمینی باشندوں کو اغوا کیا ہے۔ ان مہمانوں کو کبھی بلیو سٹی والے چھین کر لے جاتے ہیں اور کبھی سن سٹی والے اور ہماری ایجنسی کے لوگ منہ دیکھتے رہ جاتے ہیں''...... کنگ مراٹ نے بجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

''معزز کنگ۔ آپ مایوس نہ ہوں۔ چونکہ زمینی باشندوں کی آمد پہلی بار ہوئی ہے اس لئے ہمارے ایجنٹوں کو ایسے حالات میں کام کرنے کا تجربہ نہیں ہے۔ اب جیسے جیسے وقت گزرے گا ہمارے ایجنٹوں کی کارکردگی بہتر ہوتی چلے جائے گی''...... سر لانگ نے کنگ کو تسلی دیتے ہوئے کہا۔

''آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ بلیو سٹی اور سن سٹی کی ایجنسیوں کے لئے یہ حالات نئے نہیں ہیں۔ وہاں زمینی باشندوں کی آمد و رفت ہوتی رہتی ہے''...... کنگ مراٹ نے اس مرتبہ طنزیہ لہجے میں کہا۔

''میرا مطلب ہرگز یہ نہیں تھا معزز کنگ۔ بلکہ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہماری بی ایجنسی بہت جلد ان حالات کو کنٹرول کر لے گی''...... سر لانگ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور اسی لمحے آفس کی دیوار پر ڈی لانگ کا خاکہ بنا جس کا مطلب تھا کہ ڈی لانگ کنگ سے اندر آنے کی اجازت طلب کر رہا ہے۔ کنگ مراٹ نے انگلی کا اشارہ کر کے دروازہ ظاہر کر دیا۔

جب کنگ مراث خود کسی کو طلب کرتا تھا تو وہ خود ہی کنگ کے آفس کا دروازہ ظاہر کر کے اندر آ جاتا تھا جبکہ اگر کوئی کنگ کے بلائے بغیر آنا چاہتا تھا تو اس کا خاکہ دیوار پر ظاہر ہو جاتا تھا جسے اگر کنگ اندر آنے کی اجازت دیتا تو وہ اندر آ جاتا تھا۔ کنگ مراث نے دروازہ ظاہر کر کے ڈی لانگ کو اندر آنے کی اجازت دے دی اور ڈی لانگ اندر داخل ہو گیا۔

''بیٹھو ڈی لانگ''...... کنگ مراث نے انگلی کا اشارہ کر کے اس کے لئے بھی کرسی ظاہر کرتے ہوئے کہا۔

''شکریہ معزز کنگ''...... ڈی لانگ نے جھکتے ہوئے کہا اور پھر کرسی پر بیٹھ گیا۔

''سر لانگ۔ بی ایجنسی کا نیا چیف ڈی لانگ ہے۔ شانگ کو اس کی ناکامی پر موت کی سزا مل چکی ہے''...... کنگ مراث نے سر لانگ سے کہا تو انہوں نے اثبات میں سر ہلا دیا اور ڈی لانگ کو غور سے دیکھنے لگا۔

''معزز کنگ۔ میں نے سن سٹی میں موجود اپنے ایجنٹوں سے رپورٹ لی ہے''...... ڈی لانگ نے کہا۔

''کیا بتایا ہے انہوں نے اپنی رپورٹ میں''...... کنگ مراث نے پوچھا۔

''معزز کنگ۔ ہمارے ایک زمینی مہمان تنویر کا مقابلہ سن سٹی کی خفیہ ایجنسی ایکس کے چیف سے بھرے میدان میں ہوا ہے جس

میں سن سٹی کے چیف کو شکست ہوئی ہے۔ اس شکست کے نتیجے میں سن سٹی کی پرنسس اتی کوک نے چیف کو موت کی سزا دے دی ہے۔ سن سٹی کے کنگ نے یہ مقابلہ باقاعدہ اعلان کے ساتھ کرایا تھا۔ اعلان یہ تھا کہ جو یہ مقابلہ جیتے گا اس کی شادی پرنسس اتی کوک سے کر دی جائے گی اور اب تیسرے روز تنویر کی شادی اتی کوک سے ہو رہی ہے جبکہ پرنسس کی شادی سے اگلے روز کنگ زمینی لڑکی جولیا سے شادی کریں گے۔ ان کے سائنس دان سر ڈاگوگ نے بتایا ہے کہ ان شادیوں کے بعد جو بچے پیدا ہوں گے وہ سپر صلاحیتوں کے مالک ہوں گے۔ وہ دنیا پر حکومت کرنے کی صلاحیت رکھتے ہوں گے۔ اس کے علاوہ ان کے تیسرے ساتھی عمران کا دماغ فوڈ کیپسول میں منتقل کر کے کنگ وہ کیپسول خود کھائیں گے تا کہ وہ سپر مائینڈ بن جائیں''...... ڈی لانگ نے تفصیلی رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ تو یہ ارادے ہیں کنگ اتا کوک کے۔ لیکن ہم اس کے یہ ارادے پورے نہیں ہونے دیں گے۔ ڈی لانگ۔ تم نے مہمانوں کو واپس حاصل کرنے کے لئے کیا اقدامات کئے ہیں''...... کنگ مراث نے رپورٹ سننے کے بعد غصیلے لہجے میں کہا۔

''معزز کنگ۔ کنگ اتا کوک نے ہمارے زمینی مہمانوں کو اپنے ذاتی گیسٹ ہاؤس میں ٹھہرایا ہے اور اس گیسٹ ہاؤس کا دروازہ کنگ اتا کوک کے بیڈ روم سے کھولا جاتا ہے اور آپ جانتے ہیں

کہ ہم قوانین کے مطابق کنگ اتاکوک کے بیڈ روم میں داخل نہیں ہو سکتے''...... ڈی لانگ نے کہا۔

''اوہ۔ تو اس کا مطلب ہے کہ اب اگلی کارروائی ہمیں خود کرنی پڑے گی''...... کنگ مراٹ نے کہا۔

''معزز کنگ۔ کنگ اتاکوک کے ارادے بہت خطرناک ہیں۔ انہوں نے وہ بات سوچی جو آپ کے اور میرے ذہن میں بھی نہیں آئی۔ واقعی اگر انہوں نے زمینی لڑکی سے شادی کر لی تو ان کی اولاد انقلابی پیدا ہو گی اس لئے کنگ اتاکوک کی شادی اس زمینی لڑکی سے نہیں ہونی چاہئے بلکہ آپ کو اس لڑکی سے شادی کرنی چاہئے''...... سر لانگ نے کہا تو کنگ مراٹ جو پہلے ہی سوچوں میں گم تھے سر لانگ کی بات سن کر مزید سوچوں میں غرق ہو گئے۔

''کیا واقعی زمینی عورت سے شادی کرنے کے نتائج اچھے برآمد ہوں گے''...... کنگ مراٹ نے پوچھا۔

''صرف اچھے نہیں بلکہ انقلابی کہیئے''...... سر لانگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ڈی لانگ۔ شادی تیسرے دن ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمارے پاس ابھی دو دن ہیں۔ ہم ان دو دنوں میں حالات کا جائزہ لیتے رہیں گے۔ کل رات ہم ایکشن میں آئیں گے اور اس مشن کو ہم خود لیڈ کریں گے۔ تم نے اپنی مکمل ایجنسی کو الرٹ رکھنا ہے''...... کنگ مراٹ نے کہا۔

''جی معزز کنگ۔ ہم ہر طرح سے اور ہر لمحہ تیار ہیں''...... ڈی لانگ نے کہا۔

''اب آپ دونوں جائیں۔ ہم علیحدگی میں بھی اس بارے میں سوچنا چاہتے ہیں''...... کنگ مراٹ نے ان دونوں سے کہا تو وہ اٹھے اور آفس سے باہر نکل گئے جبکہ کنگ مراٹ واقعی سوچ میں ڈوب گئے۔

بلیوسٹی کے کنگ پاک اپنے آفس مین بے چینی کے عالم میں ٹہل رہے تھے۔ ان کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات صاف دکھائی دے رہے تھے۔ کچھ دیر ٹہلنے کے بعد وہ رک گئے اور پھر انہوں نے انگلی کا اشارہ کر کے ہوا میں ایک خاکہ بنایا اور پھر اپنی کرسی پر بیٹھ گئے۔ چند لمحوں بعد ان کے آفس کی دیوار میں دروازہ نمودار ہوا اور ایک مریخی باشندہ ان کے آفس میں داخل ہوا۔ اس نے جھک کر کنگ کو سلام کیا۔

''بیٹھو۔ شاموک''...... کنگ نے کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے آنے والے سے کہا۔

''شکریہ معزز کنگ''...... شاموک نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور کرسی پر بیٹھ گیا۔

''تم جانتے ہو کہ سٹارسٹی کی خفیہ ایجنسی بی نے ہمارا بہت نقصان

کیا ہے۔ ہمارے مایہ ناز سائنس دان سراناک کو انہوں نے ہلاک کیا ہے۔ ان کے ساتھ ان کے چھ جونیئرز اور خفیہ ایجنسی زیڈ کے کئی ایجنٹ بھی مارے گئے ہیں۔ سراناک کی موت ہمارے لئے ناقابل تلافی نقصان ہے''...... کنگ پاک نے شاموک سے کہا۔

''جی معزز کنگ۔ میں تمام حالات سے باخبر ہوں۔ سٹارسٹی کی ایجنسی زمینی باشندوں کو اغوا کر کے لے گئی ہے جن پر سراناک تجربات کرنا چاہتے تھے''...... شاموک نے کہا۔

''یہ ہماری خفیہ ایجنسی زیڈ کی ناکامی ہے اور اس ناکامی کا ذمہ دار برماگ ہے''...... کنگ پاک نے کہا۔

''یقیناً معزز کنگ ہی اس بارے میں بہتر جانتے ہیں''۔ شاموک نے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو کنگ پاک نے شاموک کی بات سن کر اسے غور سے دیکھا اور پھر انہوں نے ہوا میں برماگ کا خاکہ بنایا تو چند لمحوں بعد برماگ بھی آفس میں حاضر ہو گیا۔ اس نے بھی رکوع کے بل جھک کر کنگ پاک کو سلام کیا۔

''برماگ۔ سٹارسٹی والے کیسے کامیاب ہو گئے''...... کنگ پاک نے اس سے مخاطب ہو کر پوچھا۔ کنگ پاک نے اس کے بیٹھنے کے لئے کرسی ظاہر نہیں کی تھی اور کنگ پاک کے بات کرنے کے انداز سے برماگ کے ماتھے پر پسینہ آ گیا اور اس نے ہاتھ سے پسینہ صاف کیا۔

''معزز کنگ۔ میرے انتظامات میں کوئی کمی نہیں تھی۔ سٹارسٹی

کے کنگ نے ایجنسی بی کے ایجنٹوں کو جینز تبدیلی کے انجکشن لگا دیئے تھے۔ وہ لوگ انتہائی چھوٹے چھوٹے جانوروں میں تبدیل ہو کر سراناک کی لیبارٹری میں داخل ہو گئے۔ جانوروں میں تبدیل ہونے کی وجہ سے انہیں مشینیں چیک نہیں کر سکیں اور انہوں نے اپنی کارروائی مکمل کر لی"...... برماگ نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"وجہ کوئی بھی ہو برماگ۔ ناکامی تو ناکامی ہوتی ہے اور دفاعی معاملات میں ناکامی تو ناقابل معافی ہوتی ہے۔ تمہاری ناکامی کی وجہ سے ہم سراناک سے محروم ہو گئے ہیں"...... کنگ پاک نے برماگ کو گھورتے ہوئے کہا۔

"معزز کنگ۔ مجھے ایک موقع دیں آپ کو آئندہ شکایت نہیں ہو گی"...... برماگ نے اس مرتبہ باقاعدہ کانپتے ہوئے لہجے میں کہا کیونکہ کنگ پاک کے انداز سے اس نے محسوس کر لیا تھا کہ اب اس کے ساتھ کیا ہونے والا ہے۔

"تمہیں ایک موقع اور دیا جائے تاکہ ہمارا کوئی اور قیمتی سائنس دان ضائع ہو جائے"...... کنگ پاک نے طنزیہ لہجے میں کہا تو برماگ کا جسم بری طرح کپکپانے لگا۔ اس کے ساتھ ہی کنگ پاک کے ہاتھ میں ریوالور نظر آنے لگا تھا۔

"مم۔ مم۔ معاف"...... برماگ نے بری طرح ہکلاتے ہوئے کہا لیکن اس کی بات مکمل نہ ہو سکی کیونکہ کنگ پاک نے اس پر شعاع فائر کر دی تھی۔ شعاع اس کے ماتھے سے ٹکرائی اور برماگ

کے منہ سے دردناک چیخ نکلی اور اس کے جسم کو آگ لگ گئی۔ کچھ ہی دیر میں برماگ کا جسم جل کر راکھ میں تبدیل ہو گیا اور پھر اس کی راکھ بھی غائب ہو گئی۔

"شاموک۔ تم نے ناکام لوگوں کا انجام اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے"...... کنگ پاک نے شاموک سے مخاطب ہو کر کہا۔ شاموک اس دوران مکمل طور پر خاموش رہا تھا۔ کنگ پاک کی بات سن کر وہ فوراً ہی اپنی کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا اور اس نے کنگ پاک کو ایک بار پھر رکوع کے بل جھک کر سلام کیا۔

"جی معزز کنگ۔ میں ناکام لوگوں کے انجام سے واقف ہوں۔ پورے مریخ پر یہی دستور ہے۔ ناکام لوگوں کی زندگی کا خاتمہ کر دیا جاتا ہے"...... شاموک نے نہایت ہی مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارا سابقہ ریکارڈ بہت اچھا ہے اس لئے ہم تمہیں زیڈ ایجنسی کا نیا چیف مقرر کرتے ہیں"...... کنگ پاک نے کہا تو شاموک نے ایک مرتبہ پھر رکوع کے بل جھک کر کنگ پاک کو سلام کیا۔

"شاموک آپ کے اعتماد پر پورا اترے گا"...... شاموک نے کہا۔

"سٹارسٹی میں ہمارے ایجنٹس موجود ہیں ان سے تازہ ترین صورت حال معلوم کرو اور ہمیں رپورٹ دو۔ اس کے بعد ہم آئندہ کا لائحہ عمل تیار کریں گے"...... کنگ پاک نے کہا۔

"بہت بہتر۔ میں ابھی کچھ دیر میں آپ کو رپورٹ کرتا ہوں"۔ شاموک نے کہا تو کنگ پاک نے اسے جانے کا اشارہ کیا تو وہ آفس سے باہر چلا گیا۔ اس کے جانے کے بعد کنگ پاک نے ہوا میں اشارہ کر کے ایک اور خاکہ بنایا تو چندلمحوں بعد آفس کا دروازہ ظاہر ہوا اور سر یوباگ آفس میں داخل ہوئے۔ سر اناک کے بعد سائنس کی دنیا میں سر یوباگ کا نام تھا۔ سر یوباگ بہت بڑے سائنس دان تھے۔ کنگ پاک نے سر اناک کی لیبارٹری سر یوباگ کے حوالے کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ سر یوباگ نے بھی آفس میں داخل ہو کر رکوع کے بل جھکتے ہوئے کنگ پاک کو سلام کیا۔

"تشریف رکھیے سر یوباگ"...... کنگ پاک نے ایک کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو وہ کرسی پر بیٹھ گئے۔

"شکریہ معزز کنگ"...... سر یوباگ نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ہمیں سر اناک کی المناک موت کا بہت دکھ ہے۔ وہ بلیوسٹی کا بہت قیمتی سرمایہ تھے"...... کنگ پاک نے دکھ بھرے لہجے میں کہا تو سر یوباگ نے بھی اپنے چہرے پر غم کے تاثرات پیدا کر لئے۔

"آپ درست فرما رہے ہیں معزز کنگ۔ سر اناک جیسا سائنس دان پورے مریخ میں کہیں نہیں ہے"...... سر یوباگ نے غمگین لہجے میں کہا۔

"سر اناک بہت سے اہم پراجیکٹس پر کام کر رہے تھے۔ ان

کے ادھورے پراجیکٹس کو اب آپ نے مکمل کرنا ہے۔ ان کی لیبارٹری کا چارج آپ سنبھال لیں"...... کنگ پاک نے کہا۔

"آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی معزز کنگ"...... سر یوباگ نے اپنے سر کو جھکاتے ہوئے کہا اور اسی لمحے دیوار پر شاموک کا چہرہ نمودار ہوا۔ کنگ پاک نے انگلی کا اشارہ کر کے اس کے لئے دروازہ ظاہر کر دیا۔ چندلمحوں بعد دروازہ کھلا اور شاموک آفس میں داخل ہوا۔ اس نے جھک کر کنگ پاک کو سلام کیا۔

"ہاں شاموک۔ کیا رپورٹس ہیں"...... کنگ پاک نے انگلی کا اشارہ کر کے کرسی ظاہر کی اور اسے بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے پوچھا۔

"معزز کنگ۔ رپورٹس انتہائی چونکا دینے والی ہیں"...... شاموک نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تمہید مت باندھو۔ سیدھی سیدھی رپورٹ پیش کرو"...... کنگ پاک نے اسے ڈانٹتے ہوئے کہا۔

"بہت بہتر معزز کنگ۔ آئندہ میں احتیاط کروں گا۔ معزز کنگ۔ زمینی باشندے اس وقت سن سٹی میں ہیں۔ سن سٹی کی خفیہ ایجنسی ایکس نے انہیں سٹارسٹی والوں سے چھین لیا ہے۔ سن سٹی کے کنگ اتاکوک نے ایک زمینی باشندے کا مقابلہ میدان میں ایکس ایجنسی کے چیف سے کرایا ہے جس میں زمینی باشندہ فتح یاب ہوا۔ اس کامیابی پر اس زمینی باشندے سے پرنس اتی کوک کی

شادی ہو گی اور زمینی لڑکی سے کنگ اتاکوک خود شادی کریں گے جبکہ تیسرے زمینی انسان کے دماغ کو فوڈ کیپسول میں تبدیل کر کے کنگ اتاکوک اپنی غذا بنائیں گے''...... شاموک نے کہا اور پھر خاموش ہو گیا۔

''اوہ۔ زمینی انسانوں سے مریخی انسانوں کی شادیاں۔ اس سے کیا ہوگا''...... کنگ پاک نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

''ان کے سائنس دان کے مطابق ان شادیوں کے بعد جو بچے پیدا ہوں گے وہ دنیا پر حکمرانی کرنے کی صلاحیت رکھتے ہوں گے۔ سن سٹی والے آئندہ چالیس پچاس برسوں میں نہ صرف پورے مریخ بلکہ زمین پر بھی حکمرانی کے خواب دیکھ رہے ہیں''...... شاموک نے کہا۔

''کیا ایسا ممکن ہے سریوباگ''...... کنگ پاک نے سریوباگ سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''بالکل معزز کنگ۔ یقیناً ایسا ہی ہوگا''...... سریوباگ نے کہا۔

''پھر اس زمینی لڑکی کی شادی کنگ اتاکوک سے نہیں بلکہ ہم سے ہونی چاہئے''...... کنگ پاک نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

''آپ کی سوچ بالکل صحیح ہے معزز کنگ۔ زمینی لڑکی سے صرف آپ ہی کی شادی ہونی چاہئے''...... سریوباگ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''تم ابھی تک یہیں ہو۔ اب تک تو ان باشندوں کو یہاں ہونا

چاہئے تھا''...... کنگ پاک نے شاموک کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''معزز کنگ۔ زمینی باشندے اس وقت کنگ اتاکوک کے ذاتی گیسٹ ہاؤس میں موجود ہیں اور اس گیسٹ ہاؤس کا راستہ کنگ اتاکوک کے بیڈ روم سے جاتا ہے۔ قوانین کے مطابق ہم آپ کی رہنمائی میں تو کنگ اتاکوک کے بیڈ روم میں جا سکتے ہیں علیحدہ نہیں جا سکتے''...... شاموک نے کہا۔

''اوہ۔ کنگ اتاکوک نے نہایت ہوشیاری سے کام لیا ہے۔ لیکن ہم اس کی ہوشیاری خاک میں ملا دیں گے۔ ہم خود اس مشن پر جائیں گے۔ کب ہونی ہے ان کی شادیاں''...... کنگ پاک نے پوچھا۔

''تیسرے دن پرنس اتی کوک کی شادی ہے اور اس سے اگلے روز کنگ اتاکوک شادی کریں گے''...... شاموک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ہرگز نہیں۔ کنگ اتاکوک یہ شادی ہرگز نہیں کر سکے گا۔ شاموک۔ تم جاؤ اور ہر لمحہ تیار رہو۔ ہم کسی وقت بھی تمہیں بلا سکتے ہیں اور سریوباگ۔ آپ بھی اب جا کر سراناک کی لیبارٹری کا چارج سنبھال لیں۔ ہم اس وقت ایک نہایت اہم کام کرنا چاہتے ہیں''...... کنگ پاک نے پہلے شاموک اور پھر سریوباگ سے مخاطب ہو کر کہا تو ان دونوں نے مؤدبانہ انداز میں کنگ پاک کو سلام کیا اور پھر وہ دونوں آفس سے باہر نکل گئے۔

ان کے آفس سے جانے کے بعد کنگ پاک نے ہوا میں ایک خاکہ بنایا لیکن کافی دیر گزر گئی مگر کوئی بھی آفس میں داخل نہ ہوا تو کنگ پاک نے ایک بار پھر انگلی سے ہوا میں وہی خاکہ بنایا اور کسی کے آنے کا انتظار کرنے لگا۔ اب بھی کافی دیر گزر گئی اور کوئی نہ آیا تو کنگ پاک کے چہرے پر جھلاہٹ کے تاثرات پیدا ہو گئے۔ انہوں نے ایک مرتبہ پھر ہوا میں خاکہ بنایا تو چند لمحوں بعد ان کے آفس کی دیوار میں دروازہ ظاہر ہوا اور کنگ پاک کے خاکے کے مطابق ایک مریخی عورت اندر آ گئی جو شان بے نیازی سے چلتی ہوئی کنگ پاک کے قریب آئی۔ کنگ اس کے استقبال کے لئے اٹھ کھڑا ہوا۔

''تشریف رکھیں معزز کوئین''...... کنگ پاک نے مؤدبانہ لہجے میں اس خاتون سے مخاطب ہو کر کہا۔

''شکریہ معزز کنگ۔ آپ نے ہمیں کیسے یاد کیا ہے''...... آنے والی خاتون نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''ہمیں رپورٹ ملی ہے کہ آپ کے شوہر کنگ اتاکوک ایک اور شادی کر رہے ہیں اور شادی بھی ایک زمینی عورت سے''...... کنگ پاک نے اس عورت سے مخاطب ہو کر کہا جو کنگ اتاکوک کی بیوی تھی۔

''جی ہاں۔ کنگ تو شادیاں کرتے رہتے ہیں نا۔ آپ نے بھی تو دس سے زیادہ شادیاں کی ہیں''...... کوئین نے کہا تو کنگ پاک

کے چہرے پر شرمندگی بھری مسکراہٹ ابھر آئی۔

''اعتراض ان کی شادی پر نہیں ہے بلکہ اس زمینی عورت پر ہے اور آپ کی سوتیلی بیٹی بھی ایک زمینی مرد سے شادی کر رہی ہے۔ ان کی اولاد تو آپ کی اولاد سے بہت آگے نکل جائے گی۔ آپ کی اولاد خادم ہو گی اور ان کی اولاد حکمران''...... کنگ پاک نے سن سٹی کی کوئین سے کہا تو کوئین سوچ میں پڑ گئی۔

''ہاں۔ سنا تو میں نے بھی ہے کہ ان شادیوں کے نتیجے میں جو بچے پیدا ہوں گے وہ سپر جینئس ہوں گے''...... کوئین نے سوچ میں ڈوبے ہوئے لہجے میں کہا۔

''آپ کو چاہئے کہ آپ یہ شادیاں ہرگز نہ ہونے دیں''۔ کنگ پاک نے کہا۔

''میں ان شادیوں کو کیسے روک سکتی ہوں۔ یہ کنگ کا فیصلہ ہے''...... کوئین نے کہا۔

''آپ چاہیں تو ان شادیوں کو روک سکتی ہیں''...... کنگ پاک نے کہا۔

''وہ کس طرح''...... کوئین نے پوچھا۔

''آپ کے لئے بہت آسان ہے۔ جب کنگ سو رہے ہوں تو آپ زمینی باشندوں کو اپنے ہوم سے فرار کرا دیں۔ آپ ان کے لئے تمام دروازے اوپن کر دیں اور انہیں اپنے ہوم سے باہر نکال دیں''...... کنگ پاک نے کہا۔ محل کو مریخی ہوم کہتے تھے۔

”انہیں ہوم سے نکالنے سے کیا ہو گا۔ وہ کہیں بھاگ تو سکتے نہیں۔ ہمارے اہلکار انہیں دوبارہ پکڑ لیں گے“...... کوئین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”وہ انہیں نہیں پکڑ سکیں گے۔ ہم اپنے ایجنٹس وہاں بھیج دیں گے جو ان زمینی باشندوں کو قتل کر دیں گے“...... کنگ پاک نے کہا تو ان کے قتل کا سن کر کوئین پریشان ہو گئی۔

”بلاوجہ کسی کو قتل کرنا اچھی بات تو نہیں ہے“...... کوئین نے کہا۔

”یہ قتل بلاوجہ نہیں ہیں معزز کوئین۔ اگر وہ زمینی باشندے مریخ پر رہے تو یہاں جنگ چھڑ جائے گی۔ آپ نے دیکھا نہیں کہ جب سے یہ زمینی باشندے مریخ پر آئے ہیں مریخ کے یہ تین ملک سن سٹی، سٹار سٹی اور بلیو سٹی ایک دوسرے کے دشمن بن گئے ہیں۔ ان کی وجہ سے کئی سائنس دان اور کئی حکومتی اہلکار مارے گئے ہیں۔ معزز کوئین۔ اگر یہ مزید کچھ عرصہ مریخ پر رہے تو یہاں ہر طرف قتل عام ہو گا۔ تینوں ملکوں کے درمیان جنگ چھڑ جائے گی۔ بہت زیادہ فساد برپا ہوں گے اس لئے ہمیں ان فسادات کو ہونے سے پہلے روکنے کی تدبیر کرنی چاہئے“...... کنگ پاک نے کوئین کو قائل کرنے کے لئے دلائل دیتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ آپ کی بات کسی حد تک تو ٹھیک ہے۔ لیکن“...... کوئین نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

”لیکن کیا معزز کوئین“...... کنگ پاک نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں پوچھا۔

”اگر کنگ اتاکوک کو معلوم ہو گیا کہ یہ میں نے کیا ہے تو وہ مجھے زندہ جلا دیں گے“...... کوئین نے کہا۔

”انہیں معلوم نہیں ہونا چاہئے۔ آپ پورے ہوم کا سکرین سسٹم آف کر کے یہ کارروائی کریں“...... کنگ پاک نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

”سکرین سسٹم تو آٹومیٹک ہے اور اسے سپر کمپیوٹر کنٹرول کرتا ہے۔ ہم اسے آف نہیں کر سکتے“...... کوئین نے انکار کی صورت میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”آپ کنگ اتاکوک کا دماغ پڑھ سکتی ہیں۔ کنگ کے دماغ میں سپر کمپیوٹر کا کوڈ محفوظ ہو گا۔ آپ اس کوڈ سے کمپیوٹر کو ایک منٹ کے لئے آف کر دیں تو یہ تمام کارروائی ہو سکتی ہے“...... کنگ پاک نے کہا۔

”مجھے ڈر لگتا ہے۔ میں نے اپنی زندگی میں کبھی ایسا کام نہیں کیا“...... کوئین نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”یہ آپ کے بچوں کے مستقبل کا سوال ہے معزز کوئین۔ اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو آپ کے بچے خادم بن جائیں گے“۔ کنگ پاک نے اسے بچوں کے مستقبل سے ڈراتے ہوئے کہا تو وہ سوچ میں ڈوب گئی۔

''اچھا۔ میں کوشش کرتی ہوں''...... چند لمحوں بعد کوئین نے نیم رضامندی ظاہر کرتے ہوئے کہا۔

''معزز کوئین۔ کوشش نہیں آپ نے ہمت کرنی ہے''...... کنگ پاک نے کہا۔

''اچھا۔ ٹھیک ہے۔ میں ہمت کرتی ہوں''...... کوئین نے اس مرتبہ مکمل رضامندی ظاہر کرتے ہوئے کہا۔

''گڈ۔ یہ آپ نے بہت اچھا فیصلہ کیا ہے۔ آپ کے بچوں کا مستقبل محفوظ ہو گیا ہے۔ اب آپ نے صرف اتنا کرنا ہے کہ جب ان زمینی باشندوں کو اپنے ہوم سے نکالیں تو مجھے اطلاع کر دیں''۔ کنگ پاک نے کوئین کی رضامندی پر خوش ہوتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں آپ کو اطلاع کر دوں گی۔ اب میں چلتی ہوں۔ ہاں۔ ایک بات کا خیال رہے کہ ہماری اس ملاقات کا بھی کنگ اتاکوک کو علم نہیں ہونا چاہئے''...... کوئین نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

''آپ بے فکر رہیں۔ میں بھی کنگ اتاکوک کی دشمنی مول نہیں لینا چاہتا۔ کنگ مراث سے بھی انہی زمینی باشندوں کی وجہ سے اختلافات ہوئے ہیں ورنہ تو میں انہیں اپنا بھائی سمجھتا تھا''...... کنگ پاک نے کہا تو کوئین نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دروازے سے باہر نکل گئی۔ اس کے باہر جاتے ہی کنگ پاک نے ہوا میں شاموک کا خاکہ بنایا تو وہ فوراً ہی حاضر ہو گیا۔

''شاموک۔ ہم تمہیں اطلاع دیں گے کہ وہ زمینی باشندے کنگ اتاکوک کے ہوم سے باہر نکلیں گے اور تم ان کے ہوم کے قریب رہنا۔ جیسے ہی وہ باہر آئیں تم نے زمینی لڑکی کو بے ہوش کر کے اپنے ساتھ لے آنا ہے جبکہ زمینی مردوں کو آگ میں جلا کر راکھ کر دینا ہے''...... کنگ پاک نے اس مرتبہ سفاکانہ لہجے میں کہا تو شاموک نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

کیا وہ زمینی عورت آپ کو بہت پسند آئی ہے''...... سن سٹی کی کوئین نے کنگ اتاکوک سے پوچھا۔

''نہیں۔ زمینی عورت تو ہمیں بالکل پسند نہیں ہے''...... کنگ اتاکوک نے جھوٹ بولتے ہوئے کہا۔

''پھر آپ نے اس سے شادی کا فیصلہ کیوں کیا ہے''...... کوئین نے کہا۔

''اپنے ملک سن سٹی کے مفاد کی خاطر مجھے اس زمینی عورت سے شادی کرنی پڑ رہی ہے''...... کنگ اتاکوک نے جواب دیا۔

''اگر زمینی عورت کی شادی مریخی مرد سے بہت ضروری ہے تو آپ کسی اور مریخی مرد سے اس کی شادی کرا دیں۔ آپ نے خود ضرور اس سے شادی کرنی ہے''...... کوئین نے ناراض ہوتے ہوئے کہا۔

''معزز کوئین۔ آپ کی نظر وہاں تک نہیں پہنچ سکتی جہاں تک ہم دیکھ سکتے ہیں''...... کنگ اتاکوک نے کہا۔

''بس رہنے دیں۔ آپ ایسے ہی باتیں بناتے ہیں''...... کوئین نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ہم کچھ دیر کے لئے سونے آئے ہیں۔ کیا آپ ہمیں سونے دیں گی''...... کنگ اتاکوک نے کہا۔

''ہم آپ کو کسی بھی کام سے کیسے روک سکتے ہیں''...... کوئین نے طنزیہ لہجے میں کہا اور اس کے بعد وہ بیڈ سے اٹھ کر کرسی پر جا بیٹھی جبکہ کنگ اتاکوک بیڈ پر لیٹ گئے۔

''کیا آپ نے ابھی نہیں سونا''...... کنگ اتاکوک نے اسے کرسی پر بیٹھے دیکھا تو اس سے پوچھا۔

''آپ سو جائیں۔ مجھے نیند آئے گی تو میں بھی سو جاؤں گی''...... کوئین نے ناراض لہجے میں کہا تو کنگ اتاکوک نے انگلی کا اشارہ کیا تو کمرے میں روشنی انتہائی کم ہوگئی۔ روشنی کم ہوتے ہی انہوں نے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔ کوئین انہیں غور سے دیکھنے لگی۔ کچھ دیر بعد انہیں نیند آ گئی اور چند لمحوں کے بعد ان کی نیند گہری ہوگئی۔ اب کنگ اتاکوک انتہائی گہری نیند سو چکے تھے اور تین گھنٹوں سے پہلے انہوں نے کسی صورت بیدار نہیں ہونا تھا۔

جب کنگ اتاکوک گہری نیند سو گئے تو کوئین کرسی سے اٹھی اور ساتھ والے کمرے میں آ گئی۔ یہ بھی ان کے بیڈ روم کا حصہ تھا

لیکن اس میں کنگ اتاکوک کے استعمال کا کمپیوٹر اور سپر کمپیوٹر رکھا ہوا تھا۔ کوئین انہیں آپریٹ کر لیتی تھی۔ انہیں تمام کوڈز معلوم تھے۔ کوئین نے کنگ اتاکوک کے بیڈ روم اور کنگ کے ذاتی گیسٹ روم کا حفاظتی نظام بند کر دیا اور گیسٹ ہاؤس میں آ گئی۔ گیسٹ ہاؤس کے ایک کمرے میں تین زمینی باشندے موجود تھے جن میں سے دو مرد اور ایک عورت تھی۔ وہ تینوں کوئین کو دیکھ کر چونک پڑے۔ کوئین نے غور سے عورت کو دیکھا۔

''تم جولیا ہو۔ آپ میں سے عمران اور تنویر کون ہے''...... کوئین نے پہلے جولیا اور پھر ان دونوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

''میں عمران ہوں اور یہ تنویر ہے''...... عمران نے اپنا اور تنویر کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

''جولیا۔ میں جانتی ہوں کہ تم کنگ اتاکوک سے شادی نہیں کرنا چاہتیں۔ میں یہ شادی ہونے بھی نہیں دوں گی''...... کوئین نے جولیا سے کہا تو اس کے چہرے پر احسان مندی کے تاثرات پھیل گئے۔

''شکریہ۔ میں آپ کو کس نام سے یاد کر سکتی ہوں اور آپ ہماری کیا مدد کریں گی''...... جولیا نے کوئین سے مخاطب ہو کر کہا۔

''میں کنگ اتاکوک کی ملکہ ہوں۔ میں نے اپنے بیڈ روم اور گیسٹ ہاؤس کا حفاظتی نظام آف کر دیا ہے کیونکہ اس وقت کنگ اتاکوک سو رہے ہیں۔ میں تمہیں اپنی رہائش گاہ سے باہر پہنچا سکتی ہوں لیکن رہائش گاہ سے باہر بھی تمہارے لئے خطرہ ہے''...... کوئین

نے کہا۔

''باہر کیسے خطرہ ہے''...... عمران نے کوئین سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''باہر کنگ پاک کے ایجنٹس موجود ہیں۔ جیسے ہی آپ لوگ ہماری رہائش گاہ سے باہر جائیں گے وہ جولیا کو تو اغوا کر لیں گے لیکن آپ دونوں کو ہلاک کر دیں گے''...... کوئین نے کہا۔

''آپ ہمیں اپنی رہائش گاہ سے باہر پہنچا دیں۔ ہم ان سے نمٹ لیں گے''...... اس مرتبہ تنویر نے کہا۔

''آئیں میرے ساتھ''...... کوئین نے کہا اور پھر وہ انہیں ساتھ لے کر کمپیوٹر روم سے باہر آ گئی۔ وہاں اس نے دیوار پر انگلی کا اشارہ کیا تو ایک سیف نمودار ہو گیا۔ اس نے سیف کھولا اور اس میں سے ریوالور نما ہتھیار نکال لئے۔ وہ ہتھیار اس نے ان تینوں کو دے دیئے۔

''اگر باہر بلیوسٹی کے ایجنٹوں سے مقابلے کی نوبت آ جائے تو آپ ان سے کسی حد تک مقابلہ کرنے کی کوشش کریں۔ میں سٹارسٹی والوں کو میسج بھجواتی ہوں تاکہ وہ آپ کو آ کر لے جائیں۔ سٹارسٹی کے لوگ بہت حد تک اچھے ہیں اور آپ ہیں بھی انہی کے مہمان جبکہ بلیوسٹی کے کنگ اور لوگ شیطان قسم کے لوگ ہیں۔ میری خواہش ہے کہ آپ ان کے ہاتھ نہ لگیں حالانکہ کنگ پاک نے مجھ سے کہا تھا کہ میں جب آپ لوگوں کو اپنی رہائش گاہ سے نکالوں تو

انہیں خبر دے دوں لیکن میں انہیں خبر نہیں دوں گی لیکن اس کے باوجود ان کے ایجنٹس باہر موجود ہوں گے''...... کوئین نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''بہت بہت شکریہ معزز کوئین۔ لیکن آپ ہماری خاطر اتنا کچھ کیوں کر رہی ہیں۔ ہماری مدد کرنے سے آپ کے لئے مسائل پیدا ہو سکتے ہیں''...... جولیا نے کہا۔

''ہاں۔ کچھ مسائل پیدا ہو سکتے ہیں مگر میں انہیں سنبھال لوں گی۔ اگر تمہاری شادی کنگ اتاکوک سے ہوگئی تو اس سے میرے لئے زیادہ مسائل پیدا ہو جائیں گے اس لئے میں آپ لوگوں کو یہاں سے فرار کرا رہی ہوں۔ میں تو قتل و غارت نہیں چاہتی لیکن آگے دیکھو کیا ہوتا ہے''...... کوئین نے کہا اور پھر اس نے اپنی آنکھیں بند کر لیں اور انگلی سے ہوا میں چند لکیریں بنائیں۔

''میں نے کنگ مراث کو میسیج بھیج دیا ہے۔ اب آپ لوگوں کو میں رہائش گاہ کی بیک سائیڈ پر پہنچا دیتی ہوں۔ آؤ میرے ساتھ''...... چند لمحوں بعد کوئین نے آنکھیں کھولتے ہوئے کہا اور پھر وہ انہیں لے کر ایک سپاٹ دیوار کے قریب پہنچ گئی۔ اس نے دیوار کی طرف انگلی کا اشارہ کیا تو وہاں ایک خلاء پیدا ہو گیا۔

''اب آپ فوراً یہاں سے نکل جائیں''...... کوئین نے خلاء کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

''آپ کا بہت شکریہ معزز کوئین''...... عمران نے کوئین کا شکریہ

ادا کرتے ہوئے کہا۔

''آپ کے لئے کنگ مراث نے ٹرانسمیٹ تو مخصوص کی ہوئی ہے نا''...... کوئین نے کسی خیال کے تحت ان سے پوچھا۔

''جی ہاں۔ ہمارے لئے ایک خصوصی ٹرانسمیٹ کنگ مراث نے مخصوص کی تھی''...... عمران نے کہا تو اس کا جواب سن کر کوئین نے ان تینوں کی طرف اپنی انگلی کا اشارہ کیا تو اس کی انگلی سے چند چنگاریاں نکل کر ان تینوں کے جسموں سے ٹکرائیں۔

''اگر آپ کو کوئی مریخی باشندہ نہ ملے تو آپ ہوا میں انگلی کا اشارہ کریں اور دل میں سوچیں کہ آپ اوپر جانے والے دروازے تک پہنچنا چاہتے ہیں تو آپ وہاں پہنچ جائیں گے اور وہاں دروازہ بھی آپ اپنی انگلی کی مدد سے ظاہر کر لیں۔ پھر آگے سٹارسٹی تک پہنچنا آپ کا کام ہے۔ سٹارسٹی والے شاید آپ کی تلاش میں کہیں قریب پہنچ بھی چکے ہوں گے۔ مجھ سے جو کچھ ہو سکتا تھا وہ میں نے کر دیا ہے۔ اب آگے آپ کا اور سٹارسٹی والوں کا کام ہے''۔ کوئین نے کہا تو عمران اور اس کے ساتھیوں نے ایک بار پھر کوئین کا شکریہ ادا کیا اور اس خلاء سے باہر نکل گئے۔

ان کے باہر نکلتے ہی خلاء پر ہو گیا۔ ان تینوں نے باہر دیکھا تو وہاں کوئی نہیں تھا۔ ان تینوں نے ہوا میں انگلی کا اشارہ کیا اور دل میں اوپر جانے والے دروازے کا تصور کیا تو اگلے ہی لمحے وہ سیڑھیوں کے قریب کھڑے تھے۔ وہ سیڑھیاں چڑھنے لگے۔ آخری

سیڑھی پر پہنچ کر عمران نے پھر انگلی کا اشارہ کیا تو وہاں ایک دروازہ ظاہر ہو گیا اور پھر وہ دروازے سے باہر نکلے تو انہوں نے خود کو ایک وسیع میدان میں موجود پایا۔

عمران نے فوراً ہی دل میں ٹرانسمیٹ کا خیال لاتے ہوئے ہوا میں انگلی کا اشارہ کیا تو فوراً ہی ایک باکس ان کے سامنے ظاہر ہو گیا۔ باکس کا دروازہ کھلا اور وہ تینوں باکس میں سوار ہو گئے۔ جیسے ہی باکس کا دروازہ بند ہوا باکس ایک طرف اڑنے لگا۔ ابھی اسے پرواز کرتے ہوئے چند ہی لمحے ہوئے تھے کہ ان کے باکس کو ایک زور دار جھٹکا لگا اور باکس نیچے اتر آیا۔ نیچے اتر کر باکس کا دروازہ کھل گیا۔ جولیا نے باکس میں سے سر باہر نکال کر دیکھا۔

”باہر چند مریخی باشندے موجود ہیں اور ان کے چہروں کے تاثرات بتا رہے ہیں کہ وہ دوست نہیں بلکہ دشمن ہیں“...... جولیا نے عمران اور تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

”ہم انہیں نیست و نابود کر دیں گے۔ ان کا وہ حشر کریں گے کہ یہ آئندہ کسی زمینی انسان سے دشمنی کا تصور بھی نہیں کر سکیں گے“...... تنویر نے غراتے ہوئے کہا۔

”ٹرانسمیٹ میں موجود لوگ باہر نکل آئیں“...... ان کے کانوں سے ایک آواز ٹکرائی تو جولیا اور تنویر نے عمران کی طرف دیکھا تو عمران نے سر ہلا دیا اور پھر وہ تینوں باکس سے باہر نکل آئے۔ انہوں نے باہر نکل کر دیکھا تو وہ ایک صحرا میں موجود تھے۔ ان کے

سامنے دس مریخی باشندے موجود تھے اور ایک ٹرانسمیٹ بھی دکھائی دے رہی تھی۔ ٹرانسمیٹ کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔

”تم لوگ اس ٹرانسمیٹ میں بیٹھ جاؤ“...... ایک مریخی باشندے نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

”تمہارا تعلق مریخ کے کس ملک سے ہے“...... عمران نے اس سے پوچھا۔

”تمہارے لئے یہ جاننا ضروری نہیں ہے اس لئے تم سے جو کہا جا رہا ہے اس پر عمل کرو“...... اس باشندے نے عمران سے کہا۔ اس کا لہجہ انتہائی کرخت تھا اور اس کی آنکھوں میں نفرت تھی۔

”یہ جاننا بہت ضروری ہے۔ اگر تمہارا تعلق سٹارسٹی سے ہے تو ہم تمہارے ساتھ خوشی سے جائیں گے اور اگر بلیوسٹی یا سن سٹی سے ہے تو پھر ہم جانا پسند ہی نہیں کریں گے“...... عمران نے کہا۔

”اگر تم ہمارے ساتھ نہیں جاؤ گے تو پھر مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ“...... مریخی باشندے نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

”اوہ۔ کیا موت سے تمہاری رشتہ داری ہے“...... عمران نے بھی طنزیہ لہجے میں کہا تو مریخی باشندے نے عمران کو جواب دینے کی بجائے اپنا ہتھیار نکال لیا اور اس کا رخ عمران کی طرف کر دیا۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ عمران پر شعاع فائر کرتا جولیا نے اس پر شعاع فائر کر دی۔ وہ جولیا کی طرف سے غافل تھا اور وہ عمران سے باتوں میں مصروف تھا اور صرف عمران ہی کی طرف اس کی توجہ

تھی۔ اس کے باقی ساتھی بھی عمران کی طرف متوجہ تھے اس لئے تنویر اور جولیا نے اپنے ہتھیار نکال لئے تھے۔ ان دونوں نے ایک ہی حملے میں چار مریخی باشندوں کو آگ لگا دی تھی۔ باقیوں نے ادھر ادھر اچھل کر خود کو بچایا۔

اب عمران نے بھی اپنا ہتھیار نکال لیا۔ ان میں اب باقاعدہ لڑائی ہونے لگی۔ ایک مریخی باشندے نے ان کے باکس پر گیس فائر کی۔ یہ گیس اس گیس سے ہزار گنا زیادہ روشن تھی جس سے وہ ایک دوسرے کو نشانہ بنانے کی کوشش کر رہے تھے۔ گیس ان کی ٹرانسمیٹ سے ٹکرائی تو ٹرانسمیٹ کو بھی آگ لگ گئی۔ اس دوران دو مزید مریخی باشندے ان کی گیس کی زد میں آ گئے تھے۔ اب ان کے مقابلے پر چار مریخی باشندے بچے تھے اور پھر آہستہ آہستہ وہ بھی ختم ہو گئے۔

ان کی ٹرانسمیٹ ویسے ہی کھڑی تھی۔ وہ تینوں اس ٹرانسمیٹ میں سوار ہوئے اور انہوں نے اپنے دل میں سٹارسٹی جانے کا سوچا مگر ٹرانسمیٹ بلند نہ ہوئی۔ وہ بار بار سوچنے لگے۔

''میرے خیال میں ٹرانسمیٹ جن لوگوں کے لئے مخصوص کی جاتی ہے صرف وہی استعمال کر سکتے ہیں۔ دوسروں کے لئے یہ محض ایک باکس ہے''...... جب کافی دیر ہو گئی اور ٹرانسمیٹ نے پرواز نہ کی تو جولیا نے کہا۔

''یقیناً ایسا ہی ہو گا''...... عمران نے جولیا کی بات سے متفق

ہوتے ہوئے کہا۔

''پھر اب کیا کریں۔ ہم تو اس وقت ایک صحرا میں ہیں''۔ تنویر نے چاروں طرف نظریں دوڑاتے ہوئے کہا۔ وہ صحرا میں موجود تھے اور رات کا وقت تھا لیکن چاندنی کی وجہ سے ہر چیز صاف نظر آ رہی تھی۔ چاندنی بھی ایک چاند کی نہیں تھی بلکہ دو چاند تھے۔

''اللہ کا نام لے کر ایک طرف چل پڑتے ہیں۔ کہیں نہ کہیں تو پہنچ ہی جائیں گے''...... عمران نے کہا۔

''تو پھر چلو۔ یہاں کیوں کھڑے ہو''...... تنویر نے کہا اور پھر وہ تینوں ایک طرف چلنے لگے۔

کنگ پاک اپنے آفس میں موجود تھا کہ سامنے والی دیوار پر شاموک کا خاکہ بنا۔ شاموک کے خاکے کو دیکھ کر کنگ پاک چونک پڑے اور انہوں نے فوراً دیوار کی طرف انگلی کا اشارہ کیا تو دیوار میں دروازہ ظاہر ہو گیا اور اگلے ہی لمحے شاموک آفس میں داخل ہوا۔ اس نے کنگ پاک کو جھک کر سلام کیا۔

''شاموک۔ ہم نے تم سے کہا تھا کہ ہمارے حکم کے منتظر رہو۔ پھر تم یہاں کیسے آ گئے''...... کنگ پاک نے سرد لہجے میں کہا تو وہ ایک بار پھر رکوع کے بل جھک گیا۔

''معزز کنگ۔ ایک انتہائی اہم رپورٹ آپ کو دینی ہے''۔ شاموک نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''اچھا۔ بولو۔ کیا رپورٹ ہے''...... کنگ پاک نے کہا۔

''معزز کنگ۔ زمینی باشندے کنگ اتاکوک کے ذاتی گیسٹ

ہاؤس سے فرار ہو گئے ہیں''...... شاموک نے کہا تو کنگ پاک چونک اٹھا۔ فرار تو انہوں نے ہونا ہی تھا لیکن ان کے فرار ہوتے ہی یہ خبر کنگ پاک تک سن سٹی کی کوئین نے پہنچانی تھی لیکن اب کوئین کی بجائے یہ خبر اس کی خفیہ ایجنسی زیڈ کا چیف شاموک اسے دے رہا تھا۔

''تمہیں یہ خبر کیسے ملی ہے''...... کنگ پاک نے شاموک سے پوچھا۔

''سن سٹی میں موجود ہمارے ایک ایجنٹ نے یہ خبر مجھ تک پہنچائی ہے''...... شاموک نے کہا۔

''وہ کیسے فرار ہوئے ہیں اور فرار ہو کر کہاں گئے ہیں''۔ کنگ پاک نے پوچھا۔

''کنگ اتاکوک اپنی کوئین پر شک کر رہے ہیں اور وہ فرار ہو کر کہاں پہنچ گئے ہیں اس کی ابھی تک کچھ خبر نہیں ہے''...... شاموک نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ان کے فرار ہونے میں کہیں سٹارسٹی والوں کا ہاتھ تو نہیں''۔ کنگ پاک نے کہا۔

''نہیں معزز کنگ۔ اگر ان کا ہاتھ ہوتا تو ہمیں پتہ چل جاتا''۔ شاموک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''وہ جہاں بھی چلے جائیں انہوں نے پکڑے جانا ہے۔ مریخ کی حدود سے تو وہ سٹارسٹی والوں کی مدد کے بغیر نہیں نکل سکتے۔ تم

سٹار سٹی اور سن سٹی والوں پر نظر رکھو۔ ان کی ایک ایک لمحے کی رپورٹ لیتے رہو۔ وہ ہر حال میں سٹار سٹی پہنچنے کی کوشش کریں گے اس لئے جیسے ہی وہ سٹار سٹی پہنچیں ہم اپنی کارروائی کر کے انہیں چھین لیں گے''...... کنگ پاک نے کہا۔

''یس۔ معزز کنگ۔ ان دونوں ممالک سے مجھے پل پل کی خبر مل رہی ہے''...... شاموک نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم اپنا آفس سنبھالو۔ جیسے ہی کوئی اہم بات سامنے آئے فوراً آ کر مجھے خبر کرو''...... کنگ پاک نے کہا تو شاموک نے ایک بار پھر جھک کر کنگ پاک کو سلام کیا اور آفس سے باہر چلا گیا۔

''ہمیں کوئین سے دماغی رابطہ کرنا چاہئے''...... کنگ پاک نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر انہوں نے ایک میز پر رکھی ہوئی مشین آن کی اور اس کے بٹن پریس کرنے لگے۔ بٹن پریس کرنے کے بعد انہوں نے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔

''معزز کوئین۔ ہم کنگ پاک آپ سے مخاطب ہیں''...... کنگ پاک کے دماغ سے لہریں سی نکلیں۔ لیکن ان لہروں کا جواب موصول نہ ہوا۔ وہ بار بار یہی سوچنے لگے اور پھر کافی دیر بعد انہیں جواب ملا۔

''یس کنگ پاک۔ آپ ہم سے کیا کہنا چاہتے ہیں''...... کنگ پاک کے دماغ سے بھی لہریں ٹکرائیں۔

''آپ نے زمینی باشندوں کو فرار کرا دیا ہے۔ مجھے اطلاع مل چکی ہے''...... کنگ پاک نے کہا۔

''آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے کنگ پاک۔ زمینی باشندوں کو فرار میں نے نہیں کرایا''...... کنگ پاک کو جواب موصول ہوا۔

''کنگ اتاکوک تو آپ پر شک کر رہے ہیں''...... کنگ پاک نے کہا۔

''یہ ان کا صرف شک ہی ہے جو جلد دور ہو جائے گا''۔ کوئین کا جواب لہروں کی صورت میں موصول ہوا۔

''اگر آپ نے انہیں فرار نہیں کرایا تو پھر وہ فرار کیسے ہو گئے''...... کنگ پاک نے حیرت سے پوچھا۔

''یہ بات تو میں نہیں جانتی۔ شاید کنگ اتاکوک جان لیں''۔ کوئین نے جواب دیا۔

''کنگ اتاکوک جانیں یا نہ جانیں۔ ہم جانتے ہیں کہ یہ آپ ہی کا کام ہے''...... کنگ پاک نے کہا۔

''شٹ اپ''...... کوئین نے کہا تو کنگ پاک کے دماغ کو ایک جھٹکا سا لگا۔

''اچھا بلڈی کوئین۔ اگر کبھی موقع مل گیا تو میں تمہارا وہ حشر کروں گا کہ تم یاد رکھو گی''...... کنگ پاک نے آنکھیں کھولتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ہوا میں ایک خاکہ بنایا تو چند لمحوں بعد اس کے آفس کا دروازہ کھلا اور ایک مریخی باشندہ اندر داخل ہوا۔

یہ بلیوسٹی کی فوج کا اعلیٰ افسر لاماگ تھا۔ بلیوسٹی کی تمام فوج اس کے ماتحت تھی۔ اس نے بھی آفس میں داخل ہو کر رکوع کے بل جھک کر کنگ پاک کو سلام کیا تو کنگ پاک نے اس کے سلام کا جواب دیا اور انگلی کے اشارے سے اس کے لئے کرسی ظاہر کر دی۔

''بیٹھو مالاگ''...... کنگ پاک نے کہا تو مالاگ کرسی پر بیٹھ گیا۔

''شکریہ معزز کنگ''...... مالاگ نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''مالاگ۔ ہمیں لگتا ہے کہ بہت جلد ہمیں جنگ لڑنی پڑے گی''...... کنگ پاک نے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

''آپ کے حکم پر ساری فوج آگ میں بھی کود سکتی ہے معزز کنگ''...... لاماگ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''تم پوچھو گے نہیں کہ یہ جنگ کس سے ہو گی''...... کنگ پاک نے کہا۔

''معزز کنگ اگر بہتر سمجھیں تو بتا دیں۔ میں تو کچھ پوچھنے کی جرأت نہیں کر سکتا''...... لاماگ نے کہا۔

''تمہارے علم میں ہے کہ کچھ زمینی باشندے مریخ پر آئے ہوئے ہیں''...... کنگ پاک نے کہا۔

''جی ہاں معزز کنگ۔ میرے علم میں یہ بات ہے''...... لاماگ نے کہا۔

''ان زمینی باشندوں میں ایک لڑکی بھی شامل ہے۔ کنگ اتاکوک

اس سے شادی کرنا چاہتے ہیں لیکن ہم نہیں چاہتے کہ اس زمینی لڑکی کی شادی کنگ اتاکوک سے ہو۔ ہمارے علم میں یہ بھی آیا ہے کہ اب کنگ مراٹ بھی اس لڑکی سے شادی کے خواہش مند ہیں۔ مریخ کے جس کنگ نے بھی اس زمینی لڑکی سے شادی کی اس کا ملک باقی ملکوں سے آگے نکل جائے گا۔ وہ ملک پورے مریخ کا حاکم ملک ہو گا اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ اس لڑکی کی شادی کسی اور سے نہ ہو بلکہ ہم سے ہو تاکہ ہمارا ملک ترقی کرے۔ یہاں جو بچے پیدا ہوں ان میں بے پناہ صلاحیتیں ہوں اور وہ حاکمانہ صلاحیتیں لے کر پیدا ہوں''...... کنگ پاک نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''معزز کنگ۔ آپ درست فرما رہے ہیں''...... لاماگ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''فی الحال وہ زمینی باشندے سٹی سن سے فرار ہو گئے ہیں لیکن وہ بہت جلد پکڑ لئے جائیں گے۔ سن سٹی والے انہیں پکڑیں یا سٹار سٹی والے ہم نے ان سے وہ زمینی لڑکی حاصل کرنی ہے اور اس کے لئے ہمیں جنگ کرنی پڑے گی کیونکہ یہ عام ایجنسیوں کا کام نہیں ہے''...... کنگ پاک نے کہا۔

''آپ بالکل درست فرما رہے ہیں معزز کنگ۔ فوج جنگ کے لئے ہر وقت تیار ہے''...... لاماگ نے کہا۔

''آپ اعلان کر دیں اور تیار رہیں۔ ہم کسی وقت بھی آپ کو

جنگ کے لئے بلا سکتے ہیں'' ...... کنگ پاک نے لاماگ سے کہا تو وہ کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے پھر رکوع کے بل جھک کر کنگ پاک کو سلام کیا اور آفس سے باہر نکل گیا۔

کنگ پاک کو واقعی محسوس ہو گیا تھا کہ یہ خفیہ ایجنسیوں کے بس کا کام نہیں ہے۔ اب جنگ کر کے ہی ان زمینی باشندوں خاص طور پر اس زمینی لڑکی کو حاصل کیا جا سکتا تھا اس لئے انہوں نے سوچ لیا تھا کہ چاہے کتنی ہی قتل و غارت کیوں نہ ہو اور کتنے ہی لوگ کیوں نہ مارے جائیں انہوں نے ہر حال میں اس زمینی لڑکی کو حاصل کرنا ہے۔

''کوئین۔ زمینی باشندوں کو آپ نے فرار کرایا ہے'' ...... کنگ اتاکوک نے ناراض لہجے میں کہا۔ وہ اس وقت اپنے بیڈ روم میں بیٹھے ہوئے تھے۔ کنگ اتاکوک کوئین سے بہت سخت ناراض تھے۔

''زمینی لڑکی سے آپ کی شادی مناسب نہیں تھی۔ آپ اس لڑکی کا خیال دل سے نکال دیں ورنہ ہمیں بہت زیادہ نقصان اٹھانا پڑے گا'' ...... کوئین نے کنگ اتاکوک کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

''کون ہمیں نقصان پہنچائے گا'' ...... کنگ اتاکوک نے غصیلے لہجے میں کہا۔ کوئین کنگ اتاکوک کی بات کا جواب دینا چاہتی تھی کہ اسی لمحے پرنسس اتی کوک بیڈ روم میں داخل ہوئی۔

''آپ نے ایک بار پھر سوتیلے پن کا مظاہرہ کیا ہے ممی۔ آپ نے میری پسند کے نوجوان کو ڈرا دھمکا کر بھگا دیا ہے'' ...... اتی کوک نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''میں نے انہیں نہیں بھگایا۔ وہ خود ہی کسی طریقے سے بھاگ نکلے ہیں''...... کوئین نے کہا۔

''ہم سب جانتے ہیں کہ ایسا ہونا ممکن نہیں ہے''...... کنگ اتاکوک نے کہا۔

''اب آپ میری باتوں کا اعتبار نہ کریں تو میں کیا کر سکتی ہوں''...... کوئین نے کہا۔

''ممی۔ میں آپ کو معاف نہیں کروں گی۔ میں نے تنویر کی تلاش میں اپنے ایجنٹس بھیج دیئے ہیں۔ اگر تنویر نہ مل سکا تو آپ کی اور میری جنگ شروع ہو جائے گی''...... اتی کوک نے دھمکی دیتے ہوئے کہا۔

''آپ دونوں زمینی باشندوں کے لئے پاگل ہو رہے ہیں حالانکہ وہ زمینی باشندے ہمارے مریخ کے لئے خطرہ ہیں''۔ کوئین نے کہا اور اسی لمحے کنگ اتاکوک کے ذاتی خادم کا خاکہ دیوار پر ظاہر ہوا تو کنگ نے انگلی کے اشارے سے دروازہ ظاہر کیا اور وہ خادم اندر آ گیا۔

''معزز کنگ۔ ایکس ایجنسی کے چیف آئے ہیں اور کوئی فوری خبر آپ تک پہنچانا چاہتے ہیں''...... خادم نے پہلے تو رکوع کے بل جھک کر کنگ اتاکوک کو سلام کیااور پھر کنگ کو ایکس ایجنسی کے چیف کے آنے کی اطلاع دی۔

''اسے یہیں لے آؤ''...... کنگ اتاکوک نے کہا تو خادم باہر

چلا گیا اور چند لمحوں بعد چیف اندر آ گیا۔

''کون سی ایسی خبر ہے جو تم فوری طور پر ہم تک پہنچانا چاہتے ہو''...... کنگ اتاکوک نے پوچھا۔

''معزز کنگ۔ کنگ پاک نے اپنی فوج کو سن سٹی پر چڑھائی کے لئے تیار ہونے کا حکم دے دیا ہے''...... چیف نے رکوع کے بل جھکتے ہوئے کہا تو کنگ اتاکوک بری طرح چونک پڑا۔ اس کے ساتھ ہی کوئین اور پرنس اتی کوک بھی چونک پڑیں اور ان کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

''کیا کنگ پاک کا دماغ خراب ہو گیا ہے''...... کنگ اتاکوک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''وہ زمینی لڑکی کی خاطر آپ سے اور کنگ مراث سے جنگ کے لئے تیار ہے۔ وہ زمینی باشندے جس ملک میں بھی ہوں گے کنگ پاک نے اس پر حملہ کر دینا ہے''...... چیف نے کہا۔

''ہم اس کی فوج کو کچل کر رکھ دیں گے۔ وہ ادھر کا رخ تو کرے''...... کنگ اتاکوک نے غراتے ہوئے کہا۔

''میں نے تو پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ زمینی باشندے مریخ پر تباہی کا باعث بنیں گے''...... کوئین نے کہا۔

''آپ خاموش رہیں''...... کنگ اتاکوک نے کوئین کو بری طرح جھاڑتے ہوئے کہا تو وہ سہم گئیں۔

''میں نے کوئی غلط بات تو نہیں کی''...... کوئین نے کہا لیکن اس

مرتبہ کوئین کا لہجہ نہایت ہی مؤدبانہ تھا۔ کنگ اتاکوک نے اسے غصیلی نظروں سے دیکھا لیکن زبان سے کچھ نہیں بولے۔

''تم میرے ساتھ میرے آفس چلو''...... کنگ اتاکوک نے ایکس ایجنسی کے چیف سی لاک سے کہا۔

''ڈیڈ۔ میں بھی آپ کے ساتھ آؤں''...... اتی کوک نے کہا۔

''آنا چاہو تو آ جاؤ''...... کنگ اتاکوک نے کہا اور پھر وہ دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ چند لمحوں بعد تینوں آفس پہنچ گئے۔ آفس میں پہنچ کر کنگ اتاکوک نے انگلی کا اشارہ کر کے کرسیاں ظاہر کیں تو سب سے پہلے کنگ اتاکوک کرسی پر بیٹھ گئے۔

''سی لاک۔ تم بلیوسٹی کے کنگ پاک کے ایک ایک پل کی خبر رکھو اور ہمیں رپورٹ دیتے رہو۔ ہم اپنی فوج کے اعلیٰ افسر کو تیاری کا حکم دے دیتے ہیں''...... کنگ اتاکوک نے سی لاک سے مخاطب ہو کر کہا۔

''آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی معزز کنگ''...... سی لاک نے کرسی سے اٹھ کر سر جھکاتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اب تم جا سکتے ہو''...... کنگ اتاکوک نے کہا تو سی لاک نے سر جھکا کر سلام کیا اور آفس سے باہر چلا گیا۔ اس کے جانے کے بعد کنگ اتاکوک نے ہوا میں ایک خاکہ بنایا تو چند لمحوں بعد آفس کا دروازہ کھلا اور ایک مریخی باشندہ اندر آ گیا۔ اس نے کنگ اور اتی کوک کو جھک کر سلام کیا۔

''بیٹھو نوراک''...... کنگ اتاکوک نے کہا تو آنے والا کرسی پر بیٹھ گیا۔

''شکریہ معزز کنگ''...... نوراک نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''نوراک۔ ہمارے ایجنٹوں نے اطلاع دی ہے کہ کنگ پاک سن سٹی پر حملے کا پروگرام بنا رہے ہیں''...... کنگ اتاکوک نے نوراک سے مخاطب ہو کر کہا جو فوج کا اعلیٰ افسر تھا۔

''بلیوسٹی کی فوج میں اتنا دم نہیں ہے کہ وہ جسمانی طور پر ہماری فوج کا مقابلہ کر سکے اور آئندہ دس سال تک مریخ کی کوئی فوج کسی قسم کا سائنسی اسلحہ استعمال نہیں کر سکتی اس لئے معزز کنگ ہمیں بلیوسٹی کی فوج سے خوفزدہ نہیں ہونا چاہئے''...... نوراک نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

''احمق۔ ہم خوفزدہ نہیں ہیں۔ ہم تم سے یہ کہنا چاہتے ہیں کہ تم اپنی فوج کو مکمل طور پر تیار کر لو۔ ایک بڑی جنگ کے لئے۔ کنگ پاک کسی بھی وقت فوج لے کر سن سٹی پر حملہ کر سکتے ہیں''...... کنگ اتاکوک نے یکدم غصیلے لہجے میں کہا۔

''معافی چاہتا ہوں معزز کنگ۔ میرا مطلب ہرگز یہ نہیں تھا''...... نوراک نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''سوچ سمجھ کر بات کیا کرو۔ اب تم جاؤ۔ جیسے ہی کنگ پاک کی فوج سن سٹی کی طرف روانہ ہوئی ہم تک خبر پہنچ جائے گی اور ہم تمہیں اطلاع کر دیں گے''...... کنگ اتاکوک نے کہا۔ کنگ کا غصہ

ابھی تک کم نہیں ہوا تھا اور نوراک نے وہاں سے فوراً بھاگنے میں عافیت سمجھی۔ کنگ اتاکوک کے غصے کے باوجود اس کی جان بچ گئی تھی اور یہ اس کے لئے بہت بڑی بات تھی۔ ایسا شاید اس لئے ہوا تھا کہ کنگ اتاکوک جنگ کا خطرہ محسوس کر رہے تھے۔ اگر حالات نارمل ہوتے تو اس بات پر لازماً انہوں نے نوراک کو قتل کر دینا تھا۔

''ڈیڈ۔ کیا واقعی کنگ پاک پاگل ہو گئے ہیں''...... اتی کوک نے کہا۔

''لگتا تو ایسے ہی ہے۔ سائنسی اسلحہ سے جنگ کرنا مریخ پر ممنوع ہے ورنہ تو ہم اسے ایک گھنٹے کے اندر تباہ کر دیتے''۔ کنگ اتاکوک نے کہا۔

''ڈیڈ۔ سائنسی اسلحہ کے بغیر بھی ہماری فوج بلیوسٹی کی فوج سے بہتر ہے۔ اگر کنگ پاک یہاں فوج لے آئے تو بری طرح شکست کھائیں گے''...... اتی کوک نے کہا۔

''ہم چاہتے ہیں کہ وہ فوج لے کر آئے تاکہ اس کی نظریں ہمیشہ کے لئے جھک جائیں''...... کنگ اتاکوک نے کہا۔

''ڈیڈ۔ میرے ذاتی ایجنٹ بھی زمینی باشندوں کی تلاش میں ہیں۔ مجھے امید ہے کہ وہ جلد انہیں تلاش کر لیں گے۔ اس کے ساتھ ہی میرے ذہن میں ایک تجویز بھی ہے''...... اتی کوک نے کہا۔

''ہاں بولو۔ کیا تجویز ہے''...... کنگ اتاکوک نے نہایت ہی نرم لہجے میں کہا۔

''ڈیڈ۔ تنویر سے میں نے شادی کرنی ہے اور جولیا سے آپ نے جبکہ سٹار سٹی والوں کو عمران کی ضرورت ہے۔ جیسے ہی ہمیں زمینی باشندے ملیں ہم عمران کو کنگ مراٹ کے حوالے کر دیں۔ اس طرح وہ خوش ہو جائیں گے پھر ہم دونوں مل کر بلیوسٹی والوں کا کچھ ایسا انتظام کریں کہ یہ آئندہ کوئی غلط حرکت کرنے کا سوچ بھی نہ سکیں''...... اتی کوک نے تجویز دیتے ہوئے کہا۔

''تجویز تو آپ کی بہت اچھی ہے لیکن کنگ مراٹ اس تجویز کو پسند نہیں کریں گے''...... کنگ اتاکوک نے کہا۔

''انہیں کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ ہم تو انہیں ان کے کام کا آدمی دے رہے ہیں''...... اتی کوک نے کہا۔

''تینوں باشندے ان کے مہمان ہیں اور کنگ مراٹ نے انہیں خوش کر کے عمران سے کام لینا ہے اور عمران اس وقت خوشی خوشی کام کرے گا جب اس کے ساتھی اس کے ساتھ ہوں گے''۔ کنگ اتاکوک نے کہا۔

''اس کا مطلب ہے کہ ہم کنگ مراٹ سے اتحاد نہیں کر سکتے''...... اتی کوک نے کہا۔

''نہیں۔ ہم نے ان کے مہمان چھین کر انہیں ناراض کیا ہے۔ اب ان سے اتحاد نہیں ہو سکے گا اور پھر ہمیں ان سے اتحاد کرنے

کی ضرورت بھی نہیں ہے۔ ہم کسی سے کمزور نہیں ہیں''...... کنگ اتا کوک نے کہا۔

''یس ڈیڈ۔ ہم کسی سے کم نہیں ہیں''...... اس مرتبہ اتی کوک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوہ''...... اچانک اتی کوک نے چونکتے ہوئے کہا تو کنگ نے اس کی طرف دیکھا۔

''کیا ہوا پرنس''...... کنگ اتا کوک نے پوچھا۔

''شاید زمینی باشندوں کی خبر ہے''...... اتی کوک نے کہا اور پھر اس نے آنکھیں بند کر لیں تو کنگ اتا کوک اسے غور سے دیکھنے لگا۔

عمران، تنویر اور جولیا صحرا میں ایک طرف بڑھتے جا رہے تھے کہ دور روشنی کا ایک سیلاب سا نمودار ہوتا ہوا نظر آیا۔ ان کی آنکھیں چندھیا گئیں اور انہوں نے فوراً ہی اپنی آنکھیں بند کر لیں۔

''ریت پر گر جاؤ''...... تنویر اور جولیا کے کانوں میں عمران کی آواز ٹکرائی تو وہ دونوں ریت پر گر گئے۔ صحرا میں گرمی اتنی بڑھ گئی تھی کہ وہ پسینے میں شرابور ہو گئے۔ یہ گرمی کی شدت بہت دیر تک رہی۔ کافی دیر بعد انہوں نے آنکھیں کھولیں اور ریت سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

''یہ کیا ہوا تھا عمران''...... جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''مریخ پر شہاب ثاقب بہت گرتے ہیں۔ یہ بھی کوئی شہاب ثاقب تھا لیکن یہاں سے کم از کم سینکڑوں کلومیٹر دور۔ اگر یہ کہیں

ہمارے قریب گرتا تو ہمیں جلا کر کوئلہ بنا دیتا۔ تم نے سنا نہیں تھا کہ مریخی مخلوق اسی لئے پہاڑوں کے نیچے اور سطح مریخ کے نیچے آبادی بنا کر رہتے ہیں تاکہ شہاب ثاقب کے اثرات سے محفوظ رہ سکیں''۔ عمران نے کہا۔

''پھر تو شہاب ثاقب ہمارے قریب بھی گر سکتا ہے''...... تنویر نے کہا۔

''ہاں بالکل۔ کسی بھی وقت شہاب ثاقب کا کوئی ٹکرا ہمیں آ کر لگ سکتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''ایک تو تمہاری وجہ سے ہم ہر وقت مشکلوں میں گھرے رہتے ہیں''...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''میری ہی وجہ سے تو تم مریخ کے شاہی خاندان میں شامل ہو رہے تھے اور اب تم خود بھاگ آئے تو میرا کیا قصور ہے''۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا جبکہ اس کے چہرے پر مخفی سی مسکراہٹ بھی ابھر آئی تھی۔

''تم خود ہی اس مریخی شہزادی سے شادی کر لیتے''...... تنویر نے بدستور منہ بناتے ہوئے کہا۔

''اس نے تمہیں پسند کیا تھا۔ اگر وہ مجھے شادی کی آفر کرتی تو میں کبھی نہ بھاگتا''...... عمران نے کہا۔

''اچھا۔ تم اس سپنی سے شادی کر لیتے''...... جولیا نے عمران کو گھورتے ہوئے کہا۔

''سپنی۔ تم مریخی شہزادی کو سپنی کہہ رہی ہو''...... عمران نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''اور نہیں تو کیا۔ مریخی مخلوق کی جلد بالکل سانپوں جیسی ہے''۔ جولیا نے کہا۔

''اچھا۔ ایک بار مجھے اتی کوک مل جائے تو میں تمہاری شکایت لگاؤں گا اس سے''...... عمران نے کہا۔

''یہ جانتے ہوئے بھی کہ چغل خوری نہایت بری عادت ہے''۔ اس مرتبہ تنویر سے کہا۔

''ایک عالی مرتبت پرنس کو سپنی کہہ دینا بھی تو بری بات ہے''...... عمران نے کہا۔

''تنویر۔ عمران سے بحث مت کرو۔ تم جانتے ہو کہ اسے ہر جگہ اور ہر وقت فضول بولنے کی عادت ہے''...... جولیا نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔ جولیا کی بات سن کر تنویر خوش ہو گیا اور اس کا چہرہ خوشی سے کھل اٹھا۔

''اب ہمیشہ یہیں کھڑے رہنا ہے یا آگے بھی بڑھنا ہے''۔ عمران نے ان دونوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

''باتوں میں فضول وقت تم ضائع کرتے ہو اور پوچھ ہم سے رہے ہو۔ چلو''...... تنویر نے کہا تو عمران نے مسکراتے ہوئے قدم آگے بڑھا دیئے۔ تنویر اور جولیا بھی اس کے ساتھ ساتھ چلنے لگے۔ وہ تقریباً آدھ گھنٹہ چلے ہوں گے کہ انہیں ایک جگہ رکنا پڑا کیونکہ

ان سے کچھ فاصلے پر اچانک ہی ریت کا ایک فوارہ سا پھوٹ پڑا تھا۔ ریت بہت اونچی جا رہی تھی اور پھر جس طرح پانی کے قطرے زمین پر گرتے ہیں اسی طرح گرنے لگی۔

’’اس کی کیا وجہ ہے عمران۔ صحرا میں ریت کا فوارہ پھوٹ پڑا ہے‘‘..... تنویر نے عمران سے پوچھا۔

’’دھوپ کی گرمی یا شہاب ثاقب کی گرمی زیر زمین گیسوں کو جب سیٹ اپ کرتی ہے تو یہ گیسیں اپنا حجم بڑھا دیتی ہیں اور ان گیسوں کا شدید دباؤ جب ریت پر پڑتا ہے تو یہ ریت کے فوارے پھوٹ پڑتے ہیں‘‘..... عمران نے کہا اور پھر وہ اس فوارے سے بچتے ہوئے آگے بڑھنے لگے۔ مزید وہ ایک گھنٹہ چلے ہوں گے کہ اچانک ہی ایک باکس ان کے قریب ظاہر ہو گیا اور اس باکس سے تین مریخی باشندے نکل آئے۔ عمران، تنویر اور جولیا کو دیکھ کر ان کے چہروں کے رنگ کھل اٹھے تھے۔

’’معزز تنویر۔ ہم تو بہت دیر سے آپ کو تلاش کر رہے تھے‘‘۔ ان میں سے ایک نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

’’یقیناً یہ تمہارا مال لے کر غائب ہو گیا تھا اس لئے تم اسے تلاش کر رہے تھے‘‘..... عمران نے کہا۔

’’ہم تمہاری بات کا مطلب نہیں سمجھے۔ کیا کہنا چاہتے ہو تم‘‘۔ مریخی باشندے نے عمران سے پوچھا۔

’’ہماری زمین پر لوگ دوسروں کا مال لے کر بھاگ جاتے ہیں

انہیں چور کہا جاتا ہے۔ معزز نہیں‘‘..... عمران نے کہا۔

’’یہ مال کیا ہوتا ہے‘‘..... مریخی باشندے نے عمران سے پوچھا تو عمران نے اسے مال کے بارے میں سمجھا دیا۔

’’ہمارے ہاں تو کوئی کسی کا مال لے کر نہیں بھاگتا‘‘..... مریخی باشندے نے کہا۔

’’پھر تم معزز تنویر کو کیوں ڈھونڈ رہے تھے‘‘..... عمران نے پوچھا۔

’’ہم معزز پرنس کے ذاتی ایجنٹس ہیں اور انہوں نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم معزز تنویر کو تلاش کر کے ان تک پہنچا دیں۔ اب ہم ان سے گزارش کرتے ہیں کہ یہ ہمارے ساتھ چلیں‘‘..... ایک مریخی باشندے نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔ انہوں نے شروع سے ہی دیکھ لیا تھا کہ مریخی باشندے جتنی بھی تعداد میں ہوتے تھے ان میں سے صرف ایک بات کرتا تھا۔ باقی ایک لفظ بھی منہ سے نہیں نکالتے تھے۔ بولنے والا اس گروپ کا انچارج ہوتا تھا۔

’’میں تو تمہارے ساتھ چلوں اور میرے یہ ساتھی‘‘..... تنویر نے مریخی باشندے سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

’’ان کے بارے میں معزز پرنس نے ہمیں کوئی ہدایت نہیں دی۔ آپ کی مرضی ہے آپ انہیں اپنے ساتھ لے چلیں یا انہیں یہیں چھوڑ دیں‘‘..... مریخی باشندے نے تنویر سے کہا۔

’’اور اگر میں بھی تمہارے ساتھ جانے سے انکار کر دوں تو پھر‘‘۔ تنویر نے پوچھا۔

''آپ ایسا نہیں کر سکتے۔ آپ کی تو پرنس سے شادی ہونے والی ہے''...... مریخی باشندے نے کہا۔

''میں ایسا کر رہا ہوں۔ تم چلے جاؤ۔ میں تمہارے ساتھ نہیں جا سکتا''...... تنویر نے کہا۔

''پلیز سر۔ انکار مت کریں''...... مریخی باشندے نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں انکار کر چکا ہوں۔ اب تم جا سکتے ہو''...... تنویر نے سخت لہجے میں کہا۔

''سر۔ پرنس کا حکم ہے کہ آپ کو ہر حال میں ان تک پہنچایا جائے''...... مریخی باشندے نے کہا۔ اب اس کا لہجہ بھی تبدیل ہو گیا تھا۔

''تم مجھے دھمکی دے رہے ہو''...... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''نہیں سر۔ میں دھمکی نہیں دے رہا۔ میں تو گزارش کر رہا ہوں کہ آپ میرے ساتھ چلیں''...... مریخی باشندے نے اس مرتبہ پھر نرم لہجے میں کہا۔

''میں ہرگز تمہارے ساتھ نہیں جاؤں گا۔ جاؤ اپنی پرنس کو بتا دو کہ میں اس سے شادی نہیں کرنا چاہتا''...... تنویر نے کہا تو اسی لمحے مریخی باشندے کے ہاتھ میں ریوالور نظر آنے لگا۔

''تم نے مجھ پر ہتھیار نکال لیا ہے''...... تنویر نے غصیلے لہجے میں غراتے ہوئے کہا۔

''سر۔ یہ بے ہوش کر دینے والی ریز کا ریوالور ہے۔ اب آپ خود ہمارے ساتھ نہیں جانا چاہ رہے تو ہم آپ کو بے ہوش کر کے لے جائیں گے''...... مریخی باشندے نے نہایت ہی سادہ لہجے میں تنویر سے مخاطب ہو کر کہا مگر تنویر نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ وہ اچانک فضا میں اچھلا اور اس کی دونوں ٹانگیں مریخی باشندے کے سینے سے جا ٹکرائیں۔ مریخی باشندہ دور تک اڑتا چلا گیا اور اس کے ہاتھ سے ریوالور بھی نکل کر ریت پر گر گیا تھا۔

تنویر کو اچھلتے دیکھ کر باقی دونوں باشندوں نے بھی اپنے اپنے ہتھیار نما ریوالور نکال لئے لیکن انہیں ریوالور استعمال کرنے کا موقع نہ مل سکا کیونکہ ان پر عمران اور جولیا نے چھلانگیں لگا دی تھیں۔ ان کے ہاتھ سے بھی ریوالور ریت پر گر گئے اور وہ ریت پر قلابازیاں کھانے لگے۔ وہ تینوں ہی اٹھ کر سیدھے ہونے لگے لیکن وہ اٹھ نہ سکے کیونکہ اس دوران تنویر نے اپنے مدمقابل مریخی کا ریوالور اٹھا لیا تھا۔ اس نے باری باری ان تینوں پر شعاعیں فائر کر دیں۔ اس ریوالور سے نیلی شعاعیں نکل کر ان پر پڑیں اور وہ ریت پر گرتے چلے گئے۔ جیسے ہی وہ بے ہوش ہوئے کر گرے تنویر نے اپنی جیب سے کوئین کا دیا ہوا ریوالور نکال لیا اور اس کا رخ ان تینوں کی طرف کر دیا۔

''رہنے دو۔ ان کے خاتمے سے ہمیں کوئی فائدہ نہیں ہو گا''۔ عمران نے اسے شعاع فائر کرنے سے روکتے ہوئے کہا۔

''ٹرانسمیٹ کو ہیوی شعاعوں سے تباہ کیا جاتا ہے اور ہیوی شعاعوں کے ریوالور ہمارے پاس نہیں ہیں ورنہ ہم ان ٹرانسمیٹ کو تباہ کر دیتے''...... جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''اس کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ یہ بے ہوش کرنے والے ریوالور اٹھا لو اور آگے بڑھو اور دعا کرو کہ ہمیں سٹارشی والے مل جائیں''...... عمران نے کہا تو تنویر اور جولیا نے ریوالور اٹھا لئے۔ ایک ریوالور اس نے عمران کو بھی دے دیا اور پھر وہ آگے بڑھنے لگے۔

تقریباً آٹھ گھنٹے وہ مزید چلے ہوں گے کہ اچانک ایک ٹرانسمیٹ ظاہر ہوئی۔ وہ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور انہوں نے ریوالور ہاتھوں میں پکڑ لئے۔ ٹرانسمیٹ کا دروازہ نہ کھلا بلکہ اس کی چھت میں ایک سوراخ نمودار ہوا اور اس سوراخ میں سے نیلی روشنی دھار کی صورت میں نکل کر ان پر پڑی۔ وہ تینوں ٹرانسمیٹ کے دروازے کی طرف متوجہ تھے اس لئے نیلی روشنی کو نکلتے ہوئے بروقت نہ دیکھ سکے اور جب وہ روشنی انہیں نظر آئی تو کافی دیر ہو چکی تھی۔ وہ تینوں ہی ریت پر گرے اور بے ہوش ہو گئے۔ ان کے بے ہوش ہونے کے بعد ٹرانسمیٹ کا دروازہ کھلا اور اس میں سے دو مریخی باشندے نکلے۔ انہوں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو اٹھایا اور ٹرانسمیٹ میں لے گئے اور پھر اگلے ہی لمحے ٹرانسمیٹ کا دروازہ بند ہوا اور وہ فضا میں بلند ہو کر ایک طرف پرواز کرنے لگی۔

''کیا خبر ہے ان زمینی باشندوں کی''...... اتی کوک نے آنکھیں کھولیں تو کنگ اتا کوک نے اس سے پوچھا۔

''ڈیڈ۔ ٹرانسمیٹ سے خبر موصول ہوئی ہے کہ میرے تینوں ایجنٹ بے ہوش ہو گئے ہیں اور انہیں زمینی باشندوں نے ریز ریوالور سے بے ہوش کیا ہے''...... اتی کوک نے کہا۔

''اوہ۔ ریز ریوالور ان کے پاس کہاں سے آ گئے''...... کنگ اتا کوک نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

''انہوں نے میرے ہی ایجنٹوں سے ریز ریوالور چھینے ہیں ڈیڈ۔ یہ زمینی لوگ چونکہ جسمانی لڑائی میں ہمارے لوگوں سے تیز ہیں اس لئے میں نے اپنے ایجنٹوں کو ہدایت کی تھی کہ وہ ان پر فائر نہ کریں اس لئے تنویر اور اس کے ساتھیوں نے ان پر قابو پا لیا''...... اتی کوک نے کہا۔

"وہ ہیں کہاں تاکہ ہم اپنے مزید آدمی وہاں بھیج کر انہیں گرفتار کرا لیں"...... کنگ اتاکوک نے پوچھا۔

"ہمارے آدمیوں کی ٹرانسمیٹ صحرائے زرد میں ہے۔ وہ لوگ ابھی اس صحرا میں ہی ہوں گے"...... اتی کوک نے کہا تو کنگ اتاکوک نے فوراً ہی ہوا میں خاکہ بنایا تو چند لمحوں بعد ایک مریخی باشندہ آفس میں آ گیا۔

"مرگاگ۔ صحرائے زرد میں پرنس کے تین ایجنٹس بے ہوش پڑے ہوئے ہیں۔ انہیں ہوش دلاؤ اور اسی صحرا میں زمینی باشندے بھی موجود ہیں۔ انہیں بے ہوش کر کے لے آؤ۔ تم نے ٹرانسمیٹ میں بیٹھے بیٹھے انہیں بے ہوش کرنا ہے۔ وہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں لہٰذا تم نے ان سے بات نہیں کرنی۔ جب وہ بے ہوش ہو جائیں تو انہیں اٹھا کر لے آنا"...... کنگ اتاکوک نے آنے والے مریخی سے کہا جس کا نام مرگاگ تھا اور جو سن سٹی پولیس کا اعلیٰ افسر تھا۔

مرگاگ نے رکوع کے بل جھک کر کنگ اتاکوک کو سلام کیا اور پھر آفس سے باہر نکل گیا۔ کنگ اتاکوک کے آفس سے باہر نکل کر وہ اپنے آفس میں آ گیا۔ اس کے آفس میں چار مریخی باشندے مختلف مشینوں پر کام کر رہے تھے۔

"باکاک"...... مرگاگ نے اپنے آفس میں موجود اپنے اسسٹنٹ کو آواز دے کر بلایا تو وہ اس کے قریب آ گیا۔

"باکاک۔ ہم نے صحرائے زرد جانا ہے۔ آؤ میرے ساتھ"۔

مرگاگ نے انگلی کے اشارے سے ٹرانسمیٹ ظاہر کرتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں اس میں سوار ہو گئے۔ چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹ پرواز کرنے لگی۔

"باکاک۔ پرنس کے ذاتی ایجنٹوں کی ٹرانسمیٹ کا نمبر کیا ہے"۔ مرگاگ نے اپنے اسسٹنٹ سے پوچھا۔

"ٹرپل زیرو ٹرپل سیون"...... باکاک نے مرگاگ کو ایک نمبر بتاتے ہوئے کہا تو اس نے اپنی ٹرانسمیٹ پر لگے چند بٹنوں میں سے ایک بٹن پریس کر دیا۔ بٹن پریس ہوتے ہی ایک چھوٹی سی سکرین نمودار ہو گئی۔ اس سکرین کے نیچے ایک چھوٹا سا کی پیڈ بھی دکھائی دے رہا تھا۔ مرگاگ نے کی پیڈ پر ٹرپل زیرو ٹرپل سیون پریس کر کے مزید ایک بٹن پریس کر دیا تو سکرین پر ٹرانسمیٹ کی لوکیشن ظاہر ہو گئی اور چند ہی لمحوں میں وہ اس ٹرانسمیٹ کے قریب پہنچ گئے۔

انہوں نے اپنی ٹرانسمیٹ پہلے سے موجود ٹرانسمیٹ کے قریب روک دی۔ اس ٹرانسمیٹ سے کچھ فاصلے پر انہیں پرنس کے ذاتی ایجنٹ بے ہوشی کی حالت میں پڑے دکھائی دے رہے تھے۔ وہ اپنی ٹرانسمیٹ سے نیچے اترے۔ مرگاگ نے اپنی ایک انگلی ان کی طرف کی تو ان تینوں بے ہوش افراد کے جسموں میں حرکت پیدا ہوئی اور پھر چند لمحوں بعد وہ تینوں ہوش میں آ گئے۔

"اوہ۔ وہ تنویر صاحب اور اس کے ساتھی کہاں گئے"...... ہوش

میں آنے کے بعد ایک مریخی باشندے نے پوچھا۔

''وہ تمہیں بے ہوش کر کے بھاگ گئے ہیں۔ اب تم بھی واپس کنگ ہاؤس جاؤ۔ ہم انہیں تلاش کر کے لاتے ہیں''...... مرگاگ نے طنزیہ لہجے میں کہا تو وہ تینوں خاموشی سے اپنی ٹرانسمیٹ میں بیٹھے اور واپس چلے گئے۔

مرگاگ اور باکاک بھی اپنی ٹرانسمیٹ میں آ کر بیٹھ گئے۔ ان کی ٹرانسمیٹ ایک بار پھر پرواز کرنے لگی۔ مرگاگ نے سکرین پر ایک اور بٹن بھی پریس کر دیا تھا۔ کچھ دیر بعد وہ چونک پڑا کیونکہ سکرین پر تین نقطے ابھر آئے تھے اور ساتھ ہی لوکیشن بھی لکھی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ پھر چند ہی لمحوں میں انہیں صحرا میں تین انسان دکھائی دیئے۔ ٹرانسمیٹ ان کے قریب جا کر رک گئی۔ انہوں نے دیکھا وہ تینوں زمینی باشندے تھے جن میں دو مرد اور ایک عورت تھی۔ مرگاگ اور باکاک انہیں پہلے میدان میں دیکھ چکے تھے۔

وہ تینوں باشندے ٹرانسمیٹ کی طرف متوجہ تھے۔ مرگاگ کو کنگ اتاکوک کی ہدایات یاد تھیں کہ ان کے سامنے جا کر ان سے بات نہیں کرنی۔ پہلے انہیں ریز سے بے ہوش کرنا ہے اور پھر انہیں اٹھانا ہے۔ مرگاگ نے ٹرانسمیٹ کے ڈیش بورڈ پر لگے ہوئے چند بٹنوں میں سے دو بٹن پریس کر دیئے۔ ٹرانسمیٹ سے بلیو ریز نکلیں اور ان تینوں سے ٹکرائیں اور وہ لہرا کر ریت پر گر گئے۔

''آؤ باکاک۔ انہیں اٹھا کر ٹرانسمیٹ میں لے آئیں''۔ مرگاگ نے کہا اور پھر وہ دونوں ٹرانسمیٹ سے نیچے اترے اور انہوں نے باری باری ان تینوں کو اٹھایا اور اپنی ٹرانسمیٹ میں لے آئے۔ ان کی ٹرانسمیٹ ابھی اوپر اٹھ ہی رہی تھی کہ اسے زور دار جھٹکا لگا اور وہ بند ہو گئی۔ مرگاگ نے مختلف بٹن دبائے لیکن ٹرانسمیٹ حرکت میں نہ آئی۔ اس کی نظر باہر اٹھی تو باہر مریخی باشندوں کی بہت بڑی تعداد موجود تھی جن کے پاس انتہائی خطرناک ہتھیار تھے اور انہوں نے ٹرانسمیٹ کو گھیرے میں لے رکھا تھا۔

''مرگاگ۔ تم دونوں ٹرانسمیٹ سے نیچے اتر آؤ''...... ایک آواز سنائی دی۔

''سر۔ یہ تو بلیوسٹی کے باشندے ہیں''...... باکاک نے مرگاگ سے کہا۔

''ہاں۔ یہ بلیوسٹی والے ہی ہیں۔ ٹرانسمیٹ جام ہو گئی ہے۔ اب فوری طور پر ہماری خبر ہمارے کنگ آفس میں نہیں جا سکتی''۔ مرگاگ نے پریشان لہجے میں کہا۔

''مرگاگ۔ باہر آ جاؤ ورنہ تمہاری ٹرانسمیٹ کو تباہ کر دیا جائے گا''...... ایک مرتبہ پھر ان سے کہا گیا۔

''اب کیا کریں سر۔ کیا اپنے آپ کو ان کے حوالے کر دیں''۔ باکاک نے کہا۔

''ہاں۔ اب تو یہی کرنا پڑے گا۔ مرگاگ نے مردہ سے لہجے

میں کہا اور پھر وہ ٹرانسمیٹ سے نیچے اتر آیا۔ اس کے پیچھے اس کا اسسٹنٹ باکاک بھی ٹرانسمیٹ کا دروازہ کھول کر نیچے اتر اور پھر صحرا میں ان دونوں کی دلدوز چیخیں گونجنے لگیں کیونکہ ان پر سرخ شعاعیں فائر کر دی گئی تھیں اور انہیں آگ لگ گئی تھی۔ چند ہی لمحوں میں ان دونوں کے جسم راکھ میں تبدیل ہو گئے تھے۔

بلیوسٹی کی خفیہ ایجنسی زیڈ کا چیف شاموک اپنے آفس میں بیٹھا ہوا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ کنگ نے فوج کے اعلیٰ افسر کو جنگ کے لئے تیار رہنے کا حکم دے دیا ہے۔ جنگ کی صورت میں دونوں ملکوں کا نقصان تھا۔ وہ جنگ کے خلاف تھا اس لئے وہ چاہتا تھا کہ جنگ کی نوبت ہی نہ آئے اور کنگ بھی اس سے خوش ہو جائے۔ کنگ کو اس زمینی لڑکی سے غرض تھی۔ اگر وہ زمینی لڑکی اسے مل جاتی تو پھر کنگ کو جنگ کی ضرورت نہ تھی۔ اس نے سن سٹی میں موجود اپنے تمام ایجنٹوں کو الرٹ کر دیا تھا کہ جیسے ہی زمینی باشندوں کی کوئی اطلاع ملے وہ اسے فوراً بتائے تا کہ وہ ان زمینی باشندوں کو حاصل کر کے کنگ کی نظروں میں اونچا مقام بھی حاصل کر سکے اور ان کا ملک جنگ سے بھی بچ جائے۔

وہ انہی خیالوں میں کھویا ہوا تھا کہ اس کے ایک ایجنٹ نے اس

سے دماغی رابطہ کیا۔ اس رابطہ میں اس نے بتایا کہ وہ زمینی باشندے اس وقت صحرائے زرد میں موجود ہیں اور سن سٹی کا پولیس افسر مرگاگ اور باکاک انہیں لینے کے لئے گئے ہیں۔ اس کے لئے اتنی ہی خبر کافی تھی۔

اس نے فوراً اپنے تیس ایجنٹ لئے اور ایک بگ ٹرانسمیٹ میں صحرائے زرد کی طرف روانہ ہو گیا۔ ان کے پاس مریخ کا انتہائی خطرناک اسلحہ تھا۔ جیسے ہی وہ صحرائے زرد کے قریب پہنچے اس نے ٹرانسمیٹ میں لگے ہوئے چند بٹنوں میں سے ایک بٹن پریس کیا تو ایک چھوٹی سی مشین ظاہر ہو گئی۔ اس مشین کے نیچے ایک چھوٹا سا کی پیڈ بھی تھا۔ اس نے کی پیڈ کے دو بٹن بھی پریس کر دیئے۔ جلد ہی سکرین پر ایک نقطہ نمودار ہوا اور پھر ان کی ٹرانسمیٹ ایک اور ٹرانسمیٹ کے قریب پہنچ گئی۔

وہ ٹرانسمیٹ پرواز کرنے لگی تھی۔ شاموک نے بہت سے بٹنوں میں سے ایک بٹن پریس کیا تو اس کی ٹرانسمیٹ میں سے ایک شعاع نکل کر دوسری ٹرانسمیٹ سے ٹکرائی۔

''سب نیچے اترو اور اس ٹرانسمیٹ کو گھیرے میں لے لو''۔ شاموک نے اپنے ساتھیوں سے کہا تو اس کے سب ساتھی تیزی سے نیچے اترے اور انہوں نے دوسری ٹرانسمیٹ کو گھیرے میں لے لیا۔ شاموک خود بھی نیچے اتر آیا۔ اس نے اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا تو انہوں نے اپنے ہتھیار بھی نکال لئے۔

''مرگاگ۔ تم دونوں ٹرانسمیٹ سے نیچے اتر آؤ''...... شاموک نے بلند آواز میں کہا۔ یہ حکم دینے کے بعد اس نے چند لمحے انتظار کیا لیکن اس ٹرانسمیٹ سے کوئی بھی باہر نہ آیا۔

''مرگاگ۔ باہر آ جاؤ ورنہ تمہاری ٹرانسمیٹ کو تباہ کر دیا جائے گا''...... چند لمحے انتظار کرنے کے بعد شاموک نے دوبارہ حکم دیتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر انتظار کرنے لگا۔

چند لمحوں بعد اس نے ٹرانسمیٹ سے مرگاگ کو نیچے اترتے دیکھا۔ وہ انتہائی خوفزدہ دکھائی دے رہا تھا۔ اس کے بعد اس کا اسسٹنٹ باکاک بھی نیچے اتر آیا۔ شاموک ان دونوں کو جانتا تھا۔ جیسے ہی وہ دونوں نیچے اترے شاموک نے ان پر سرخ شعاعیں فائر کر دیں۔ ان دونوں کو آگ لگ گئی اور صحرا ان دونوں کی چیخوں سے گونجنے لگا اور پھر کچھ ہی دیر میں وہ راکھ میں تبدیل ہو گئے۔

''اس ٹرانسمیٹ میں تین زمینی باشندے بے ہوش پڑے ہوئے ہیں۔ انہیں اٹھا کر اپنی ٹرانسمیٹ میں ڈالو''...... شاموک نے اپنے ساتھیوں کو حکم دیا تو اس کے ساتھیوں نے فوراً ہی زمینی باشندوں کو اس ٹرانسمیٹ سے نکال کر اپنی ٹرانسمیٹ میں ڈال دیا اور پھر اگلے چند لمحوں بعد ان کی ٹرانسمیٹ بلیو سٹی کی طرف پرواز کرنے لگی۔ کچھ ہی دیر بعد شاموک کنگ پاک کے سامنے موجود تھا۔ کنگ پاک کا چہرہ خوشی سے کھلا ہوا تھا۔

''ہم تم سے بہت خوش ہیں شاموک۔ ہم تمہیں منہ مانگا انعام

دیں گے“...... کنگ پاک نے شاموک سے مخاطب ہو کر کہا۔

”آپ کی خوشی میرے لئے سب سے بڑا انعام ہے معزز کنگ“۔ شاموک نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

”بلیوسٹی کو سیل کر دو تا کہ کوئی بھی بلیوسٹی میں داخل نہ ہو سکے اور اعلان کر دو کہ کل ہم زمینی لڑکی جولیا سے شادی کر رہے ہیں اور اس خوشی کے موقع پر ہم تمہیں اپنا مشیر اعلیٰ بنائیں گے“...... کنگ پاک نے شاموک سے کہا تو اس نے ایک مرتبہ پھر اپنا سر جھکا لیا۔ کنگ پاک کے چہرے پر بھی خوشی کے رنگ چمکنے لگے تھے۔

کنگ مراٹ اپنے آفس میں موجود تھے کہ دیوار پر ڈی لانگ کا خاکہ ظاہر ہوا تو انہوں نے دروازہ ظاہر کر دیا اور ڈی لانگ آفس میں داخل ہوا لیکن اس کا چہرہ بجھا ہوا تھا۔

”کیا ہوا ڈی لانگ۔ تم پریشان کیوں ہو“...... کنگ مراٹ نے ڈی لانگ سے پریشانی کی وجہ پوچھی۔

”معزز کنگ۔ آپ کو رپورٹ دی گئی تھی کہ زمینی باشندے سن سٹی سے فرار ہو چکے ہیں اور سن سٹی والے اب انہیں تلاش کر رہے ہیں“...... ڈی لانگ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ تو کیا ابھی تک وہ پکڑے نہیں گئے“...... کنگ مراٹ نے پوچھا۔

”سن سٹی والوں نے انہیں صحرائے زرد میں تلاش کر لیا تھا لیکن پھر وہاں سے بلیوسٹی کی خفیہ ایجنسی کے چیف شاموک نے انہیں

سن سٹی والوں سے چھین لیا ہے۔ اب کنگ پاک نے کل زمینی لڑکی جولیا سے شادی کا اعلان کر دیا ہے اور بلیوسٹی کو سیلڈ بھی کر دیا گیا ہے۔ اب بلیوسٹی میں کوئی داخل نہیں ہو سکتا اور کنگ پاک نے زمینی باشندوں کو اپنے ذاتی گیسٹ ہاؤس میں رکھا ہے جہاں وہ تینوں بے ہوش ہیں۔ شادی سے پہلے صرف اس لڑکی کو ہوش میں لایا جائے گا'' ...... شاموک نے کہا۔

''ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ تم جاؤ۔ ہم دیکھتے ہیں کہ کیا ہو سکتا ہے'' ...... کنگ مراٹ نے کہا تو شاموک آفس سے باہر چلا گیا۔ شاموک کے جانے کے بعد کنگ مراٹ نے ہوا میں سر لانگ کا خاکہ بنایا تو چند لمحوں بعد وہ آفس میں تھے۔ سر لانگ نے کنگ مراٹ کو جھک کر سلام کیا اور پھر کرسی پر بیٹھ گئے۔

''سر لانگ۔ حالات انتہائی خراب ہو چکے ہیں۔ ہمارے معزز زمینی مہمان جب سے مریخ پر آئے ہیں مشکلات کا شکار ہیں اور اب ان کی زندگیوں کو بھی خطرہ ہے جبکہ کنگ پاک کے بارے میں تو ہم آپ کو پہلے ہی بتا چکے ہیں کہ انہوں نے اپنی فوج کو بھی جنگ کی تیاری کا حکم دے دیا ہے جبکہ ہم ابھی جنگ بھی نہیں چاہتے۔ جو وسائل ہم نے جنگ پر ضائع کرنے ہیں وہ ہم اپنی سائنسی ترقی پر کیوں نہ لگائیں لیکن یہ کنگ پاک نجانے کس ذہن کا مالک ہے۔ یہ ہر صورت جنگ پر آمادہ ہے'' ...... کنگ مراٹ نے کہا۔

''معزز کنگ۔ یہ حالات اپنی جگہ۔ میں آپ کو ایک خوشخبری سنانا چاہتا ہوں'' ...... سر لانگ نے کنگ مراٹ کی پریشانی کو نظرانداز کرتے ہوئے کہا۔

''ایسی کون سی خوشخبری ہے'' ...... کنگ مراٹ نے پوچھا۔

''معزز کنگ۔ جینز کی تبدیلی کا عمل تو ہم کر ہی لیتے ہیں۔ اب ہم نے فارمولا سٹارسٹی بنا لیا جسے ایف ایس ٹی کا نام دیا ہے۔ اس کا انجکشن لگانے سے کسی قسم کی خطرناک ریز ہم پر اثرانداز نہیں ہوں گی اور مریخ کا کوئی ہتھیار ہم پر اثر نہیں کرے گا'' ...... سر لانگ نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ کیا واقعی۔ ویری گڈ'' ...... کنگ مراٹ نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

''جی ہاں معزز کنگ'' ...... سر لانگ نے اس مرتبہ فخریہ لہجے میں کہا۔

''ملک سیلڈ کرنے کے لئے جو ریز پھیلی جاتی ہیں وہ تو بیکار ہو جائیں گی'' ...... کنگ مراٹ نے سر لانگ سے پوچھا۔

''جی ہاں معزز کنگ۔ وہ اب بے معنی ہو گئی ہیں'' ...... سر لانگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''آپ فوری طور پر بیس پچیس انجکشن تیار کریں اور آج ہی ہمیں پہنچا دیں'' ...... کنگ مراٹ نے کہا۔

''آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی معزز کنگ۔ میں کچھ ہی دیر میں

یہ انجکشن تیار کر کے آپ کو لا دیتا ہوں''...... سر لانگ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر کرسی سے اٹھ کر کنگ مراٹ کے آفس سے باہر چلے گئے۔ ان کے جانے کے بعد کنگ مراٹ دوسرے کاموں میں مصروف ہو گئے۔

سر لانگ نے انجکشن تیار کر کے کنگ مراٹ کے حوالے کر دیئے تو کنگ مراٹ نے شاموک کو بلایا۔ شاموک اپنے بیس ساتھیوں کے ہمراہ کنگ مراٹ کے آفس میں آ گیا کیونکہ کنگ مراٹ نے اسے پہلے ہی بیس آدمی ساتھ لانے کی ہدایت کر دی تھی۔ سر لانگ نے وہ انجکشن سب کو لگا دیئے۔ تین انجکشن کنگ مراٹ نے عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے اپنی جیب میں رکھ لئے۔ ایک انجکشن اس نے خود بھی لگا لیا گیا کیونکہ آج کی کارروائی کی نگرانی کنگ مراٹ نے خود کرنی تھی۔ اگر کنگ مراٹ ساتھ نہ ہوں تو وہ دوسرے ملک کے کنگ کے بیڈ روم میں داخل نہیں ہو سکتے تھے۔

انجکشن لگنے کے بعد انہوں نے جینز میں تبدیلی کی اور پھر وہ مریخ کے تیز ترین پرندوں میں تبدیل ہو کر بلیوسٹی پہنچ گئے۔ بلیوسٹی ریز کی مدد سے سیلڈ تھا لیکن چونکہ انہوں نے انجکشن لگا لئے تھے اس لئے انہیں کچھ بھی نہ ہوا اور وہ کنگ پاک کے کنگ ہاؤس تک پہنچ گئے۔

یہ کنگ پاک کے آرام کا وقت تھا اور وہ اپنے بیڈ روم میں سو

رہے تھے۔ نئی ایجاد کی وجہ سے ان پر ہر قسم کا سسٹم بے اثر ہو چکا تھا اس لئے وہ بے دھڑک کنگ پاک کے بیڈ روم میں داخل ہو گئے۔ وہاں صرف کنگ مراٹ نے جینز تبدیل کی اور وہ پرندے سے مریخی انسان میں تبدیل ہوئے۔ انہوں نے کنگ پاک پر بے ہوشی کی شعاع فائر کی تو وہ نیند میں ہی بے ہوش ہو گئے۔ اس کے بعد کنگ مراٹ گیسٹ ہاؤس میں پہنچ گئے۔ گیٹ ہاؤس کے ایک کمرے میں عمران، تنویر اور جولیا الگ الگ بیڈ پر بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ کنگ مراٹ نے انگلی کا اشارہ کیا تو وہ ہوش میں آنے لگے۔ چند لمحوں بعد وہ سب ہوش میں آ گئے۔

''معزز کنگ مراٹ آپ''...... عمران نے حیران ہوتے ہوئے۔ تنویر اور جولیا بھی حیرت سے انہیں دیکھ رہے تھے اور پھر ان کی نظریں کمرے میں موجود پرندوں پر پڑیں تو وہ مزید حیران ہو گئے۔

''یہ ہمارے ساتھی ہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ ہم جینز میں تبدیلی کر لیتے ہیں''...... کنگ مراٹ نے ان کی حیرت کو دور کرتے ہوئے کہا اور پھر انہوں نے خود اپنے ہاتھوں سے ان تینوں کو انجکشن لگائے۔ پہلے جینز کی تبدیلی کے عمل کے اور پھر ریز کے اثرات سے محفوظ رہنے کے۔ انجکشن لگانے کے بعد کنگ مراٹ نے ان کی طرف انگلی کا اشارہ کیا تو وہ بھی پرندے بن گئے اور پھر کنگ مراٹ خود بھی پرندے میں تبدیل ہوا اور پھر وہ سب بلیوسٹی کی

حدود سے باہر نکل آئے۔ سٹار سٹی پہنچ کر وہ سب اپنی اصلی حالت میں آ گئے۔ کنگ مراٹ کے آفس میں سر لانگ ان کے منتظر تھے۔

''عمران صاحب۔ آپ سر لانگ کے ساتھ چلے جائیں اور اگر آپ ہماری مدد کر سکتے ہیں تو پلیز ہماری مدد کر دیں۔ اس کے بعد ہم آپ کو واپس بھجوانے کے انتظامات کرتے ہیں''...... کنگ مراٹ نے عمران سے کہا۔ ان کے لہجے میں پریشانی صاف عیاں ہو رہی تھی۔

''میں تو خلوص دل سے آپ کی مدد کرنا چاہتا ہوں۔ لیکن یہاں کے لوگ ہی آپ کے دشمن ہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ سر لانگ کے ہمراہ چلا گیا۔ اسے گئے ہوئے ابھی ایک گھنٹہ بھی نہیں ہوا تھا کہ وہ اور سر لانگ واپس آ گئے۔ اس ایک گھنٹے کے دوران جولیا اور تنویر کنگ مراٹ کو زمین اور زمینی باشندوں کے بارے میں بتاتے رہے تھے۔

''کیا ہوا سر لانگ۔ آپ واپس کیوں آ گئے''...... کنگ مراٹ نے ان سے پوچھا۔

''معزز کنگ۔ حیرت انگیز۔ انتہائی حیرت انگیز۔ ہم جس بات کو اتنا بڑا مسئلہ سمجھ رہے تھے وہ اتنا بڑا مسئلہ نہیں تھا۔ بہت معمولی بات تھی جو ہماری سمجھ میں نہیں آ رہی تھی۔ عمران صاحب نے تھوڑی سی دیر میں وہ بات مجھے سمجھا دی۔ اب میں وہ مسئلہ خود حل کر لوں گا۔ معزز کنگ''...... سر لانگ نے کہا۔ اس کے چہرے پر

حیرت اور خوشی کے ملے جلے تاثرات تھے۔

''اوہ۔ کیا واقعی''...... کنگ مراٹ نے بے یقینی کے عالم میں کہا۔

''معزز کنگ۔ یہ بڑے بڑے مسئلے اسی طرح منٹوں میں حل کر لیتا ہے''...... تنویر نے کنگ مراٹ سے کہا۔

''سر لانگ۔ آپ مطمئن ہیں۔ کہیں بعد میں کوئی اور مسئلہ پیدا نہ ہو جائے''...... کنگ مراٹ نے سر لانگ سے پوچھا۔

''بالکل نہیں معزز کنگ۔ میں پوری طرح مطمئن ہوں۔ اب ہم دو دن میں میڈیسن تیار کر لیں گے''...... سر لانگ نے کہا۔

''آپ ان کے لئے جلد از جلد سپر ٹرانسمیٹ تیار کرائیں۔ کنگ پاک ان کے لئے پاگل ہو رہے ہیں۔ اس سے پہلے کہ مریخ پر جنگ چھڑ جائے ہم انہیں واپس بھجوا دیتے ہیں''...... کنگ مراٹ نے کہا۔

''بہت بہتر معزز کنگ۔ میں ابھی انتظام کرتا ہوں''...... سر لانگ نے کہا اور باہر چلے گئے۔

''ہم آپ سے معذرت خواہ ہیں کہ آپ کو یہاں بہت مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ خاص طور پر ہم مس جولیا سے معذرت چاہتے ہیں۔ انہیں تو ذہنی کوفت بھی بہت ہوئی ہو گی''...... کنگ مراٹ نے ان تینوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

''کوئی بات نہیں ہے معزز کنگ۔ ہماری زندگی تو مشکلات کی

عادی ہو چکی ہے''...... جولیا نے کنگ مراٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔

''معزز کنگ۔ سپر ٹرانسمیٹ زمین پر جانے کے لئے تیار ہے''۔ سر لانگ نے آفس میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

''آیئے۔ ہم آپ کو سپر ٹرانسمیٹ تک چھوڑ آتے ہیں''۔ کنگ مراٹ نے کہا اور پھر وہ تینوں کنگ مراٹ کے ساتھ چلتے ہوئے سپر ٹرانسمیٹ کے قریب پہنچ گئے۔